سلسلۂ تبلیغ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نمبر ۳۳

وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَّبِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ۭ (النساء ۳۶)

اصلاحِ معاشرہ

www.KitaboSunnat.com

تالیف
مولانا جمال الدین
ایم اے
علوم اسلامیہ

تقدیم
مولانا سیف الرحمٰن
الفلاح (ایم اے)
مدیر مرکز الدعوۃ الاسلامیہ اوکاڑا

ناشر
مرکز الدعوۃ الاسلامیہ ۲ صمد پورہ اوکاڑا پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ...عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

24/5/93

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اصلاحِ معاشرہ

- حقوقِ والدین
- حقوقِ استاد
- اولاد کے حقوق
- حقوقِ زوجین
- حقوقِ اقربا
- حقوقِ ہمسایہ
- حقوقِ مہماں
- یتیموں کے حقوق
- مسلمانوں کے باہمی حقوق
- غیبت

www.KitaboSunnat.com

مرتبہ :-

جمال الدین

فارغ التحصیل جامعہ اسلامیہ گوجرانوالہ
مولوی فاضل پنجاب یونیورسٹی لاہور
بیٹر انگلش۔ بی اے بہاؤ الدین زکریا یونیورسٹی ملتان
ایم اے عربی، ایم اے اسلامیات وفاق المدارس سلفیہ فیصل آباد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق محفوظ

نام کتاب ——— اصلاح معاشرہ
مرتبہ ——— مولانا جمال الدین
نظر ثانی ——— مولانا عطاء اللہ حنیف بھوجیانی رح
تقدیم مولانا سیف الرحمٰن الفلاح
سائز ——— ۱۸ × ۲۳ / ۸
ضخامت ——— ۱۱۶ صفحات
بار ——— دوئم
پرنٹر ———
کتابت ——— عبدالجبار طارق خوشنویس

ھدیہ اشاعت فنڈ ۲۰/ روپے

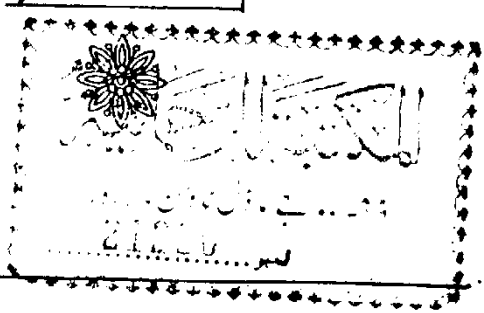

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرکز الدعوۃ الاسلامیہ ومدرسہ رحمانیہ کے متعلق
مولانا عابد مجید مبعوث سعودیہ کے تاثرات

مولانا سیف الرحمان الفلاح صاحب کا مرکز الدعوۃ الاسلامیہ اور مدرسہ رحمانیہ دیکھنے کی سعادت نصیب ہوئی۔

الفلاح صاحب بیک وقت دو کام سرانجام دے رہے ہیں ایک طرف تو ایک دینی ادارے کی سرپرستی فرما رہے ہیں۔ جس کی ایک طرف قرآن مجید سے ملتی ہے اور دوسری سنت نبوی سے جیساں ہے دوسری طرف وہ خود ہی بچوں اور بچیوں کو قرآن پاک اور اسلامیات کی تعلیم سے آراستہ کر رہے ہیں۔ اس وقت ان کے چشمۂ علم سے کم و بیش یک صد بچے اور بچیاں اپنی علمی پیاس بجھا رہے ہیں۔ مزید برآں مولانا ایک ممتاز عالم دین ہیں۔ عربی پہ غیر معمولی دسترس رکھتے ہیں۔ کئی کتابوں کے مصنف اور مترجم ہیں۔ اپنی کتب کو اپنے خرچہ پہ چھپوا کر صدقہ جاریہ کے طور پر تقسیم کرتے ہیں۔ حیران کن بات ہے کہ مولانا اپنی عمر کے اس حصہ میں پہنچ چکے ہیں۔ جہاں پہ کام سے زیادہ آرام کی ضرورت ہوتی ہے۔ اسکے باوجود اُن کے عزائم پختہ ہیں۔ اور جواں مردی کا ثبوت دے رہے ہیں وہ ہر وقت اشاعت اسلام اور اقامت دین کیلئے کوشاں ہیں۔

آخر میں مخیر حضرات اور اہل ثروت شخصیات سے التماس کرتا ہوں کہ وہ ہر ممکن طریقہ سے اس ادارہ سے تعاون کریں۔ کیونکہ ادارہ کے اپنے کوئی ذرائع آمدنی نہیں ہیں جن سے وہ اپنی ضروریات کو پورا کر سکے اللہ تعالیٰ آپکو دین و دنیا میں ترقی فرمائے (آمین)

(مولانا) عابد مجید بن عبد المجید (صاحب)
مبعوث دار الافتاء والدعوۃ والارشاد ریاض

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تقدیم

از قلم مدیر مرکز الدعوۃ الاسلامیہ

اس پرفتن اور مادہ پرستی کے دور میں جبکہ عوام سے لے کر خواص تک دولت کے پجاری ہوں سیم وزر زیادہ سے زیادہ حاصل کرنے کی دُھن میں ہوں اور رات دن نوٹوں کی تجوریاں بھرنے میں مصروف ہوں تبلیغی مشن کے تحت کام کرنا سر پر کوہ گراں اٹھانے کے مترادف ہے۔ خصوصاً کتب کی اشاعت کا کام تو نہایت ہی کٹھن منزل ہے جس کو طے کرنا ہر کہ ومہ کے بس کی بات نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ تبلیغی کام کرنے والے عموماً دھواں دھار تقریروں پر سارا زور لگاتے ہیں یا پھر دینی مدرسہ کھول کر اپنی تبلیغ کی تکمیل کرنا چاہتے ہیں حالانکہ ان دونوں ذرائع تبلیغ سے تحریری ذریعہ تبلیغ زیادہ مؤثر اور کارگر ہوتا ہے بنابریں مرکز الدعوۃ الاسلامیہ ادکارڈ نے دیگر ذرائع تبلیغ سے تحریر کو زیادہ اہمیت دی ہے۔ اور اپنے نامساعد حالات کے باوجود ۱۹۸۸ء سے تبلیغی مشن کی گاڑی اللہ کی رضاجوئی اور خوشنودی حاصل کرنے کے لئے چلا رہا ہے اب تک یہ تبلیغی گاڑی بائیس منزلیں طے کر چکی ہے یعنی اس کی مطبوعات کی تعداد بائیس ہو چکی ہے جو ادارہ کے ممبروں اور معاونین میں مفت تقسیم کی جا چکی ہیں۔ یہ گاڑی دن بدن تیز ہو رہی ہے۔ ابھی تک اس کی منزل بہت دور ہے کافی کتب کی طباعت اور اشاعت کا کام باقی ہے جو تا حیات چلتا رہے گا (انشاء اللہ)

اب تاریخ بیت اللہ شریف کی طباعت کا پروگرام تھا اس کا اخبار میں اعلان بھی کیا تھا۔ لیکن اصلاح معاشرہ کی اہمیت اور کتابت میں تاخیر کے باعث ہمارے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فاضل دوست، مجسمۂ اخلاص، پیکرِ اخلاقِ حسنہ، عالم باعمل، حلیم الطبع، ملنسار نرم مزاج اور تعلیمی اداروں میں مشہور و معروف شخصیت حضرت مولانا جمال الدین صاحب ایم اے علوم اسلامیہ عربی ٹیچر گورنمنٹ ہائی ساہیوال کی تالیف "اصلاح معاشرہ" شائع کرنیکا پروگرام بنایا ہے یہ کتاب کیا ہے؟ درحقیقت یہ حقوق العباد کا مجموعہ ہے انسان کے ذمے دو قسم کے حقوق ہیں۔ کچھ اللہ کے حقوق اور کچھ بندوں کے اللہ کے حقوق سے مراد اللہ کی عبادت اور اطاعت ہے۔ بندوں کے حقوق مختلف اعتبار سے مختلف ہیں مثلاً آقا اور غلام کے ایک دوسرے پر حقوق، استاد او شاگرد کے حقوق، میاں، بیوی کے حقوق، والدین اور اولاد کے حقوق، مہمان او مہمان نواز کے حقوق اور پڑوسیوں کے آپس میں ایک دوسرے پر حقوق وغیر مولانا موصوف نے ہر ایک کا علیحدہ علیحدہ باب باندھا ہے اور کتاب وسنّت کے حوالہ جات سے مدلل کیا ہے اور تمام کے حقوق قلم بند کئے ہیں جن کا ہر مومن کے لئے نہ صرف جاننا بلکہ ان پر عمل کرنا بھی ضروری ہے۔

یاد رکھیں :۔ اگر کسی انسان نے اللہ کے حقوق کی ادائیگی میں کوتاہی کی ہوگی تو اللہ تعالیٰ اسے معاف کر سکتا ہے لیکن اگر اللہ کی مخلوق کی حق تلفی کی تو اللہ معاف نہیں کرے گا۔ آپ نے ایک عابدہ، زاہدہ اور خدا ترس عورت کا واقعہ سُنا ہوگا۔ جو حدیث میں مذکور ہے وہ ہر وقت نماز پڑھتی اور قرآن پاک کی تلاوت اور ذکر و اذکار میں مصروف رہتی تھی اس نے ایک بلی پال رکھی تھی ایک دن اس نے اسے رسّی سے باندھ دیا اور اسے کھانا نہ پلایا وہ بھوک پیاس سے نڈھال ہو کر دم توڑ گئی۔ اس کی پاداش میں اللہ نے اس کی تمام عمر کی عبادات کو ضائع کر دیا اور وہ جہنم کا ایندھن بنی اس کے برعکس ایک طائفہ جس کا شب و روز گناہوں میں گذرتا تھا اور ایک لمحہ بھی یاد الٰہی میں مصروف نہ ہوتی اور اپنے بدکاری کے عمل کی وجہ سے جہنم کی مستحق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ ایک دن کہیں جا رہی تھی کہ راستے میں اُسے ایک کُتا نظر آیا جو پیاس کی شدت سے ہانپ رہا تھا اُسے اُس پر رحم آیا اس نے اپنے پاؤں سے جوتا اتار کر اپنے سر کے دوپٹہ سے باندھ کر نزدیک ہی ایک کنواں تھا اس میں لٹکایا اور پانی کا بھر کر باہر نکالا اور کتے کو پلایا حتیٰ کہ کتا سیر ہو کر دُم ہلانے لگا اللہ تعالیٰ کو اس کی یہ نیکی پسند آگئی اور اس کی بدولت اس کی تمام عمر کی سیاہ کاریوں سے اس کا دامن پاک و صاف کر دیا اور اہلِ جنت کے زمرہ میں داخل کر دیا

جب حیوانوں کے ساتھ شفقت کرنے پر جنّت کا ٹکٹ مل سکتا ہے اور ان کے ساتھ قساوت قلبی سے پیش آنے کے باعث انسان اپنی تمام عمر کی عبادات سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے تو انسانوں کے حقوق کی ادائیگی بالاولیٰ جنّت کی موجب ہو گی اور ان کی حق تلفی انسان کی عبادت ضائع کرنیکا موجب ہو گی۔ بنا بریں ہر مُسلمان کو اس کتاب سے استفادہ کرنا چاہیئے اور اپنے ذمے جو دیگر انسانوں کے حقوق ہیں ان کی ادائیگی میں کبھی غفلت شعاری اور تکاسل کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہیئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ اللہ رب العزت اس کتاب کو، اس کے مصنف، طابع اور ناشر کے لئے اور جن احباب نے اس کی طباعت میں مخلصانہ طور پر اداری کی اعانت فرمائی ہے سب کیلئے صدقہ جاریہ بنائے۔ اور اخروی نجات کا موجب بنائے اور اس پہ عمل کرنیوالوں کے لئے نجات کا باعث بنائے۔ (آمین ثم آمین)

بندۂ ہیچمداں

سیف الرحمٰن الفلاح

مدیر مرکز الدعوۃ الاسلامیہ حمید پورہ اوکاڑا

مورخہ ۲۸۔ مارچ ۱۹۹۳ء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست

عنوان	صفحہ
عرضِ ناشر	۷
تقریظ عبدالرشید صاحب راشد	۹
تقریظ حافظ عطاء محمد صاحب	۱۲
پہلا باب حقوقِ والدین	۱۵
اقسام حقوق	"
اصحاب حقوق	"
درجہ بندی	"
اللہ اور رسول کے حقوق	۱۶
حقوق العباد کی اہمیت	"
والدین کے حقوق	"
والدین کے احسانات	۱۷
ماں کا حق	۱۸
مشرک والدین کی خدمت کا حکم	۲۰
احادیث نبوی میں اطاعت والدین کا حکم	۲۱
والدین کے ساتھ احسان کرنے کا حکم	۲۲

عنوان	صفحہ
والدین کو گالی دینے والا ملعون ہے	۲۴
والدین کو گالی دینا گناہ کبیرہ ہے۔	"
والدین کا نافرمان ملعون ہے	"
والدین کی نافرمانی گناہ کبیرہ ہے	۲۵
عاقِ والدین کو دنیا میں سزا	"
اللہ کی رضا والدین کی رضا سے وابستہ ہے	۲۶
والدین کی رضا جوئی باعثِ نجات ہے	"
والدین کی طرف نظرِ رحمت سے دیکھنے کا ثواب	۲۷
والدین کی خدمت نفلی عبادت سے افضل ہے۔	"
والدین کی بددعا کا نتیجہ	۲۸
والدین کی نافرمانی حرام ہے	۳۲
ماں کے ساتھ نیکی کرنے کا صلہ	"
ماں کے حکم سے بیوی کو طلاق دینا	۳۳

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عنوان	صفحہ
عاق جنت میں داخل نہیں ہوگا	۳۳
خالہ کا حق	۳۴
باپ کے حکم سے طلاق دینا	〃
اطاعتِ والدین کی برکت	۳۵
والدین کی وفات کے بعد اُن کے حقوق	۴۱
قبر کی زیارت کرنا	〃
والدین کے لئے دُعا کرنا	〃
دُوسرا باب۔ حقوقِ اُستاد	۴۳
اُستاد کی فضیلت قرآن میں	۴۴
اُستاد کی فضیلت حدیثِ نبوی میں	〃
اُستاد صحابہ کرام کی نگاہ میں	۴۶
اُستاد کا احترام صلحاء کے نزدیک	۴۷
تیسرا باب۔ اولاد کے حقوق	۵۱
اہمیت	۵۲
گیارہ حقوق	۵۵
اچھا نام رکھنا	۵۷
اچھے اچھے نام رکھنے کا حکم	۵۷
انبیاء علیہم السلام کے نام پر نام رکھو	۵۹
چوتھا باب۔ حقوقِ زوجین	۶۴
زمانہ جاہلیت میں عورت کا مقام	〃
اسلام میں عورت کا مقام	〃
مرد کو عورت پر فوقیت ہے	۶۶
شادی کی اہمیت	۶۷
مرد کے حقوق عورت پر	۶۸
خوش نصیبی اور بد بختی	۷۰
عورت کے حقوق مرد پر	۷۳
پانچواں باب۔ حقوقِ اقرباء	۷۵
صلۂ رحمی کی تعریف	〃
اقرباء کی تعریف	〃
صبر کی ضرورت	۷۷
صلۂ رحمی کے دینی فوائد	۷۹

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عنوان	صفحہ
دُنیوی نقصان	۸۰
اُخروی نقصان	۸۱
چھٹا باب: حقوقِ ہمسایہ	۸۲
اقسام ہمسایہ	〃
تعریف	〃
فرق مراتب	〃
ہمسائے کے بارے میں تاکید	۸۳
ہمسایوں کے اختلاف کی وجہ اشتراک	۸۵
ہمسائے کے ساتھ بہتر اور مضبوط تعلقات	۸۶
دوست کے انتخاب کا معیار	۸۷
حقوق ہمسایہ	〃
ساتواں باب: حقوقِ مہماں	۸۹
انبیاء علیہم السلام کی مہمان نوازی	〃
حضرت ابراہیم علیہ السلام کی مہمان نوازی	〃
حضرت لوط علیہ السلام کی مہمان نوازی	۹۰
حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مہمان نوازی کی مثال	〃
صحابہ کرام کی مہمان نوازی کی مثالیں	۹۲
مہمان کو دیکھ کر خوش ہونا	۹۳
مہمان اپنا حق لے سکتا ہے	۹۵
بدی کا بدلہ نیکی سے	۹۶
مہمان کی مدت	〃
شمائلِ مہمان	〃
آٹھواں باب: یتیموں کے حقوق	۹۷
صحابہ کرام کی مسابقت، تربیت یتیم میں	۹۹
یتیموں کا مال کھانا پیٹ میں آگ بھرنا ہے۔	۱۰۰
دل کی سختی کا ایک علاج	۱۰۱

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عنوان	صفحہ
نواں باب مسلمانوں کے باہمی حقوق	۱۰۲
حرمات مسلمان کا احترام	۱۰۳
مسلمان کو قتل کی سزا	״
مسلمان پر ظلم کی سزا	۱۰۴
مسلمان کی تین اشیاء	
دوسرے مسلمان پر حرام	۱۰۵
تین اشیاء کا صلہ	״
عیب ظاہر کرنے کی سزا	״
حکایت	״
دسواں باب۔ غیبت	۱۰۷
اخلاق کی اقسام	״
اچھی عادت	״
بُری عادات	״

عنوان	صفحہ
غیبت کے اسباب	۱۰۸
ظن کی اقسام	״
غیبت کی تعریف	״
غیبت کی بُرائی	״
غیبت زنا سے سخت بُرائی ہے	۱۰۹
غیبت ناقص وضوٗ ہے	۱۱۰
غیبت باعث عذاب قبر ہے	״
چغل خور تمام لوگوں سے شریر ہے۔	۱۱۱
چغل خور کی زبان آگ کی ہوگی	۱۱۲
چغل خور جنت میں داخل نہ ہوگا	״
غیبت کا کفارہ	
ازراہ نصیحت کسی کی غیبت کرنا	״

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

عرض ناشر

۲۱ نومبر ۱۹۶۰ء کو میری تقرری بحیثیت عربی ٹیچر گورنمنٹ ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ گکھڑ منڈی ضلع گوجرانوالہ میں ہوئی۔ علمی اور ادبی قسم کا ماحول تھا۔ وہاں کے اساتذہ کرام اور طلباء مختلف مضامین پر کچھ نا کچھ لکھتے رہتے تھے۔ میرے دل میں خیال آیا کہ اصلاح معاشرہ پر کچھ کام کرنا چاہیے جو صدقہ جاریہ اور آخرت کے لئے ذخیرہ بن جائے۔ یہ مضامین نور التعلیم گکھڑ، تنظیم اہلحدیث لاہور اور ترجمان الحدیث الاعتصام میں وقتاً فوقتاً شائع ہوتے رہے۔ جب ۱۷ اکتوبر ۱۹۶۶ء کو میں ساہیوال تبدیل ہو کر آیا تو خیال آیا کہ ان مضامین کو کتابی صورت دے دی جائے۔ مگر سوال کتابت اور چھپائی کے خرچ کا تھا، میری مالی حالت اجازت نہ دیتی تھی کہ کتابت اور چھپائی کا خرچ برداشت کرسکوں ایک روز جناب چوہدری محمد مسعود بن جناب چوہدری عبدالقادر مرحوم فیروز پوری کالٹیکس ڈیلر احمد مراد روڈ ساہیوال سے ذکر کیا تو انہوں نے رقم کا وعدہ کیا اور چند ایام بعد وہ رقم طاہر نعیم صاحب (ڈائمنڈ پریس) کے ہاں جمع کرادی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی اس رقم کو قبول فرمائے اور ان کے والدین کے لئے صدقہ جاریہ بن جائے۔ آمین ثم آمین۔

احسان فراموشی ہوگی کہ میں اپنے مشفق استاذ المکرم حضرت مولانا عطاء اللہ حنیف بھوجیانی کا شکریہ ادا نہ کروں اور ان کے لئے دعا نہ کروں کہ اللہ تعالیٰ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اُن کی قبر نُور سے منوّر کرے اور ان کا مقام جنّت الفردوس میں بنائے۔ حضرت مولانا نے باوجود بیماری کے بیماری کی حالت میں اس مسودے پر نظر ثانی کی اور حضرت مولانا صلاح الدّین یوسف کو بھی حکم دیا کہ اس مسودے پر نظر ثانی کریں حضرت مولانا مسودہ پڑھ کر بہت خوش ہوئے اور فرمایا چھوٹے چھوٹے عنوان ہیں اور قرآن وحدیث کی روشنی سے مربوط ہیں۔

حضرت مولانا کی شفقت اور ترغیب تھی کہ میں نے درس نظامی کی حتی الوسع تکمیل کی ورنہ تقسیم ہند و پاک کے بعد میں نے تعلیم کا سلسلہ ترک کر دیا تھا اور دکان کر لی تھی جب مولانا کو علم ہوا تو مجھے چک سے اوکاڑہ بلا کر علم حاصل کرنے کی ترغیب دی اور لاہور جا کر کئی خط لکھے جن میں لکھتے رہے فَاَعْرِضْ عن مَّنْ تَوَلّٰی عَنْ ذِکْرِنا (سورۃ النجم)

میں حضرت مولانا کی راہنمائی میں علم حاصل کرتا رہا اور ۱۹۵۴ء میں ان کی راہنمائی میں مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا میری کامیابی پر بہت خوش ہوئے۔

میں اس کتاب کی نسبت حضرت مولانا علیہ الرحمۃ کی طرف منسوب کرتا ہوں۔

جمال الدّین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تقریظ

از عبدالرشید راشد شیخ الحدیث دارالحدیث اوکاڑہ و ناظم تعلیمات جمعیۃ اہلحدیث پنجاب

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ھَدَانَا لِھٰذَا وَمَا کُنَّا لِنَھْتَدِیَ لَوْلَا اَنْ ھَدَانَا اللّٰہُ۔

ہر مسلمان اس بات کا معترف ہے کہ اس کی یہ عارضی زندگی ختم ہو کر رہے گی اور اس کے بعد ابدی زندگی کی راہ پہ جانا ہوگا۔ اسلامی تعلیمات کے بنیادی عقائد میں یہ عقیدہ لازمی قرار دیا گیا ہے کہ اس دنیوی زندگی کا ہر عمل جزا و سزا کا مستوجب ہوگا اور روز حشر کو اس کا حساب ہوگا۔ دُنیا میں اِنسان کے ذمہ جو فرائض اللہ کی طرف سے مقرر کئے گئے ہیں ان کو حقوق اللہ اور حقوق العباد کی دو بڑی صورتوں میں بیان کیا جاسکتا ہے۔ ہر دو کی اہمیت کسی مسلمان بھائی سے مخفی نہیں۔ قیامت کو حقوق اللہ کی جزا و سزا کے لئے جو ضابطے مقرر ہیں وہاں حقوق العباد کے حساب کے لئے بھی اُصول متعین ہیں۔ حقوق العباد میں کوتاہی کرنے والا قیامت کو اپنی نیکیاں اصحاب حقوق میں تقسیم ہوتے دیکھے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے نیک شخص کو مفلس قرار دیا جو حقوق اللہ تو ادا کرتا رہا مگر حقوق العباد ادا کرنے سے غافل رہا۔ بنا بریں ہم میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے ہر شخص کو اپنی ذمہ داری ادا کرنے کے لئے حقوق اللہ اور حقوق العباد کی پہچان کرنا ضروری ہے۔ میرے فاضل دوست حضرت مولانا جمال الدین صاحب نے حقوق العباد کی ذمہ داری سے آگاہی کے لئے یہ کتاب تالیف فرمائی۔ اس میں انہوں نے دس بڑے حقوق ذکر کیے ہیں۔ جن کی ادائیگی ہر کسی پر لازمی ہے۔ والدین ہوں یا اساتذہ ہر دو کا ادب بجا لائے بغیر اولاد اور شاگرد حقیقی فائدہ حاصل کرنے سے قاصر ہوں گے۔ یونہی اولاد اور خاوند بیوی، خویش واقربا، مہمان اور یتیم ان سب کے حقوق جن کے ذمہ ہوں گے حشر کو ان کی رسوائی کے لئے یہی سامان کافی ہوگا۔ مسلمانوں کے باہمی حقوق اجتماعی اور انفرادی طور پر ادا کیے بغیر اسلامی معاشرہ صحیح معنوں میں تشکیل نہیں پا سکتا۔ امن وسلامتی، صلح وآشتی کی ضمانت غیبت سے پرہیز میں ہے۔ مولانا صاحب نے کتاب وسنت سے مدلل باتیں اس کتاب میں پیش کی ہیں۔ کتاب اللہ کی آیات اور سنت رسول اللہ سے احادیث نبویہ اس کتاب میں ہر عنوان کے بارہ لکھ کر امت مسلمہ کے افراد کو خواب غفلت سے بیدار کرنے کی کوشش کی ہے۔ یہ جملہ حقوق مختلف اخبارات ورسائل میں مولانا کے قلم سے شائع ہوتے رہے ہیں۔ اب انہوں نے ان سب کو یکجا کر کے قارئین کرام کو استفادہ کا موقع دیا ہے۔

کتاب اگرچہ مختصر ہے مگر درحقیقت اصلاح معاشرہ کے لئے انشاء اللہ نہایت مفید تر ثابت ہوگی۔ مولانا جمال الدین صاحب ایک عالم باعمل اور خالص سلفی مزاج کے حامل ہیں۔ برس ہا برس خطابت کے فرائض سرانجام دیتے رہے اور ساتھ ساتھ گورنمنٹ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہائی سکول ساہیوال میں بطور عربی ٹیچر متعین ہیں۔

میری دُعا ہے کہ ربّ العزّت موصوف کی اس تالیف کو شرفِ قبولیت سے نوازیں اور ان کی اس کتاب سے ہر خاص و عام مستفید فرمائیں۔

ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم

عبدالرّشید راشد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تقریظ

از حافظ عطاء محمد ایم اے عربی، ایم اے اسلامیات
خطیب علی مسجد و عربی ٹیچر گورنمنٹ ہائی سکول ساہیوال

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

میرے پیش نظر اس وقت مولانا جمال الدین صاحب کی کتاب "اصلاح معاشرہ" ہے۔ درحقیقت یہ کتاب مولانا کے وہ مضامین ہیں جو مختلف اوقات میں مختلف جرائد و رسائل میں شائع ہوتے رہے ہیں۔ اب ان کو یکجا کر کے کتابی صورت میں عوام کے استفادہ کے لئے شائع کیا جا رہا ہے۔ خدا کرے کہ دین دار طبقہ اور عوام اس کتاب کو بالاستعاب پڑھیں اور اس سے کماحقہ استفادہ کریں۔ ان پر عمل کرنے سے فائدہ ہی فائدہ ہوگا۔

احقر راقم ان سطور اس قابل نہ تھا کہ اس پر کوئی تبصرہ یا تقریظ لکھتا مگر مولانا کے حد سے بڑھے ہوئے اصرار نے اپنی رائے لکھنے پر مجبور کیا ہے

اس کتاب کے بعض حصوں کا میں نے مطالعہ کیا ہے۔ احقر یہ بات لکھنے پر مجبور ہے۔ کہ کتاب کو قرآن و حدیث کے حوالوں سے مدلل کر دیا گیا ہے۔ اس چیز نے کتاب کے ظاہری و باطنی حسن میں اضافہ کیا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوئی شخص بھی اس کتاب کی علمی حیثیت کو چیلنج نہیں کر سکتا۔ اس کے ساتھ ساتھ اختلافی مسائل سے اجتناب کیا ہے۔ مصنف کہیں بھی افراط و تفریط کا شکار نہیں ہوا۔ تاکہ مختلف مسالک کے پیروکار اس سے پُورا پُورا فائدہ حاصل کر سکیں۔

انسان انسانیت کا نام ہے اور اللہ پاک نے قرآن میں انسان کا مقام یوں بلند کیا ہے کہ انسان احسن تقویم میں ہے اور زمین میں خدا کا خلیفہ ہے۔ جب اللہ تعالےٰ نے انسان کو اس قدر عظمت بخشی ہے تو اس کے ساتھ ساتھ انسان کے ذمے کچھ حقوق و واجبات بھی لگائے ہیں تاکہ انسان ان کی ادائیگی کے بعد قیامت کے دن خدا کے سامنے سرخرو ہو سکے۔

انسان کے ذمے دو قسم کے حقوق ہیں :

(۱) حقوق اللہ (۲) مخلوقِ خُدا کے حقوق

انسان تو کجا بلکہ تمام جان داروں کے حقوق کی حفاظت بھی ضروری ہے۔ ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ انسان کی عملی کوتاہی اپنے حقوق کے بارے میں معاف کر دے لیکن اپنی مخلوق کے حقوق کا اتلاف معاف نہ ہوگا تاوقتیکہ صاحب حق معاف نہ کر دے۔ درحقیقت انسان اور حیوان میں فرق حقوق اور ذمہ داریوں ہی کی وجہ سے ہے۔

ادائیگی حقوق اللہ اور حقوق العباد ہی تکمیل انسانیت کا نام ہے۔

اللہ تعالےٰ قرآن پاک میں مختلف مقامات پر حقوق العباد کی ادائیگی کا حکم فرمایا ہے۔ اور اللہ کے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی عظمت کو قولاً و عملاً ثابت کیا ہے۔ مولانا نے ان احکام کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یکجا جمع کیا ہے۔ کیونکہ ہر انسان کو زندگی کے مختلف شعبوں میں دوسرے انسانوں کے ساتھ واسطہ پڑتا ہے۔ تاکہ وہ اس پر عمل کر کے حق بندگی ادا کریں۔

اگر کتاب کے ذکر کے ساتھ ساتھ صاحب کتاب کا ذکر نہ ہو تو مصنف کی حق تلفی ہوگی۔

مولانا جمال الدین صاحب کا اور احقر کا ساتھ تقریباً ۱۹۶۰ء سے مختلف حیثیتوں سے رہا ہے۔ مختلف تربیتی اداروں اور درسگاہوں میں ہم رفیق کار رہے ہیں۔

مولانا کو میں نے انتہائی معتدل، متدین اور صالح طبیعت پایا ہے۔ ان کی طبیعت میں تعصب اور تشدد نام کو نہیں۔ مولانا کو زندگی کی راہوں میں مختلف حوادث کا شکار ہونا پڑا مگر صبر کا دامن کبھی ہاتھ سے نہ چھوڑا۔ اور ہر حال میں خدا پر بھروسہ رکھا۔

اس حقیر کی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مصنف کو ان کی اس دینی کاوش کا اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین۔ ثم آمین۔

امید واثق ہے کہ قارئین کتاب سے پورا پورا انصاف کریں گے اور اس سے پورا پورا استفادہ کریں گے۔

آخر میں احقر کی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ میری اور تمام مسلمانوں کی مغفرت فرمائے۔ اے میرے خدا تو ہی ہماری دعاؤں کو سننے والا اور قبول فرمانے والا ہے۔

والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ

احقر العباد

عطاء محمد عفی عنہ

۸ ربیع الاوّل شریف ۱۰ اکتوبر ۱۹۸۹ء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہلا باب

حقوقِ والدین

یہ نیکی ہے دُنیا میں سب سے بڑی
کہ خدمت کرو اپنے ماں باپ کی

ہر انسان کے ذمّے کچھ حقوق ہیں۔ ان میں سے کچھ حقوق اللہ تعالےٰ کے ہیں اور کچھ دوسرے انسانوں کے جن کا ادا کرنا ہر انسان پر فرض ہے۔

اقسامِ حقوق | تمام حقوق کو دو نوع میں تقسیم کیا جا سکتا ہے :

۱۔ **حقوق اللہ** : اللہ تعالےٰ کے وہ حقوق جو انسان پر فرض ہیں جیسے نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، جہاد، اعلائے کلمۃ اللہ کی سعی و کوشش، تبلیغ الاسلام وغیرہم۔

۲۔ **حقوق العباد** : انسانوں کے وہ حقوق جو ایک دوسرے پر عائد ہوتے ہیں۔

اصحابِ حقوق | والدین۔ استاذ۔ اولاد۔ رشتہ دار، میاں بیوی، ہمسایہ، مہمان، ضرورتمند۔ سائل، بے گانے۔ دیگر مذاہب کے پیروکار (غیر مسلم) حیوان۔ غیر ناطق۔ پرندے، پودے وغیرہ۔

درجہ بندی | اسلام نے حقوق کا تعین اور تقرّر ہی نہیں کیا بلکہ ان کی ترتیب اور درجہ بندی بھی کر دی ہے تاکہ حقوق اس ترتیب سے ادا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کئے جائیں کہ ایک کے حقوق ادا کرتے وقت دوسرے کو فراموش یا نظر انداز نہ کر دیا جائے۔

اللہ اور رسولؐ کے حقوق

اسلام کی بتائی ہوئی ترتیب کے مطابق سب سے پہلا نمبر اللہ اور رسولؐ کے حقوق کا ہے۔ ان حقوق کا ادا کرنا انسان پر فرض ہے کیونکہ حقیقی خالق، مالک، رازق اور مربّی اللہ ہے اور انسان کا سب سے زیادہ تعلق اللہ عزّوجل کے ساتھ ہے پھر اس کے بعد اس کی مخلوق ہے جو شخص خدا کے حق ادا نہیں کرتا وہ اِنسانوں کے حقوق کیسے ادا کر سکتا ہے؟

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حدیث شریف میں فرمایا ہے کہ جو شخص اللہ کے لئے نماز نہیں پڑھتا وہ راہِ حق میں جہاد بھی نہیں کر سکتا۔

حقوق العباد کی اہمیّت

اِسلام نے یہ بات نہایت وضاحت سے بیان کر دی ہے کہ اللہ تعالےٰ (قیامت کے دن) اگر چاہے گا تو اُپنے حقوق معاف کر دے گا لیکن انسانوں اور دیگر حقداروں کے حقوق اُس وقت تک ہرگز معاف نہیں کرے گا جب تک کہ وہ خود ایک دوسرے کو معاف نہ کر دیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ حقوق العباد کو اسلام میں بہت بڑی اہمیّت حاصل ہے۔ افسوس کہ ہم حقوق العباد کی اہمیّت کو نظر انداز کر چکے ہیں اسلام نے انہیں جتنا اہم قرار دیا تھا ہم اتنا ہی انہیں حقیر اور معمولی سمجھتے ہیں۔

والدین کے حقوق

اِنسان کا سب سے زیادہ تعلق اور قرب اپنے والدین سے ہوتا ہے۔ حقوق العباد میں سب سے مقدّم والدین کے حقوق ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والدین کے احسانات

والدین کے اولاد پر اس قدر احسانات ہیں کہ اگر اولاد، والدین کی حیات تک رات دن ان کی خدمت کر کے ان کے احسانات کا بدلہ چکانا چاہے تو پھر بھی صحیح طور پر ان کے احسان کا حق ادا نہیں کر سکتی۔

ایک صحابیؓ نے اپنی بوڑھی والدہ کو کندھوں پر اٹھا کر حج کرایا اور اپنے اس فعل کو خاتم النبیینؐ کی خدمت میں پیش کر کے عرض کیا: "اے اللہ کے رسولؐ کیا میں نے اپنی والدہ کا حق ادا کر دیا؟"

امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: باقی حقوق تو درکنار، تم اپنی ماں کا ابھی وہ حق بھی ادا نہیں کر سکے جو تمہاری ولادت کے وقت دردِ زہ کی صورت میں اس نے برداشت کیا تھا۔

(ابن کثیر جلد ۳ صـ۳۵ بحوالہ بزار کی مسند)

انسان کسی کے روپے پیسے کا بدلہ دے سکتا ہے مگر والدین کے احسانات کا بدلہ ہرگز ادا نہیں کر سکتا۔

عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لَا یَجْزِیْ وَلَدٌ وَالِدَهٗ الا ان یَّجِدَهٗ مملوکًا فیشتریه فیُعْتِقَه۔ (رواہ مسلم مشکوٰۃ شریف صـ۲۹۴)

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی بچہ اپنے والد کا حق ادا نہیں کر سکتا (ہاں ایک صورت احسان کی یہ ہے کہ) اگر اپنے والد کو غلام پائے تو اسے خرید کر آزاد کر دے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمارے ملک میں چونکہ غلام نہیں پائے جاتے اس لئے یہاں یہ صورت ہو سکتی ہے کہ اگر والد مقروض ہو تو اس کا قرضہ ادا کر دیا جائے۔ اگر وہ ضعیف ہو چکے ہوں اور کوئی کام نہ کر سکتے ہوں تو ان کو آرام کا موقعہ دیا جائے اور ان کا کام خود کر دیا جائے۔

ماں کا حق قرآن و حدیث کی روشنی میں دیکھا جائے تو والدہ کا حق والد سے زیادہ معلوم ہوتا ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے

وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ وَهْنًا عَلٰى وَهْنٍ وَّفِصٰلُهٗ فِيْ عَامَيْنِ اَنِ اشْكُرْ لِيْ وَلِوَالِدَيْكَ اِلَيَّ الْمَصِيْرُ ۝ (سورہ لقمان)

اور ہم نے انسان کو اس کے ماں باپ کے متعلق تاکید کی ہے (کہ وہ ان سے احسان کرے) اس کی ماں نے ضعف پر ضعف اٹھا کر اس کو پیٹ میں رکھا اور دو برس میں اس کا دودھ چھوٹتا ہے۔ (لہٰذا) تو میری اور اپنے ماں باپ کی شکر گزاری کیا کر (آخر تم سب کو) میری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے۔

صاحب جامع البیان نے اپنی جامع میں لکھا ہے کہ

"جب والدین کے متعلق وصیت کی تو ان مصائب کا ذکر کیا جو ماں زمانۂ حمل، اور مدتِ رضاعت میں برداشت کرتی ہے۔"

ماں کے متعلق وصیت کو خاص کر واجب کرنے کے لئے اس حدیث کو پیش نظر رکھنا ضروری ہے:

عن ابی ھریرۃ رضؓ قال قال رجل یارسول اللہ من احقّ بحسن صحابتی قال اُمُّکَ قال ثم من قال

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اُمُّكَ قال ثم من قال اُمُّكَ قال ثُمَّ من قال اَبُوكَ۔
(مشکوٰۃ شریف ص۴۲۱)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا اے اللہ کے رسولؐ میرے اچھے سلوک کا کون زیادہ حقدار ہے۔ آپؐ نے تین مرتبہ ماں کا ذکر کیا اور چوتھی مرتبہ فرمایا۔ تیرا باپ۔

دوسری حدیث میں ہے :

عن معاویۃ بن جاھمۃ ان جاھمۃ جاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یارسول اللہ اردت ان اغزو وقد جئت استشیرك فقال ھل لَكَ من اُمٍّ فقال نعم قال فَالْزَمْھَا فَاِنَّ الجنۃ عند رِجْلِھَا۔ (مشکوٰۃ شریف ص۴۲۱)

معاویہ بن جاہمہ سے مروی ہے کہ اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آکر عرض کیا : اے اللہ کے رسولؐ! میں جہاد کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ اور آپؐ سے اجازت لینے آیا ہوں۔

آپؐ نے فرمایا : کیا تیری والدہ زندہ ہے ؟

اس نے کہا " جی ہاں !"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ نے فرمایا: (پھر تُو اس کے پاس واپس جا اور) اس کی خدمت کو لازم پکڑ۔ کیونکہ جنّت اس کے پاؤں کے نیچے ہے۔
(یعنی تیرے لئے بوڑھی ماں کی خدمت بھی جہاد کا درجہ رکھتی ہے)

مُشرک والدین کی خِدمت کا حُکم

قرآن مجید میں ہے:

فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوفًا وَّاتَّبِعْ سَبِيلَ مَنْ أَنَابَ إِلَيَّ ثُمَّ إِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَأُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ۔

(اور اگر تجھ پر وہ دونوں اس بات کا زور ڈالیں کہ تو میرے ساتھ اس چیز کو شریک ٹھہرائے جس کی تیرے پاس کوئی دلیل نہ ہو تو اُن (والدین) کا کہنا نہ ماننا اور دُنیا میں اُن کے ساتھ خُوبی سے بسر کرنا اور اس شخص کی راہ پر چلنا جو میری طرف رجوع ہو۔ پھر تم سب کو میرے پاس آنا ہے۔ پھر میں تم کو جتلا دوں گا جو کچھ تم کرتے تھے۔) (س ۲۱ لقمان پ ۲۱)

صاحب جامع البیان نے ذکر کیا ہے کہ:

وقد نقل انّهما نزلتا حين قالت أمّ سعد لسعد حين أسلم لتدعنّ دينك أو لا أدع الطعام والشراب حتى أموت فأجاب والله لو كانت لك مائة نفس فخرجت نفسًا نفسًا ما تركت ديني هذا إن شئت كلي وإن شئت لا تأكلي۔

منقول ہے کہ یہ آیت کریمہ (اور اس سے قبل کی آیات) اُس وقت نازل ہوئی ہیں جب حضرت سعدؓ کی والدہ نے سعدؓ سے کہا (جبکہ وہ مسلمان ہو گئے)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"کہ تم اپنا دین ترک کردو، ورنہ میں کھانا پینا چھوڑ دوں گی حتیٰ کہ بغیر کھائے پیئے مرجاؤں گی"۔ حضرت سعدؓ نے جواب دیا کہ (اے ماں!) تیرے لئے اگر سو جانیں ہوں پھر وہ ایک ایک کرکے نکل جائیں تب بھی میں دینِ حق ترک نہ کروں گا۔ مرضی ہے تو کھانا کھالو، ورنہ نہ کھاؤ۔

صاحب جامع البیان لکھتے ہیں کہ ان آیات میں حضرت سعدؓ کو اپنی ماں کے ساتھ اس قسم کے مکالمہ سے منع کیا گیا ہے اور حکم دیا گیا ہے کہ تم دین کے احکام میں اس کے کہنے پر مت چلو لیکن حقوقِ والدین کا پاس کرتے ہوئے، اس کے ساتھ نیکی، بھلائی اور ہمدردی سے پیش آؤ۔ کیونکہ ماں باپ کی خدمت اولاد کا فرض ہے۔ خواہ وہ مشرک ہی کیوں نہ ہوں۔

احادیثِ نبویؐ میں اطاعتِ والدین کا حکم

عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِیْ بَکْرٍؓ قَالَتْ قَدِمَتْ عَلَیَّ اُمِّیْ وَھِیَ مُشْرِکَۃٌ فِیْ عَھْدِ قُرَیْشٍ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ اُمِّیْ قَدِمَتْ عَلَیَّ وَھِیَ رَاغِبَۃٌ اَفَاَصِلُھَا قَالَ نَعَمْ صِلِیْھَا (مشکوٰۃ شریف ص۴۲۲)

حضرت اسماء بنتِ ابی بکرؓ فرماتی ہیں کہ میرے ہاں میری والدہ آئی اور وہ عہد قریش میں مشرک تھی۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسولؐ! میری والدہ میرے پاس آئی ہے اور وہ اسلام سے بے رغبت ہے کیا میں اس سے صلہ رحمی کروں؟

آپؐ نے فرمایا: "ہاں!"

عن ابی الطفیل قال رَاَیْتُ النَّبِیَّ بِالْجِعِرَّانَۃِ اِذْ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اقبلت امرأة حتى دنت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فبسط لها رداءہ فجلست علیها فقلت من هی فقالوا هی امه التی ارضعته۔ (مشکوٰۃ شریف ص۴۲۲)

حضرت ابی الطفیلؓ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مقام جعرانہ میں گوشت تقسیم کرتے ہوئے دیکھا کہ اچانک ایک عورت آئی جب نبی اکرم کے قریب پہنچی تو آپؐ نے اس کے لئے اپنی چادر بچھادی اور وہ اس پر بیٹھ گئی

میں نے پوچھا: یہ کون عورت ہے۔

لوگوں نے کہا: یہ آپ کی وہ والدہ ہے جس نے آپ کو دودھ پلایا ہے یعنی رضاعی والدہ ہے۔

والدین کے ساتھ احسان کرنے کا حکم

اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے:

واعبدوا اللہ ولا تشرکوا بہ شیئا وبالوالدین احسانا۔ س۵ پ۴

تم اللہ کی عبادت کرو۔ اس کے ساتھ کسی کو شریک مت ٹھہراؤ اور والدین کے ساتھ نیکی واحسان کرو۔

وقضیٰ ربک الا تعبدوا الا ایاہ وبالوالدین احسانا امایبلغن عندک الکبر احدهما او کلهما فلا تقل لهما اف ولا تنهرهما وقل لهما قولا کریما واخفض لهما جناح الذل من الرحمة وقل رب ارحمهما کما ربیانی صغیرا۔ س۱۵ پ۱۵

اور تیرے رب نے حکم کردیا کہ اس کے سوا کسی کی عبادت مت کرو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اپنے والدین کے ساتھ حسن سلوک کرو۔ اگر تیرے سامنے ان میں سے ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں۔ سو ان کو کبھی (ہاں سے) ہُوں (یعنی اُف) بھی مت کرنا اور نہ ان کو جھڑکنا اور ان سے خوب ادب سے بات کرنا اور ان کے سامنے شفقت سے انکساری کے ساتھ جُھکے رہنا اور یوں دُعا کرنا کہ اے پروردگار ان دونوں پر رحمت فرمایئے جیسا کہ انہوں نے مجھ کو بچپن میں پالا (پرورش کیا) ہے۔

تشریح: اُفّ کے معنی لغتِ عرب میں ناخن کی میل ہے اور تُفّ کان کی میل کو کہتے ہیں چونکہ اس لفظ میں سخن کراہت قدرے دل میں میل۔ بے ادبی اور حقوقِ والدین کا ایک ادنیٰ درجہ ٹپکتا تھا۔ اس لئے اللہ تعالےٰ نے اُف کہنے سے منع فرمایا۔ مولانا الشیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ (دہلوی) نے لفظ اُف کا ترجمہ ہُوں کیا ہے، یعنی والدین کو "ہُوں" سے اور سر ہلا کر کسی بات کا جواب دینا اور مُنہ سے نہ بولنا بھی بے ادبی میں شامل ہے۔

امام فخر الدین رازیؒ نے اس آیت کریمہ کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ

وَالْمُرَادُ مِنْ قَوْلِهٖ فَلَا تَقُلْ لَّهُمَا اُفٍّ اَلْمَنْعُ مِنْ اِظْهَارِ الضَّجَرِ بِالْقَلِيْلِ اَوِ الْكَثِيْرِ وَالْمُرَادُ مِنْ قَوْلِهٖ وَلَا تَنْهَرْهُمَا الْمَنْعُ مِنْ اِظْهَارِ الْمُخَالَفَةِ فِي الْقَوْلِ عَلٰى سَبِيْلِ الرَّدِّ عَلَيْهِ وَالتَّكْذِيْبِ لَهٗ۔

فلا تقل لھما اُف کہہ کر امرِ متوحش کثیر ہو یا قلیل بے قرار کرنے سے منع کیا گیا ہے —— اور فلا تنھر ھما سے مراد کسی بات میں مخالفت تردید اور تکذیب سے منع کیا گیا ہے۔ یعنی والدین کو نہ بے چین کرنا چاہیئے اور نہ ہی ان کو جھٹلانا چاہیئے۔

عون بن عبداللہؒ ایک ولی اللہ گذرے ہیں ان کے متعلق مذکور ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ انہوں نے ایک مرتبہ اپنی والدہ کو "ہوں" سے جواب دیا، پھر یاد آیا کہ اللہ تعالیٰ نے اف تک سے منع کیا ہے فی الفور اس کے کفارہ میں دو غلام آزاد کر دئے اور اللہ تعالیٰ سے معافی طلب کی۔

والدین کو گالی دینے والا ملعون ہے

لَعَنَ اللّٰہُ مَنْ سَبَّ وَالِدَیْہِ (ابن حبان)

اللہ تعالیٰ اس شخص پر لعنت بھیجتا ہے جو اپنے والدین کو گالی دیتا ہے۔

والدین کو گالی دینا کبیرہ گناہ ہے

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم مِنَ الْکَبَائِرِ شَتْمُ الرَّجُلِ وَالِدَیْہِ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَھَلْ یَشْتِمُ الرَّجُلُ وَالِدَیْہِ قَالَ نَعَمْ یَسُبُّ اَبَا الرَّجُلِ فَیَسُبُّ اَبَاہُ وَیَسُبُّ اُمَّہٗ فَیَسُبُّ اُمَّہٗ۔ (مشکوٰۃ شریف ص ۴۱۹)

عبداللہ بن عمرو سے مروی ہے کہتے ہیں نبی اکرمؐ نے فرمایا آدمی کا اپنے والدین کو گالی دینا کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا اے اللہ کے رسولؐ! کیا کوئی اپنے والدین کو گالی دیتا ہے؟

آپؐ نے فرمایا: ہاں! کسی کے والد کو گالی دیتا ہے، وہ اس کے عوض اس کے والد کو گالیاں دیتا ہے کسی کی والدہ کو گالی دیتا ہے وہ اس کے بدلے اس کی والدہ کو گالی دیتا ہے۔

والدین کا نافرمان ملعون ہے:

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَلْعُوْنٌ مَنْ عَقَّ وَالِدَيْهِ

(لعنتی ہے وہ شخص جو اپنے والدین کا نافرمان ہے)

والدین کی نافرمانی کبیرہ گناہ ہے!

عَنْ اَبِیْ بَکْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ اَلَا اُحَدِّثُکُمْ بِاَکْبَرِ الْکَبَائِرِ قَالَ بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ الْاِشْرَاکُ بِاللّٰہِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَیْنِ وَقَالَ شَهَادَةُ الزُّوْرِ۔

(ترجمہ) حضرت ابوبکرؓ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں کبیرہ گناہوں میں سے سب سے بڑے گناہ کی خبر نہ کر دوں؟

حضرت ابوبکرؓ نے کہا: کیوں نہیں اے اللہ کے رسول ضرور خبر دیجئے۔

آپؐ نے فرمایا: اللہ کے ساتھ کسی کو شریک قرار دینا، والدین کی نافرمانی کرنا اور جھوٹی گواہی دینا۔

عاقِ والدین کو دُنیا میں سزا

عَنْ اَبِیْ بَکْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلُّ الذُّنُوْبِ یَغْفِرُ اللّٰہُ مِنْهَا مَا شَاءَ اِلَّا عُقُوْقَ الْوَالِدَیْنِ فَاِنَّهٗ یُعَجِّلُ لِصَاحِبِهٖ فِی الْحَیٰوةِ قَبْلَ الْمَمَاتِ (مشکوٰۃ ص۴۲۱)

حضرت ابوبکرؓ فرماتے ہیں رسول اللہ نے فرمایا تمام گناہوں میں جو اللہ چاہتا ہے معاف کر دیتا ہے مگر والدین کی نافرمانی — کہ اس کی سزا عاق کو دُنیا میں قبل از موت مل جاتی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ کی رضا والدین کی رضا سے وابستہ ہے

عن عبداللہ بن عمر قال قال رسول اللہ ﷺ رضی اللہ فی رضی الوالدین وسخط اللہ فی سخط الوالدین۔ (ترمذی شریف ص۲۱۹)

(ترجمہ) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: خدا کی رضامندی والدین کی رضامندی میں ہے اور اللہ کی ناراضگی والدین کی ناراضگی پر ہے۔

ایک حدیثِ قدسی میں یوں آیا ہے کہ:

مَنْ رَضِیَ عنہ وَالِدَاہُ فَاَنَا عنہ راضٍ

(ترجمہ) جس پر والدین راضی ہوں، میں بھی اس پر راضی ہوں۔

والدین کی رضاجوئی باعثِ نجات ہے

عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ مَاحَقُّ الْوَالِدَیْنِ عَلٰی وَلَدِھِمَا قَالَ ھُمَا جَنَّتُکَ وَنَارُکَ۔ (مشکوٰۃ شریف ص۴۲۱)

حضرت ابوامامہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم، اولاد پر والدین کے کیا حقوق ہیں؟ آپؐ نے فرمایا وہ دونوں تیرے لئے جنّت یا دوزخ کا ذریعہ ہیں، یعنی اگر تُو نے ان کی خدمت کی اور وہ تم پر راضی رہے تو ان کی رضا تیرے لئے جنّت کا باعث ہے۔ اگر وہ تم پر ناراض رہے تو ان کی ناراضگی تیرے لئے دوزخ کا سبب ہوگی۔ ؎

جنّت کہ رضائے مادراں ہست
زیر پائے مادراں ہست

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والدین کی طرف نظرِ رحمت سے دیکھنے کا ثواب

عن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما من ولد بار ینظر الی والدیہ نظر رحمۃ الا کتب اللہ لہ بکل نظرۃ حجۃ مبرورۃ قالوا وان نظر کل یوم مائۃ مرۃ قال نعم اللہ اکبر واطیب ۔ (مشکوٰۃ شریف ص۴۲۱)

حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ بے شک نبی اکرمؐ نے فرمایا کہ جو نیک بچہ اپنے والدین کی طرف نظرِ رحمت، شفقت سے دیکھتا ہے تو اللہ تعالےٰ اُسے ہر نظر کے بدلے حجِ مقبول کا ثواب عنایت کرتا ہے۔

صحابہؓ نے عرض کیا کہ اگر ہر روز سو مرتبہ دیکھے تو کیا اُسے سو حج کا ثواب ہوگا؟

آپؐ نے فرمایا: ہاں، اللہ پاک بہت بڑا ہے۔

والدین کی خدمت نفلی عبادت سے افضل ہے

امام عبدالوہاب شعرانیؒ نے اپنی کتاب اخلاق سلف الصالحین میں بیان کیا ہے کہ محمد بن منکدر جو اپنے زمانے کے مشہور ولی تھے رات کو تہجد پڑھنے کے لئے اُٹھتے لیکن جب والدہ پاؤں دبانے کو کہتیں تو صبح تک پاؤں دباتے رہتے اور والدہ کی خدمت کو نمازِ تہجد سے افضل شمار کرتے تھے۔

حضرت کہمش بن حسن کے متعلق ہے کہ وہ والدہ کی خدمت کیا کرتے تھے حتیٰ کہ پاخانہ خود اٹھایا کرتے تھے۔ ایک دفعہ سلیمان نے (جو اس وقت کا متمول شخص تھا) روپوں کی ایک تھیلی بطور تحفہ بھیجی اور کہلا بھیجا کہ اس رقم سے اپنی والدہ کی خدمت کے لئے ایک غلام خرید لیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہمش نے یہ کہہ کر وہ رقم واپس کر دی کہ جب میں بچہ تھا تو میری ماں نے میری خدمت کے لئے کوئی نوکر نہیں رکھا تھا۔ بلکہ انہوں نے خود میری پرورش اور خدمت کی تھی اس لئے اب میں بھی خود ہی اپنی والدہ کی خدمت کرنا چاہتا ہوں۔

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ نے ایک رات پانی طلب کیا چونکہ پانی گھر میں نہیں تھا اس لئے نہر سے پانی لینے کے لئے چلے گئے۔ جب واپس آئے تو والدہ سو چکی تھیں۔ سردی کی شب تھی۔ تمام شب پانی لے کر والدہ کے پاس کھڑے رہے اور سردی سے ہاتھ سُن ہو گئے۔

جب والدہ بیدار ہوئیں تو پھر کہا "بیٹا پانی لاؤ"

حضرت بایزید رحمۃ اللہ علیہ نے فوراً پانی کا پیالہ پیش کر دیا۔

والدہ نے خوش ہو کر دعا دی۔

حضرت بایزیدؒ نے کہا: ریاضت میں جو تلاش کرتا تھا الحمدللہ وہ آج مل گیا۔

حضرت ابوالحسن رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ دو بھائی والدہ کی خدمت کرتے اور رات کو باری باری عبادتِ الٰہی بھی بجالاتے تھے۔

ایک شب اُن میں سے ایک کہنے لگا کہ آج میری باری والدہ کی خدمت کی ہے لیکن میرا دل آج عبادتِ الٰہی کو چاہتا ہے لہٰذا آج تم میری باری میں والدہ کی خدمت کر دو تو میں عبادتِ الٰہی میں مشغول ہو جاؤں۔

دوسرا بھائی مان گیا اور والدہ کی خدمت میں مصروف ہو گیا۔

عبادت الٰہی کرنے والے بھائی نے اس اثنا میں دیکھا کہ اللہ تعالےٰ نے اس کے بھائی کو والدہ کی خدمت کے عوض بخشش دیا ہے۔

والدین کی بد دُعا کا بُرا نتیجہ : مسند احمد جلد ۶ صـ ۱۳۹ میں ہے کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جریج ولی ایک روز عبادت کر رہے تھے ان کی والدہ ملاقات کے لئے آئیں حضرت جریج ولیؒ نے کوئی خیال نہ کیا اور اپنی عبادت میں مصروف رہے۔ اسی طرح تین یوم تک آتی رہیں اور وُہ پہلے کی طرح سلوک کرتے رہے۔ آخر تیسرے روز والدہ نے خفا ہو کر بد دُعا کی کہ یا اللہ اسے اس وقت موت نہ آئے جب تک یہ کسی زانیہ کا چہرہ نہ دیکھ لیں۔ بنی اسرائیل میں ان کی عبادت کا بہت شہرہ تھا۔ ان سے ایک زانیہ نے کہا اگر کہو تو جریج کو فتنہ و آزمائش میں ڈال دوں۔ انہوں نے کہا ضرور۔ وہ عورت بن ٹھن کر حضرت جریج کے ہاں گئی لیکن انہوں نے اس کی طرف نظر اٹھا کر دیکھا تک نہیں، پھر وہ ایک چرواہے کے پاس گئی اور اس سے زنا کا حمل ہو گیا جب لڑکا پیدا ہوا تو اس نے جریج کا بتایا۔ لوگوں نے غصّہ میں آکر اس کا معبد خانہ گرا دیا اور اسے خُوب پیٹا۔ بے عزّت و ذلیل کیا۔ جریج نے کہا آخر وجہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ تم نے فلاں عورت سے زنا کیا ہے اور یہ لڑکا تیرا ہے۔

جریج نے کہا: لڑکا کہاں ہے؟

جب لڑکا حاضر کیا گیا تو جریج نے اس کے پیٹ پر انگلی لگا کر کہا:

"بتاؤ! تم کس کے بیٹے ہو اور تمہارا باپ کون ہے؟"

لڑکے نے جواب دیا: "میرا باپ فلاں چرواہا ہے"

لوگ سن کر پاؤں میں گر پڑے اور اپنے قصور و غلطی کی معافی طلب کی پھر کہنے لگے: "ہم تیرا معبد سونے کا بنا دیتے ہیں"

ولی اللہ نے کہا: "کوئی ضرورت نہیں پہلے کی طرح صرف مٹی کا کافی ہے"

دیکھئے اس ولی نے والدین کی خدمت سے نفلی عبادت کو افضل تصوّر کیا مگر اللہ تعالےٰ کو یہ چیز پسند نہ آئی۔ چنانچہ جب ماں نے بد دعا کی تو وہ قبول ہو گئی اور ولی کی بے عزّتی کا باعث بن گئی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بخاری و مسلم شریف میں حضرت انس بن مالکؓ سے مروی ہے کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں علقمہ نامی ایک سخی تھا۔ ایک مرتبہ وہ ایسا سخت بیمار ہوا کہ مرنے کے قریب ہو گیا۔ ان کی بیوی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور کہا:

"حضورؐ! میرا شوہر بیمار ہے اور یوں معلوم ہوتا ہے کہ اس کا آخری وقت ہے میں چاہتی ہوں کہ آپ ان کے حق میں دعا فرمائیں تاکہ وہ نزع کی تکلیف سے نجات پا جائیں۔"

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلالؓ، حضرت علیؓ، حضرت سلمانؓ اور حضرت عمارؓ کو حکم دیا کہ "جا کر دیکھو علقمہ کا کیا حال ہے۔"

حسبِ الحکم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ علقمہ کے پاس چلے گئے۔ کلمہ کی تلقین کی مگر علقمہ کی زبان پر کلمہ نہیں آتا تھا۔ ان حضرات کو یقین ہو گیا کہ دنیا سے رخصت کرنے والا ہے مگر زبان کلمہ کی گویائی سے قاصر و عاجز ہے تو حضرت بلالؓ کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں بھیجا کہ حضور اکرمؐ کو اس کی خبر ہو جائے۔

حضرت بلالؓ نے آپؐ سے علقمہ کا حال سنایا اور عرض کیا کہ "حضور ہم نے ہر چند چاہا کہ علقمہ کلمہ شریف پڑھیں مگر ان کی زبان سے کچھ نکلتا ہی نہیں۔"

آپؐ نے فرمایا: "کیا علقمہ کے والدین زندہ ہیں؟"

عرض کیا گیا "صرف والدہ زندہ ہے جو بہت عمر رسیدہ ہے۔"

فرمایا: "علقمہ کی والدہ کے پاس جاؤ اور انہیں میرا سلام کہو اور اگر انہیں طاقت ہو تو میرے پاس لے آؤ۔"

علقمہ کی والدہ حاضرِ خدمت ہوئی تو آپ نے فرمایا علقمہ کا معاملہ تمہارے ساتھ کیسا ہے؟

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انہوں نے کہا علقمہ بڑا نیک، عابد، صائم اور سخی ہے مگر وہ اپنی بیوی کو مجھ پر فضیلت دیتا تھا اور مجھے اس کی تابعدار بناتا تھا۔ اس وجہ سے میں اس سے بہت ناراض ہوں۔

آپؐ نے فرمایا: علقمہ کی زبان پر کلمہ نہ جاری ہونے کی وجہ والدہ کی ناراضگی ہے پھر حضرت بلالؓ کو حکم دیا: "بہت سی لکڑیاں لے کر علقمہ کو ان میں ڈال کر جلا دیا جائے"

علقمہ کی والدہ یہ سنکر بہت بے چین ہوئی اور عرض کی: "حضورؐ! میرا بیٹا میرے سامنے جلایا جائے تو میں صبر کیسے کر سکوں گی؟

آپؐ نے فرمایا: "آخرت کا عذاب اس سے بھی شدید تر ہوگا اگر تجھے یہ ناپسند ہے تو علقمہ کو معاف کر دے اور اس سے خوش ہو جا ورنہ مجھے قسم ہے اس ذاتِ باری تعالےٰ کی جس کے قبضے میں میری جان ہے کہ نہ اس کی فرضی عبادت قبول ہوگی نہ نفلی (نماز بھی قبول نہیں ہوگی)"

یہ سُنکر ضعیفہ نے کہا: "حضورؐ آپ گواہ رہیں کہ میں نے اسے معاف کر دیا اور میں اس سے راضی ہوگئی"

نبی علیہ السلام نے بلال سے فرمایا: "اَب جاکر دیکھو علقمہ کا کیسا حال ہے؟"

حضرت بلال رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں: کہ جب میں دروازے کے قریب پہنچا تو علقمہ بلند آواز سے کلمہ شریف پڑھ رہے تھے اور ان کا خاتمہ بالخیر ہوا۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علقمہ کے گھر تشریف لے گئے۔ غسل و کفن کا حکم دیا۔ بعدازاں قبرستان میں لائے۔ پھر آپؐ نے کھڑے ہو کر ارشاد فرمایا:

"اے گروہ مہاجرین و انصار، جو شخص اپنے والدین سے اپنی بیوی کو افضل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تصور کرے گا اس پر خدا کی لعنت ہے۔ اس کی فرض اور نفلی نماز قبول نہیں ہوتی ۔۔۔؟

پس معلوم ہوا کہ والدین کی خدمت فرض ہے، یاد رکھئے کہ والدین کی خدمت کرنے والا دنیا و عقبیٰ دونوں جہان میں سرخرو ہوتا ہے ؎

خدمتِ مادر پدر کن صبح و شام
تا کہ باشی در دو عالم نیکنام

مسند امام احمد میں حدیث نبوی مذکور ہے کہ ایک شخص نے کہا میں اللہ تعالیٰ کے لاشریک لہ ہونے کی اور آپؐ کی رسالت کی گواہی دیتا ہوں۔ پنج وقتہ نماز پڑھتا ہوں، اپنے مال کی زکوٰۃ دیتا ہوں، رمضان کے روزے رکھتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا جو مرتے دم تک اس پر قائم رہے گا وہ قیامت کے روز انبیاء، اصدقاء اور شہداء کے ساتھ ہوگا یہ شرط ہے کہ والدین کا نافرمان نہ ہو۔

والدین کی نافرمانی حرام ہے

وعن المغیرۃ قال قال رسول اللہؐ ان اللہ حَرَّمَ علیکم عُقُوقَ الْاُمَّھَاتِ وَوَادَ البَنَاتِ وَمَنْعًا وَھَاتِ وکَرِہَ لکُمْ قِیْلَ وَقَالَ وکَثْرَۃَ السُّوَالِ وَاِضَاعَۃَ الْمَالِ (متفق علیہ مشکوٰۃ ص۴۱۹)

ترجمہ: حضرت مغیرہؓ نے کہا رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ یقیناً اللہ نے تم پر ماؤں کی نافرمانی کرنا، لڑکیاں زندہ درگور کرنا، بخل و سوائی کرنا۔ فضول باتیں کرنا، زیادہ سوال کرنا اور مال ضائع کرنا حرام کر دیا ہے۔

ماں کے ساتھ نیکی کرنے کا صلہ

وعن عائشۃ قالت قال رسول اللہؐ دخلت الجنۃ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَسَمِعْتُ فِيهِمَا قِرَاءَةً فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا؟ قَالُوا حَارِفَةُ بْنُ النُّعْمَانِ كَذٰلِكُمُ الْبِرُّ كَذٰلِكَ الْبِرُّ وَكَانَ أَبَرَّ النَّاسِ بِأُمِّهِ (رواہ فی شرح السنۃ والبیہقی فی شعب الایمان مشکوٰۃ ص۴۱۹)

ماں کے حکم سے بیوی کو طلاق دینا

وعن ابی الدرداء ان رجلا اتاہ فقال ان لی امرأۃ وان امی تامرنی بطلاقہا فقال لہ ابوالدرداء سمعت رسول اللہ ﷺ یقول الوالد اوسط ابواب الجنۃ فان شئت فاضع ذٰلک الباب او ضیعہ۔ (رواہ الترمذی وابن ماجہ مشکوٰۃ ص۴۲۰)

حضرت ابوالدرداء کے پاس ایک مرد نے آکر کہا مجھے میری والدہ میری بیوی کو طلاق دینے کو کہتی ہے، حضرت ابوالدرداء نے کہا میں نے رسول اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ والد جنّت کے دروازوں میں سے درمیانی دروازہ ہے سو چاہے اس کی حفاظت کر چاہے ضائع کر۔ آپ کا مقصد تھا کہ جنّت کے آٹھ دروازے ہیں، داخلے کے لحاظ سے درمیانی دروازہ بہتر ہے۔ اس دروازے سے داخل ہونے کا سبب والد کے حقوق کی حفاظت کرنا ہے۔ والد سے مراد جنس ہے یا جب والد کا حکم یہ ہے سو والدہ کا حکم اس سے بھی قوی ہے اور اعتبار کے لحاظ سے بہتر ہے۔

عاق جنّت میں داخل نہیں ہوگا

وعن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ ﷺ لا یدخل الجنۃ منان ولا عاق ولا مدمن خمر (رواہ النسائی والدارمی مشکوٰۃ ص۴۲۰)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ : حضرت عبداللہ بن عمرو نے کہا رسول اکرمؐ نے فرمایا احسان جتلانے والا، والدین کا نافرمان اور شرابی جنّت میں داخل نہیں ہوگا۔

خالہ کا حق

وعن ابن عمران رجلا اتی النبیؐ فقال یارسول اللہؐ اِنِّی اَصَبْتُ ذَنْبًا عَظِیْمًا فَهَلْ لِی مِنْ تَوْبَةٍ قال هَلْ لَكَ مِنْ اُمٍّ ؟ قال لَا قَال وَهَلْ لَكَ مِنْ خَالَةٍ ؟ قال نعم قال فَبِرَّهَا (رواہ الترمذی مشکوٰۃ ص۴۲۱)

ترجمہ : ابن عمر سے مروی ہے کہ ایک مرد نے نبی اکرم کے پاس آکر کہا۔ اے اللہ کے رسول! میں نے ایک بڑا گناہ کیا ہے کیا میری توبہ قبول ہو سکتی ہے۔ آپؐ فرمایا کیا تیری ماں ہے؟ اس نے کہا نہیں، فرمایا کیا خالہ ہے اس نے کہا ہاں آپ نے فرمایا اس کے ساتھ نیکی کر۔

باپ کے حکم سے طلاق دینا

وعن ابن عمر قال کانت تَحْتِیْ اِمْرَاَةٌ اُحِبُّهَا وکان عمر یَکْرَهُهَا فقال لِی طَلِّقْهَا وَ اَبَیْتُ فَاَتٰی عمر رسول اللہؐ فَذَکَرَ ذٰلِكَ له فقال لِی رسول اللہؐ طَلِّقْهَا (رواہ الترمذی وابوداؤد مشکوٰۃ ص۲۷۱)

ترجمہ : حضرت ابن عمر نے فرمایا میرے پاس ایک عورت تھی جو مجھے بہت پیاری تھی، اور حضرت عمر (میرے والد) اسے مکروہ جانتے تھے، اس لئے حضرت عمر نے کہا اسے طلاق دیدے، میں نے طلاق دینے سے انکار کر دیا۔ ہم نے رسول اکرمؐ کے پاس آکر یہ معاملہ ذکر کیا۔ آپؐ نے مجھے طلاق کا حکم دیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ مَنْ اَصْبَحَ مُطِیْعًا لِلّٰہِ فِی وَالِدَیْہِ اَصْبَحَ لَہ۔ بابان مَفْتُوحَانِ مِن الْجَنَّۃِ وَاِنْ کَانَ وَاحِدٌ فَوَاحِدٌ وَمَنْ اَصْبَحَ عَاصِیًا لِلّٰہِ فِیْ وَالِدَیْہِ اَصْبَحَ لَہ بابانِ مفتوحانِ من النار وَاِنْ کَانَ وَاحِدٌ فَوَاحِدٌ قال رجل وان ظلماہ قال وَاِنْ ظَلَمَاہُ وَاِنْ ظَلَمَاہُ وَاِنْ ظَلَمَاہُ۔

(مشکوٰۃ ص ۴۲۱)

حضرت ابن عباسؓ نے کہا رسول اکرمؐ نے فرمایا جو شخص والدین کی اطاعت کرتے ہوئے صبح کرتا ہے اس کے لئے دو دروازے جنت کے کھل جاتے ہیں اگر ایک ہے تو ایک دروازہ کھل جاتا ہے جو شخص والدین کی نافرمانی کرتے ہوئے صبح کرتا ہے اس کے لئے دوزخ کے دو دروازے کھل جاتے ہیں۔ اگر ایک کی نافرمانی کی ہے تو ایک دروازہ کھل جاتا ہے۔

اطاعتِ والدین کی برکت

(۱) صاحب معالم التنزیل نے بیان کیا ہے کہ بنی اسرائیل میں سے ایک صالح عابد تھا اس کا ایک ہی فرزند تھا اس نے ایک بچھڑی پال رکھی تھی ایک روز بچھڑی لے کر جنگل کی طرف گیا اور دعا کی اے مولیٰ یہ بچھڑی میں تیرے سپرد کر کے چھوڑے جا رہا ہوں۔ جب میرا بیٹا جوان ہو جائے یہ اسے پہنچا دینا۔ وہ صالح مرد فوت ہو گیا، بچھڑی جنگل میں جوان ہو گئی جب کسی شخص کو دیکھتی تو اسے دیکھ کر دوڑ جاتی اور اس کے پاس نہ آتی۔ جب صالح شخص کا بیٹا جوان ہوا تو اپنی والدہ کی خدمت، عبادت الٰہی اور کاروبار کرنے لگا، رات کا ایک حصہ نماز میں گذار دیتا، ایک حصہ ماں کی خدمت میں اور ایک حصہ آرام کرتا، دن کے وقت لکڑیاں لا کر فروخت کر کے اس کی قیمت کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تین حصے کرتا، ایک حصہ خود کھاتا، ایک حصہ ماں کو دیتا اور ایک حصہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کر دیتا۔ ایک روز ماں نے کہا بیٹا فلاں جنگل میں تیرے والد نے ایک بھیڑی چھوڑی ہے، اس جنگل میں جاکر آواز دینا کہ اے ابراھیم، اسماعیل اور اسحاق علیہم السلام کے مولیٰ وہ بھیڑی مجھے پہنچا جو میرا والد اس جنگل میں چھوڑ گیا تھا وہ بھیڑی جب حاضر ہو تو اسے گردن سے پکڑ کر لانے گا۔ وہ ماں کے کہنے کے مطابق جنگل کی طرف گیا اور جاکر آواز دی وہ بھیڑی حاضر ہوگئی وہ اسے گردن سے پکڑ کر لے چلا، بھیڑی نے کہا مجھ پر سوار ہو جائیے، لڑکے نے جواب دیا کہ چونکہ میری والدہ نے گردن سے پکڑنے کا حکم دیا ہے اس لئے سواری نہیں کروں گا، بھیڑی نے کہا اگر آپ سوار ہو جاتے تو میں آپ کے قابو میں نہ آتی۔ اب اگر پہاڑ پر چڑھ جانے کو کہو تو انکار نہیں۔ لڑکا اسے والدہ کے پاس لے کر آگیا، ماں نے کہا بیٹا تم اینڈ صن اکٹھا کرتے کرتے تھک گئے ہو، جاؤ اسے تین دینار کے عوض جاکر فروخت کر آؤ، جب فروخت کرنے لگو تو مجھ سے دوبارہ آ کر اجازت ضرور لے لینا۔ لڑکا گائے لے کر فروخت کرنے کے لئے جا رہا تھا کہ ایک فرشتہ انسانی شکل میں آکر گائے کا مشتری بنا اور فرشتے نے قیمت پوچھی تو لڑکے نے تین دینار قیمت بتائی، فرشتے نے کہا یہ لو تین دینار مگر والدہ سے پوچھنے نہ جانا۔ لڑکے نے کہا اگر آپ اس کے مجھے چھ دینار دیں تب بھی ماں کی اجازت کے بغیر فروخت نہیں کروں گا۔ وہ لڑکا والدہ سے اجازت لینے کے لئے گیا تو والدہ نے کہا اسے چھ دینار میں فروخت کرنا لیکن مجھ سے دوبارہ پوچھیے گا۔ لڑکا واپس آیا تو فرشتے نے کہا یہ لو چھ دینار مگر والدہ سے نہ پوچھنے جائیے گا۔ لڑکے نے چھ دینار لینے سے انکار کیا اور پھر والدہ کے پاس آیا اور گفتہ بات سنائی والدہ نے کہا بیٹا وہ اللہ تعالیٰ کا بھیجا ہوا فرشتہ ہے اسے جاکر بیچنے کے متعلق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پوچھیے کہ ہم اسے کب فروخت کریں، اگر وہ بیچنے کی اجازت دیدیں تو بیچ دینا ورنہ نہ فروخت کرنا۔ لڑکے نے واپس آکر فرشتے سے بیچنے کے متعلق پوچھا تو فرشتے نے کہا اپنی والدہ سے کہنا کہ اسے فی الحال فروخت نہ کرے۔ کیونکہ اس گائے کو حضرت موسیٰ علیہ السلام ایک مقتول کے سلسلے میں خریدیں گے، ان سے اس کی کھال بھروا کر دینار لینا۔

(سالم التنزیل جلد ۱ صـ ۵۹، خازن جلد ۱ صـ ۶۰)

نتیجہ: دیکھیے والدہ کی خدمت اور اطاعت سے کتنے منافع حاصل ہوئے کہ گائے تابع ہوئی، ملک الٰہی سے باتیں کرنے کا موقع نصیب ہوا، عزت اور مال کثیر ہاتھ آیا۔

(۲) بخاری و مسلم میں مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تین شخص ایک راستے میں جا رہے تھے، اچانک بارش برسنے لگی۔ ایک غار میں بیٹھ گئے اوپر سے ایک بڑا بھاری پتھر گرا اور غار کے منہ پر آکر لگ گیا، آپس میں کہنے لگے یہاں سے رہائی مشکل معلوم ہوتی ہے مگر اپنا اپنا وہ عمل یاد کر کے اللہ تعالیٰ سے دعا کرو جو آپ نے خالص اللہ تعالیٰ کے واسطے کیا ہے۔ ان میں سے ایک نے اپنا عمل یاد کر کے کہا اللھم کان لی والدان شیخان کبیران ولی صبیۃ صغار کنت ارعی علیھم فاذا رحت علیھم فحلبت بدأت بوالدی اسقیھما قبل ولدی وانہ قد نای بی الشجر فما اتیت حتی امسیت فوجدتھما قد ناما فحلبت کما کنت احلب فجئت بالحلاب فقمت عند رؤسھما اکرہ ان اوقظھما واکرہ ان ابدأ بالصبیۃ قبلھما والصبیۃ یتضاغون عند قدمی فلم یزل ذالک دابی

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَدَابِهُمْ حتی طلع الفجر فان کنت تعلم انی فعلت ذلک ابتغاء وجهک فافرج لنا فرجة نری منها السماء ففرج اللّٰهُ لهم حتی یرون السماء۔ (مشکوٰۃ ص۴۲۱)

ترجمہ: اے اللہ میرے والدین بزرگ بوڑھے تھے اور چھوٹے چھوٹے بچے بھی تھے، میں بکریاں چرایا کرتا تھا۔ جب واپس آتا تھا تو دودھ دھو کر اپنے بچوں کو پلانے سے قبل والدین کو پلایا کرتا تھا۔ ایک روز میں دور چلا گیا اور شام کے وقت واپس آیا تو دیکھا کہ وہ سو چکے ہیں، میں نے دودھ دھویا جیسے دھویا کرتا تھا پھر دودھ لے کر والدین کے سرہانے کھڑا رہا ان کو بیدار کرنا مکروہ جانتا تھا اور بچوں کو پہلے پلانا مکروہ جانتا تھا۔ بچے میرے قدموں میں روتے رہے میں انتظار کرتا رہا اور وہ سوتے رہے حتیٰ کہ فجر ہوگئی۔ آپ کو علم ہے کہ اگر میں نے یہ عمل محض آپ کی رضا کے لئے کیا تھا تو غار کا منہ اتنا کھول دے جس سے ہم آسمان دیکھ سکیں، اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے غار کا منہ تھوڑا سا کھول دیا حتیٰ کہ وہ آسمان دیکھنے لگے۔ نتیجہ معلوم ہوا کہ نیک اعمال خاص کر والدین کی خدمت سے بڑی بڑی آفتیں ٹل جاتی ہیں۔

(۳) عن عمر بن الخطابؓ ان رسول اللّٰهِ قال ان رجلا یاتیکم من الیمن یقال له اویس لا یدع بالیمن غیر اما له وکان به بیاض فدعا اللّٰهَ فاذهبه الا موضع الدینار او الدرهم فمن لقیه منکم فلیستغفر لکم۔ (مشکوٰۃ ص۵۸۲)

ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب روایت کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ نے فرمایا کہ ایک مرد تمہارے پاس یمن سے آئے گا اسے اویس کہا جاتا ہے وہ یمن چھوڑ کر تمہارے پاس اس لئے نہیں آتا کہ وہاں اس کی بوڑھی والدہ ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ اس کی خدمت کرتا ہے۔ اسے برص کا مرض تھا اس نے دعا کی اللہ تعالیٰ نے اسے شفاء دیدی صرف دینار یا درہم کے برابر نشان باقی ہے جو کوئی آپ میں سے اُسے ملے چاہیئے کہ اس سے دعا کرائے۔

اس سے یہ نہ سمجھ لینا چاہیے کہ حضرت اویسؓ کی شان حضرت عمرؓ سے زیادہ ہے بلکہ محض حضرت عمرؓ کو والدہ کی شان بتائی گئی ہے۔

(۴) دوسرے خلیفہ حضرت عمرؓ کا عہد تھا، اس دور میں ایک نابینا صحابی حضرت امیہ بھی تھے۔ حضرت امیہؓ کا صرف ایک بیٹا تھا جس کا نام تھا "کلاب" جو شخص آنکھوں سے محروم ہو وہ دوسروں کا محتاج ہو کر رہ جاتا ہے۔ حضرت امیہؓ بھی محتاج تھے مگر ان کی خوش قسمتی یہ تھی کہ ان کا بیٹا کلاب ان کا پُورا پُورا خیال رکھتا تھا اور انہیں کسی قسم کی تکلیف نہیں ہونے دیتا تھا۔ وہ صبح جلدی اٹھتا ان کو وضو کراتا۔ انہیں جانماز پہ لیجاتا، پھر ناشتہ کراتا۔ باہر جانے کی ضرورت ہوتی تو وہ انہیں اپنے ساتھ باہر لے جاتا، اپنے ہاتھ سے ان کے کپڑے دھوتا ان کا بستر بچھاتا۔ غرض کوئی کام ایسا نہیں تھا جس میں وہ اپنے باپ کی مدد نہیں کرتا تھا۔ بیٹے کی اس فرمانبرداری پر حضرت امیہؓ بہت خوش تھے اور اکثر ان کے حق میں دعا کرتے تھے۔ ایک بار یوں ہُوا کہ مسلمانوں اور کفار میں جنگ چھڑ گئی اور یہ جنگ مدینے سے کافی فاصلے پر تھی، اس میں جو مسلمان شامل ہوئے ان میں کلاب بھی تھا۔ بیٹے کے چلے جانے پر باپ کو بہت تکلیف ہونے لگی کیونکہ سوائے بیٹے کے ان کی دیکھ بھال کرنے والا کوئی بھی نہیں تھا۔ چند روز تو وہ خاموش رہے۔ اس کے بعد حضرت عمرؓ کی خدمت میں حاضر ہو کر بولے:

"امیرالمومنین! کلاب جنگ میں چلا گیا ہے اس کے جانے سے مجھے بڑی تکلیف ہو رہی ہے"۔ حضرت عمرؓ نے ان کی بات سنی تو فرمایا "کیا بیٹے کے علاوہ تمہارا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوئی مددگار نہیں"۔ حضرت امیہؓ نے جواب دیا "جی نہیں کوئی بھی نہیں!" حضرت عمرؓ نے اسی وقت اپنے سپہ سالار کو حکم بھجوایا کہ کلاب کو واپس بھیج دیا جائے اور حضرت امیہؓ سے کہا کہ آپ اپنے گھر چلے جائیں۔ میں آپ کے لئے بندوبست کئے دیتا ہوں۔" حضرت امیہؓ اپنے گھر چلے گئے۔ جس وقت کلاب جنگ سے واپس آیا تو حضرت عمرؓ مسجد نبوی میں بیٹھے تھے وہ وہیں پہنچ گیا اور بولا: "امیرالمومنین! آپ نے مجھے واپس کیوں بلا لیا؟" آپ نے فرمایا۔ بیٹا! بات یہ ہے کہ تمہارے والد صاحب کو بڑی تکلیف ہے۔ خبر نہیں تم ان کی کس طرح خدمت کرتے ہو کہ وہ تمہارے جانے سے پریشان ہو گئے ہیں۔ کلاب نے جواب دیا: جس طرح ایک بیٹے کو باپ کی خدمت کرنی چاہیئے۔ آپ بولے "ذرا ہمارے سامنے بھی تو خدمت کر کے دکھاؤ۔" اس پر کلاب اٹھے۔ انہوں نے اونٹنی کے تھن دھوئے دودھ دوہا۔ پھر دودھ والے برتن کے اوپر کپڑا ڈالا اور برتن اٹھا کر مسجد میں آ گئے۔ اس وقت تک حضرت امیہؓ بھی وہاں تشریف لے آئے۔ حضرت عمرؓ نے انہیں ایک طرف بٹھا دیا اور کلاب سے کہا کہ وہ خاموش رہے اور کوئی بات منہ سے نکالے بغیر دودھ کا پیالہ باپ کے سامنے پیش کر دے۔ کلاب نے حضرت عمرؓ کے حکم کے مطابق چپ چاپ دودھ کا پیالہ باپ کے حوالے کر دیا۔ جب حضرت امیہؓ نے دودھ پی لیا تو حضرت عمرؓ نے پوچھا "یہ بتایئے! دودھ کا پیالہ آپ کو کس نے دیا؟" حضرت امیہؓ بولے! "امیرالمومنین! پتا نہیں کیا بات ہے اس دودھ میں سے مجھے اپنے بیٹے کلاب کی خوشبو آئی تھی!" حضرت عمرؓ بولے "یہ دودھ آپ کو آپ کے بیٹے ہی نے پلایا ہے" اس کے بعد آپ کلاب سے مخاطب ہو کر کہنے لگے: "دیکھو بیٹا! تم گھر میں رہ کر اپنے باپ کی خدمت کرو تمہارا جہاد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہی ہے" اور کلاب پھر پہلے کی طرح باپ کی خدمت کرنے لگا۔
(مسند امام احمد جلد ۶ ص ۴۴۳)

⑤ بِرُّ الوالدین یَزِیْدُ فِی العمر والکذب یَنْقُصُ الرزق والدعاء یرد القضاء رواہ الاصبہانی فی اسلامی خطبات جلد ۲ ص

والدین کی وفات کے بعد ان کے حقوق

عن ابی اسید الساعدی قال بینما نحن عند رسول اللہ ﷺ اذ جاءہ رجل من بنی سلمۃ فقال یا رسول اللہ ھل بقی من بِرِّ ابوی شئ ابرھما بعد موتھما قال نعم الصلوۃ علیھما والاستغفار لھما والفاذ وعدھما وصلۃ الرحم التی لا توصل الا بھما واکرام صدیقھما (مشکوۃ باب الصبر والصلۃ ص ۴۲۱)

ترجمہ: حضرت ابو اسید ساعدیؓ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اچانک بنی سلمہ قبیلے میں سے ایک مرد آیا، اس نے کہا اے اللہ کے رسولؐ کیا کوئی چیز والدین کے حقوق میں سے ان کی وفات کے بعد باقی ہے کہ میں ان پر نیکی کروں، آپؐ نے فرمایا، ہاں، ان کے لئے دُعا کرنا، استغفار کرنا، ان کے وعدے پورے کرنا، ان کے رشتہ داروں سے صلہ رحمی کرنا، ان کے احباب کی عزت کرنا۔

قبر کی زیارت کرنا

وعن محمد بن النعمان یرفع الحدیث الی النبیؐ قال من زار قبر والدیہ او احدھما فی کل جمعۃ غفر لہ وکتب بَرًّا
(رواہ البیہقی فی شعب الایمان مرسلا مشکوۃ باب زیارۃ القبور ص ۱۵۴)

ترجمہ: محمد بن نعمان سے مرفوعاً مروی ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا جو شخص اپنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والدین یا ان میں سے ایک کی قبر کی زیارت جمعہ والے روز کرتا ہے اُسے بخش دیا جاتا ہے وُہ فرمانبردار لکھا جاتا ہے۔

من زار قبر والدیہ او احدھما یوم الجمعۃ فقرأ عندہ یٰسٓ غفر لہ۔ (مسند احمد جلد ۶ صفحہ ۴۳۹)

رسول اکرمؐ نے فرمایا جو شخص جمعے والے روز اپنے والدین یا ان میں سے ایک کی قبر کی زیارت کرتا ہے۔ پھر اس کے پاس سورۃ یٰسٓ پڑھتا ہے۔ اسے بخش دیا جاتا ہے۔

والدین کے لئے دُعا کرنا:

والدین کے لئے ہر نماز کے بعد یہ دُعا کرنی چاہیئے (۱) رب اجعلنی مقیم الصلوٰۃ ومن ذریتی ربنا وتقبل دعاء ربنی اغفرلی ولوالدی وللمؤمنین یوم یقوم الحساب (۲) رب ارحمھما کما ربیانی صغیرًا۔

اس دعا کرنے کا فائدہ یہ ہوگا کہ اگر خدانخواستہ والدین ناراض ہو کر فوت ہو گئے ہیں تو اللہ تعالےٰ ہمیشہ دعا کرنے کی وجہ سے معاف کر دیتا ہے۔ چنانچہ عن انس قال قال النبیؐ ان العبد لیموت والداہ او احدھما وانہ لھما لعاق فلا یزال یدعو لھما ویستغفر لھما حتی یکتبہ اللہ بارًا

(مشکوۃ باب الصلۃ وارحمۃ علی الخلق صفحہ ۴۲۱)

ترجمہ: حضرت انسؓ نے کہا رسول اکرمؐ نے فرمایا بندے کے والدین یا ان میں سے ایک فوت ہو جاتا ہے، حالانکہ یہ ان کا نافرمان تھا، پھر ان کے لئے دعا اور استغفار کرتا رہتا ہے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اس کو نیک لکھ دیتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دُوسرا باب

حقُوقِ اُستاد

حقوق العباد میں سب سے مقدّم والدین کے حقوق ہیں۔ ان کے بعد حقوقِ اُستاد ہیں۔ جن کا ادا کرنا اسی طرح فرض ہے جس طرح والدین کے حقوق کا۔ کیونکہ اُستاد رُوحانی باپ ہے۔ اگر والدین بچّوں کو پالتے پوستے ہیں تو اُستاد اپنے شاگردوں کو زیورِ تعلیم سے آراستہ و پیراستہ کرکے انہیں خیر و شر سے آگاہ، بُرائی اور بھلائی سے واقف۔ حق و باطل۔ سچ اور جھوٹ سے باخبر کرتا ہے۔ قولی و فعلی عبادات سکھا کر انسان کو اللہ تعالیٰ سے روشناس اور واقف کراتا ہے۔ فطری احوال اور کوائف کا مطالعہ کرا کے اُن کے دل و دماغ کو روشن کرتا ہے۔ جسم، روح دل و دماغ اور ضمیر کو اعلیٰ اور ارفع درجات تک ترقی دیتا ہے۔ خود غرضی اور خود پرستی جیسی مذموم اوصاف سے پاک اور صاف کرکے منکسر المزاج، راستباز خود دار، دوسروں کا ہمدرد اور غمخوار، وفا شعار، ہر دلعزیز۔ صابر، قانع، حلیم اور بُردبار بناتا ہے۔

دل و دماغ میں آزادی و حریت کے خیالات پیدا کرتا ہے۔ اشیاء کی ماہیّت اور اصلیت کا بہ نظرِ عمیق مطالعہ کرا کے نتائج اخذ کرتا ہے۔ گفتگو کے کھانے پینے کے، اٹھنے بیٹھنے کے آداب سکھاتا ہے۔ الغرض انسان کو ہر لحاظ سے مکمل انسان بنا دیتا ہے۔ اِسی لیے قرآن کریم اور حدیث پاک میں استاد کی بڑی فضیلت اور بزرگی بیان کی گئی ہے اور صلحاء امت نے جس سے حکمت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

د موعظت کی ایک بات بھی پڑھی یا سنی ہے اُسے تشکر سے یاد کیا ہے۔

استاد کی فضیلت قرآن میں

قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمٰٓؤُا پ ۲۲ ع ۱۶

ترجمہ: یعنی سب انسان ڈرتے ہیں، اللہ سے ڈرنا عقلمندوں کا کام ہے اور وہ علماء اور اساتذہ ہیں۔

قُلْ ھَلْ یَسْتَوِی الَّذِیْنَ یَعْلَمُوْنَ وَالَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ ۭ پ ۲۳ رکوع ۲

اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہہ دیجئے کہ عالم میں اور جو لوگ جاہل ہیں کیا برابر ہو سکتے ہیں۔

یَرْفَعِ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَالَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ۔ پ ۲۸ رکوع ۲

(اللہ تعالیٰ تم میں سے مومنین اور اہلِ علم کے درجات بلند کرتا ہے)

استاد کی فضیلت حدیثِ نبویؐ میں

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِمَجْلِسَیْنِ فِیْ مَسْجِدِہٖ فَقَالَ کِلَا ھُمَا عَلٰی خَیْرٍ وَّ اَحَدُ ھُمَا اَفْضَلُ مِنْ صَاحِبِہٖ۔ اَمَّا ھٰٓؤُلَاءِ فَیَدْعُوْنَ اللّٰہَ وَیَرْغَبُوْنَ اِلَیْہِ فَاِنْ شَاءَ اَعْطَاھُمْ وَاِنْ شَاءَ مَنَعَھُمْ وَ اَمَّا ھٰٓؤُلَاءِ فَیَتَعَلَّمُوْنَ الْفِقْہَ اَوِ الْعِلْمَ وَیُعَلِّمُوْنَ الْجَاھِلَ فَھُمْ اَفْضَلُ وَاِنَّمَا بُعِثْتُ مُعَلِّمًا ثُمَّ جَلَسَ فِیْھِمْ۔ (مشکوٰۃ شریف ص ۳۶)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دو جماعتوں کے پاس سے گزرے جو مسجد نبوی میں بیٹھی ہوئی تھیں۔ آپ نے فرمایا دونوں اچھا کام کر رہی ہیں اور ان میں سے ایک دوسری جماعت سے افضل ہے یہ اللہ تعالیٰ سے طلب کرتے ہیں اور ان کی طرف رغبت کرتے ہیں۔ سو اگر چاہے تو اللہ ان کو ان کے سوالات کے عوض کچھ دے اگر چاہے تو نہ دے۔ اور یہ جماعت فقہ و علم حاصل کر کے جہلاء کو تعلیم دیتے ہیں۔ اور یہ افضل ہیں۔ یقیناً میں معلّم و استاد بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ پھر آپؐ تعلیم و تعلّم والوں میں بیٹھ گئے۔

عَنْ عَوْنٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍؓ حَرِيْصَانِ لَا يَشْبَعَانِ صَاحِبُ الْعِلْمِ وَصَاحِبُ الدُّنْيَا وَلَا يَسْتَوِيَانِ اَمَّا صَاحِبُ الْعِلْمِ فَيَزْدَادُ رِضًى لِلرَّحْمٰنِ وَاَمَّا صَاحِبُ الدُّنْيَا فَيَزْدَادُ فِي الطُّغْيَانِ ثُمَّ قَرَاءَ كَلَّآ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَيَطْغٰٓى "اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰى (مشکوٰۃ شریف)

ترجمہ: حضرت عونؒ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ دو حریص سیر نہیں ہوتے۔ پہلا صاحب علم اور دوسرا صاحب مال۔ اور یہ دونوں شخص برابر نہیں۔ صاحب علم رحمٰن کی رضا زیادہ حاصل کر لیتا ہے اور صاحب دنیا زیادہ سرکش ہو جاتا ہے۔

پھر حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے تصدیق کے لئے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ "كَلَّآ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَيَطْغٰٓى اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰى" (ترجمہ: یقیناً انسان سرکش ہو جاتا ہے جب اپنے آپ کو مالدار دیکھتا ہے)

عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ ذُكِرَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ رَجُلَانِ اَحَدُهُمَا عَابِدٌ وَالْاٰخَرُ عَالِمٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِيْ عَلٰى اَدْنَاكُمْ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَمَلٰٓئِكَتَهٗ وَاَهْلُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ حَتَّى النَّمْلَةَ فِيْ جُحْرِهَا وَحَتَّى الْحُوْتَ لَيُصَلُّوْنَ عَلٰى مُعَلِّمِ النَّاسِ الْخَيْرَ۔ (مشکوٰۃ شریف ص۳۴)

ترجمہ: حضرت ابوامامہ باہلیؓ نے فرمایا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس دو مردوں کا ذکر کیا گیا ایک ان میں عابد تھا اور دوسرا عالم۔ پھر رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ عالم کو عابد پر اسی طرح بزرگی حاصل ہے جس طرح مجھے فضیلت حاصل ہے تم میں سے ادنیٰ پر۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالےٰ اس کے فرشتے، تمام اہل آسمان اور تمام اہل زمین حتیٰ کہ چیونٹی اپنے بل میں اور مچھلی، لوگوں کو بھلائی سکھانے والے کے لئے دعائے خیر کرتے ہیں۔

اُستاد صحابہ کرامؓ کی نگاہ میں

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بحیثیت استاذ بڑی توقیر و تعظیم اور بے حد عزت و احترام کیا کرتے تھے۔ حتیٰ کہ آپ کے پاس بلند آواز سے بات تک نہیں کرتے تھے۔ ایک شخص اقرع بن حابس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بلند آواز سے پکارا۔ اللہ تعالےٰ نے اسی وقت یہ آیت نازل فرمادی۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يُنَادُوْنَكَ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ وَلَوْ اَنَّهُمْ صَبَرُوْا حَتّٰى تَخْرُجَ اِلَيْهِمْ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ پ۲۶

ترجمہ: یقیناً جو لوگ آپ کو دیوار کے باہر سے پکارتے ہیں ان میں اکثر عقل نہیں رکھتے اور اگر وہ صبر کرتے جب تک آپؐ ان کی طرف نکلتے تو ان کے لئے بہتر ہوتا اور اللہ بخشش کرنے والا مہربان ہے۔

اور ساتھ ہی حکم نازل فرمایا کہ لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صَوتِ النَّبِیِّ۔ پ ۲۶

ترجمہ (نبی اکرمؐ کی آواز سے تم اپنی آوازیں بلند مت کرو)

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا :

اَبُوكَ ثَلَاثَةٌ مَنْ وَلَدَكَ وَمَنْ عَلَّمَكَ وَمَنْ زَوَّجَكَ وَخَيْرُ الْآبَاءِ مَنْ عَلَّمَكَ۔

ترجمہ : تمہارے تین باپ ہیں والد۔ استاد اور خسر اور ان میں افضل استاد ہے۔

حضرت علیؓ ہی کا قول ہے :

مَنْ عَلَّمَنِي حَرْفًا فَقَدْ صَيَّرَنِي عَبْدًا۔

ترجمہ : (جس نے مجھے ایک حرف بھی پڑھا دیا اس نے مجھے اپنا غلام بنا لیا)

اُستاد کا اِحترام صُلحاءؒ کے نزدیک :

حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک کیچڑ سے بھرے ہوئے لڑکے کو محض اس لئے اٹھا کر گلے سے لگایا کہ وہ استاد کا فرزند ارجمند تھا۔ حضرت امام ابوحنیفہؒ فرماتے ہیں کہ جب تک میرے استاد حمادؒ زندہ رہے میں نے کبھی ان کے مکان کی طرف پاؤں نہیں پھیلائے۔

خلیفۂ وقت، اپنے استاد فخرالدین رازی رحمۃ اللہ علیہ کی تعظیم کرتا تھا اور کہتا تھا کہ مجھے یہ مرتبہ استاد کی خدمت سے ملا ہے۔

ہارون الرشید خلیفہ عباسی یہ دیکھ کر ناراض ہوا کہ میرے بچوں کا استاد خود وضو کرتا ہے اور بچے پاس بیٹھے ہیں۔ کہنے لگا حضرت یہ بچے کیا ادب سیکھیں گے جب کہ یہ آپ کے پاؤں نہیں دھوتے۔ استاد نے فرمایا آپ نے درست کہا۔ مگر شرعاً وضو حتی المقدور خود کرنا چاہیئے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت ذوالنون مصری ایک ضعیفہ کا نام بڑی تعظیم و تکریم اور عزت و احترام سے لیا کرتے تھے۔ یہ وہ ضعیفہ تھی جو آپ کو ایک سفر میں ملی تھی اور اس ضعیفہ نے آپ سے پوچھا کہ آپ کون اور کہاں کے رہنے والے ہیں۔ آپ نے کہا میں ایک مسافر ہوں۔ ضعیفہ نے کہا کہ اللہ تعالےٰ کے ہوتے ہوئے بھی کوئی غریب و مسافر اور بے گھر ہو سکتا ہے؟ اس کے بعد حضرت ذوالنون مصری اس ضعیفہ کا بڑا احترام کرتے تھے۔

حضرت سہیل تستری رحمۃ اللہ علیہ کہا کرتے تھے جب تک استاد زندہ ہو شاگرد کو ادب سے رہ کر خاموشی اختیار کرنی چاہیئے۔

جن ایام میں حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ مالٹا میں اسیر فرنگ تھے۔ مولانا حسین احمد مدنیؒ بھی آپ کے ساتھ مقید تھے۔ شیخ الہندؒ کو ایک مرض کے باعث سردی کے موسم میں سخت تکلیف و اذیت ہو جاتی۔ سرد پانی سے وضو کرتے تو تکلیف میں اضافہ ہو جاتا۔ حضرت مدنیؒ پانی کا ایک لوٹا پیٹ سے لگا کر تمام رات لحاف اوڑھے لیتے رہتے اور رات بھر جسم کی حرارت سے نیم گرم شدہ پانی صبح استاد کے وضو کے لئے پیش کر دیتے۔ عرصہ تک یہ سلسلہ جاری رہا اور استاد محترم کو اس کی خبر تک نہ ہونے دی۔ اللہ اللہ کیسا اچھا وقت تھا کہ استاد کے ہر حکم کی تعمیل جان و دل سے ہوتی اور اس کا ادب و احترام ہر وقت مدنظر رکھا جاتا تھا۔ اور اب؟ .....

شاہ اسمٰعیل شہیدؒ اپنے شیخ احمد شہیدؒ کی معیت میں حج کرنے کے بعد جب واپس آتے تو لکھنؤ میں اطلاع ملی کہ حضرت شاہ عبدالعزیزؒ انتقال فرما گئے ہیں۔ شاہ عبدالعزیزؒ، سیّد احمد شہیدؒ کے شیخ تھے۔ سیّد احمد شہیدؒ حضرت شاہ صاحب کے عاشق تھے۔ یہ خبر سُن کر سیّد احمد شہیدؒ سخت بے قرار ہوئے

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور شاہ اسمٰعیل شہیدؒ سے کہا کہ فوراً دہلی جاؤ اور معلوم کر کے آؤ کہ کیا واقعی میرے استاد شیخ دنیا سے رخصت ہو گئے ہیں اور اسماعیل شہیدؒ کو اپنا ذاتی گھوڑا دیا۔ حضرت شاہ صاحب تمام راستہ گھوڑے کی باگیں تھامے ہوئے پیدل چلتے رہے، لیکن گھوڑے کی زین پر بیٹھنے کی ہمت نہ ہوئی جس پر ان کے شیخ بیٹھتے تھے۔ آپ نے دیکھا کہ حضرت شاہ صاحب کس قدر با ادب آدمی تھے کہ اس زین پر بیٹھنا بھی سوئے ادب سمجھا جس پر ان کے شیخ بیٹھتے تھے (ارواح ثلاثہ)

سید احمدؒ کی موجودگی میں شاہ اسماعیل شہید تقریر نہ کرتے تھے، خاموش بیٹھے رہتے کہ میرے شیخ بیٹھے ہیں ان کی موجودگی میں کیا کہوں (ارواح ثلاثہ)

حضرت مجدد الف ثانیؒ کے متعلق ہے کہ خواجہ باقی باللہ کے صاحبزادوں کو خط لکھتے ہیں "ایں فقیر از سر تا پا غرق احسان ہائے والد شما است" یہ فقیر سر سے پاؤں تک آپ کے والد کے احسانات میں ڈوبا ہوا ہے۔

ایک دیگر خط میں تحریر کرتے ہیں "اگر مدت العمر سر خود را پائمال اقدام خدمہ عقبہ شما کردہ باشم ہیچ نہ کردہ باشم" آپ کے مجھ پر اتنے احسانات ہیں کہ اگر آپ کے آستانے کے خادموں کی عمر بھر خدمت کرتا رہوں تو پھر بھی آپ کا حق تو ادا نہ ہو سکے گا۔ (مکتوبات مجدد الف ثانیؒ)

بھاگ تو ایسے لوگوں کو ہی لگتے ہیں جو اپنے محسن کے احسانات فراموش نہیں کرتے اور جو اپنے محسن مربی کا بے ادب ہے وہ سرسبز کیونکر ہو سکتا ہے۔ یہود کو دیکھ لو کہ اپنے مربی کو دشمن جانتے تھے اس جرم کی پاداش میں ان پر اللہ کی لعنتیں برسیں اور وہ مغضوب ہوئے۔ ضربت علیھم الذلۃ والمسکنۃ وباؤ وا بغضب من اللہ۔

شاگرد کو چاہیئے کہ استاد کی موجودگی میں گربۂ مسکین کی سی حالت رکھے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس سے نظریں ملا کر بات نہ کرے اس کے سامنے اکڑ کر کھڑا نہ ہو۔ ہر بات ادب سے پوچھے معاندانہ سوال نہ کرے بلکہ مفید طلب بات پوچھے اور ہر سوال کا سعادتمندانہ جواب دے اسے ناراضی کا موقع نہ دے اس کے ہر حکم کی تعمیل کرے۔ ہمیشہ استاد کے اسباق و اقوال پر عمل کرے اس کی ذات و افعال پر نظر نہ رکھے وہ بہرحال تمہارے نفع و ہدایت کے لئے کافی ہے جس قدر ممکن ہو خدمت کرے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تیسرا باب

اولاد کے حقوق

جس وقت رسول اکرمؐ کی بعثت ہوئی، اس وقت عرب اور بعض دیگر ممالک میں اولاد کے ساتھ بھی بعض دفعہ بڑی بڑی سنگ دلی کا مظاہرہ کیا جاتا تھا۔ کوئی اولاد کو بتوں کے نام پر ذبح کرتا، کوئی زندہ اولاد کو قبر میں دفن کر دیتا، کوئی غربت و افلاس اور تنگ دستی کی وجہ سے اولاد کو موت کے گھاٹ اُتار دیتا، مردوں کے علاوہ عورتیں بھی اپنی اولاد کو قتل کر دیتی تھیں۔ حالانکہ عورت رحمت و شفقت کے لحاظ سے دنیا میں مشہور ہے۔

ہندوستان میں بتوں کے چرنوں میں بچوں کو ذبح کر دیا جاتا تھا، مشرک لوگ اپنی اولاد کا خون بہا کر یہ سمجھتے تھے کہ بُت خوش ہو جائیں گے۔

مصر میں ہر سال دریائے نیل میں ایک کنواری لڑکی کو دریا کی نذر کر دیا جاتا تھا۔

عرب میں اپنی لڑکیوں کو اپنے ہاتھوں زندہ درگور کر دیتے تھے، مگر اسلام نے اہل دنیا کو اللہ تعالیٰ کا پیغام ان الفاظ میں سنایا:

قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ قَتَلُوْٓا اَوْلَادَهُمْ سَفَهًا بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّحَرَّمُوْا مَا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ افْتِرَآءً عَلَى اللّٰهِ (پ ۷ ع ۱۴)

ترجمہ: "بے شک نقصان اٹھایا ان لوگوں نے جنہوں نے اپنی اولاد کو بے وقوفی سے قتل کیا، اور حرام قرار دیا اللہ کے اس رزق کو جو اس نے دیا، اللہ پر افتراء باندھ کر"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مذکورہ بالا آیت کریمہ سے پہلے یوں فرمایا :

وَكَذٰلِكَ زَيَّنَ لِكَثِيْرٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ قَتْلَ اَوْلَادِهِمْ شُرَكَاؤُهُمْ لِيُرْدُوْهُمْ وَلِيَلْبِسُوْا عَلَيْهِمْ دِيْنَهُمْ (پ ۸ ع ۳)

ترجمہ " اور اسی طرح خوبصورت بنا دیا بہت سے مشرکوں کی نگاہ میں، ان کی اولاد کے قتل کو اُن کے شریکوں نے تاکہ ان کو ہلاک کر دیں اور ان پر ان کے دین کو خلط ملط کر دیں "

مولانا شبیر احمد عثمانیؒ نے اس کی تشریح کرتے ہوئے لکھا ہے کہ یہاں " شرکاء " کی تفسیر مجاہد نے " شیاطین " سے کی ہے۔ مشرکین کی انتہائی جہالت اور سنگدلی کا ایک نمونہ یہ تھا کہ بعض اپنی بیٹیوں کو سُسر بننے کے خوف سے اور بعض اس اندیشہ پر کہ کہاں سے کھلائیں گے حقیقی اولاد کو قتل کر دیتے تھے اور اور بعض اوقات منت مانتے تھے کہ اگر اتنے بیٹے ہو جائیں گے یا فلاں مُراد پوری ہو گی تو ایک بیٹا فلاں بت کے نام پر ذبح کریں گے۔ پھر اس ظلم و بے رحمی کو بڑی عبادت اور قربت سمجھتے تھے شائد یہ رسم شیطان نے سنت خلیل اللہی کے جواب میں سجھائی ہو گی۔ یہود میں بھی مدت تک قتلِ اولاد کی رسم بطور ایک عبادت و قربت کے جاری رہی ہے جس کا انبیائے بنی اسرائیل نے بڑے شدومد سے رد کیا، بہر حال اس آیت میں قتل اولاد کی اُن تمام صورتوں کی شقاوت بیان فرمائی ہے جو جاھلیت میں رائج تھیں۔ یعنی شیاطین قتل اولاد کی تلقین اس لئے کرتے ہیں کہ اس طرح لوگوں کو دنیا و آخرت دونوں جگہ تباہ و برباد کر کے چھوڑ دیں اور ان کے دین میں گڑبڑی ڈال دیں کہ جو کام ملت ابراھیمی و اسماعیلی کے بالکل متضاد و منافی ہے اُسے ایک دینی کام اور قربت و عبادت باور کرائیں "

(نقل از تفسیر مولانا شبیر احمد عثمانیؒ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا

وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ (پ ۱۵ ع ۴)

تم اپنی اولاد کو محتاجی کے ڈر سے مت قتل کرو۔

نیز فرمایا نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَاِيَّاكُمْ

"ہم ہی انہیں اور تمہیں رزق دیتے ہیں۔"

چونکہ عورتیں بھی بچوں کو قتل کر دیتی تھیں اس لئے انہیں خاص طور پر منع کیا گیا۔

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ يُبَايِعْنَكَ عَلٰٓى اَنْ لَّا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْـًٔا وَّلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِيْنَ وَلَا يَقْتُلْنَ اَوْلَادَهُنَّ وَلَا يَاْتِيْنَ بِبُهْتَانٍ يَّفْتَرِيْنَهٗ بَيْنَ اَيْدِيْهِنَّ وَاَرْجُلِهِنَّ وَلَا يَعْصِيْنَكَ فِيْ مَعْرُوْفٍ فَبَايِعْهُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (پ ۲۸ ع ۸)

اے نبیؐ جب آپ کے پاس مسلمان عورتیں بیعت کرنے کے لئے آئیں تو ان سے مندرجہ ذیل باتوں پر بیعت لیں: (۱) اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں (۲) چوری نہ کریں (۳) بدکاری نہ کریں (۴) اپنی اولاد کو قتل نہ کریں (۵) کسی پر اپنی طرف سے گھڑ کر کوئی تہمت نہ باندھیں (۶) کسی بھلے کام میں آپ کی نافرمانی نہ کریں"

اہمیت: اسلام نے بتایا کہ اولاد ایک بہت بڑی نعمت ہے:

(۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِؐ مَنْ كَانَتْ لَهٗ اُنْثٰى فَلَمْ يَئِدْهَا وَلَمْ يُهِنْهَا وَلَمْ يُؤْثِرْ وَلَدَهٗ عَلَيْهَا يَعْنِي الذُّكُوْرَ اَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ۔ (مشکوٰۃ شریف ص ۴۲۳)

ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا جس کے پاس ایک لڑکی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو پھر اس نے اسے زندہ درگور نہ کیا۔ نہ اس کی بے توقیری کی نہ اس پر لڑکے کو ترجیح دی، اللہ اسے جنت میں داخل کرے گا "

(۲) عن انس قال قال رسول اللہ ﷺ من عال جاریتین حتی تبلغا جاء یوم القیمۃ انا وھو ھکذا وضم اصابعہ (مشکوٰۃ ص ۴۲۱)

" حضرت انس سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اکرم ﷺ نے فرمایا جو شخص دو لڑکیوں کا وارث بنا پھر اس نے ان کی اچھی طرح کفالت کی حتیٰ کہ وہ دونوں جوان ہوگئیں، میں اور وہ شخص قیامت کے دن اس طرح ملے ہوئے ہوں گے جس طرح دونوں انگلیاں یعنی جس طرح درمیانی انگلی اور انگشت شہادت آپس میں ملی ہوتی ہیں "

(۳) قالت (عائشہ) جاءتنی امرءۃ ومعھا ابنتان لھا تسالنی فلم تجد عندی غیر تمرۃ واحدۃ فاعطیتھا ایاھا فقسمتھا بین ابنتیھا ولم تاکل منھا ثم قامت فخرجت فدخل النبی ﷺ فحدثتہ فقال من ابتلی من ھذہ البنات فاحسن الیھن کن لہ سترا من النار (مشکوٰۃ شریف ص ۴۲۱)

حضرت عائشہؓ نے فرمایا میرے پاس ایک عورت آئی اس کے ساتھ اس کی دو لڑکیاں بھی تھیں، اس نے مجھ سے سوال کیا، لیکن میرے ہاں سے اسے سوائے ایک کھجور کے کچھ نہ ملا میں نے اسے وہ کھجور دیدی، اس نے اس کے دو حصے کر کے دونوں لڑکیوں کے درمیان تقسیم کر دیئے اور خود کچھ نہ کھایا پھر وہ اٹھ کر چلی گئی اتنے میں نبی اکرم ﷺ میرے پاس تشریف لے آئے۔ میں نے آپ کو اس عورت کا سارا قصہ سنایا۔ آپ نے فرمایا جو شخص ان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لڑکیوں کی وجہ سے آزمایا گیا یعنی اللہ تعالیٰ نے اسے لڑکیاں دیں، پھر اس شخص نے ان سے اچھا سلوک کیا وہ اس کے لئے قیامت کے روز آگ سے پردہ بن جائیں گی یعنی آگ سے بچنے کا ذریعہ بن جائیں گی۔

④ عن سراقہ بن مالکؓ ان النبیؐ قال الا اَدُلُّکُمْ عَلٰی اَفْضَلِ الصَّدَقَۃِ اِبْنَتُکَ مَرْدُوْدَۃٌ اِلَیْکَ لَیْسَ لَھَا کَاسِبٌ غَیْرُکَ

(مشکوٰۃ شریف ص۴۲۵)

سراقہ بن مالکؓ سے مروی ہے کہ بے شک نبی اکرمؐ نے فرمایا کیا میں تمہیں صدقوں میں سے افضل صدقے کی خبر نہ دوں؟ کہ تیری وہ لڑکی جو تیری طرف واپس کر دی گئی ہو یعنی اسے طلاق دیدی گئی ہو اور اس کا کمانے والا کوئی نہ ہو۔ اس پر تو جو کچھ خرچ کرے گا وہ تیرا بہترین صدقہ ہوگا۔

⑤ عن ایوب بن موسیٰؓ عن ابیہ عن جدہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِؐ قال مَا نَحَلَ وَالِدٌ وَلَدَہٗ مِنْ نَحْلٍ اَفْضَلَ مِنْ اَدَبٍ حَسَنٍ

(مشکوٰۃ شریف ص۴۲۳)

ایوب بن موسیٰؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا باپ اپنے بیٹے کو جو عطا یا دیتا ہے ان میں سے اچھا ادب سکھانا بہترین عطیہ ہے۔

گیارہ حقوق

والدین کے فرمے اولاد کے اور بھی حقوق ہیں جو گیارہ کے قریب ہیں:

۱۔ جب بچہ پیدا ہو تو اس کے دائیں کان میں اذان اور بائیں میں تکبیر کہنا۔

۲۔ دو سال تک رضاعت (دودھ پلانا)

وَالْوَالِدَاتُ یُرْضِعْنَ اَوْلَادَھُنَّ حَوْلَیْنِ کَامِلَیْنِ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ (پ ۲ ع ۱۴)

"مائیں اپنی اولاد کو پورے دو سال دودھ پلائیں یہ اس شخص کے لئے ہے جو مدت رضاعت مکمل کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔"

۳۔ ساتویں روز سر کے بال منڈانا اور اس کے برابر چاندی صدقہ کرنا، اگر توفیق ہو تو عقیقہ کرنا۔

۴۔ اچھا نام رکھنا:

عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ تُدْعَوْنَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ بِاَسْمَائِکُمْ وَ اَسْمَاءِ اٰبَائِکُمْ فَاَحْسِنُوْا اَسْمَائَکُمْ (مشکوٰۃ شریف ص ۴۱۱)

حضرت ابو درداءؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "تم قیامت کے روز اپنے اور اپنے آباء کے نام پر بلائے جاؤ گے اس لئے اپنے نام اچھے رکھو" اس کے ساتھ آپؐ نے ایسے نام رکھنے سے منع فرمایا جو کسی بھی لحاظ سے کراہت کا پہلو رکھتا ہو۔ اور ایسے اسماء کو بھی ناپسند فرمایا ہے جن کی نسبت غیر اللہ کی طرف ہو۔ ایسا کیوں کہا گیا؟ اس لئے کہ اسماء کا اثر انسان کی شخصیت پر ضرور پڑتا ہے۔ چنانچہ اس سلسلے میں حافظ ابن القیمؒ زاد المعاد میں لکھتے ہیں:

"اسماء معانی کے قالب ہوتے ہیں، اور ان پر روشنی ڈالتے ہیں پس حکمت کا تقاضا یہ ہے کہ الفاظ اور معانی کے درمیان ایک خاص ربط اور نسبت ہو۔ اور دونوں میں اجنبیت نہ ہو کہ وہ ایک دوسرے سے یکسر غیر متعلق ہوں۔ کیونکہ حکیم کی حکمت اس کو روا نہیں رکھتی بلکہ واقعہ یہ ہے کہ نام کا مسمّٰی کی شخصیت پر ایک مخصوص اثر ہوتا ہے۔ انسان اپنے ناموں کے حسن قبح، ذلت و عزت لطافت و کثرت سے ضرور متاثر ہوتا ہے۔ رسول اکرمؐ اچھے نام کو پسند فرماتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھے۔ آپؐ نے حکم دیا کہ جب کوئی قاصد آپ کی طرف بھیجا جائے تو جمیل ہو۔ اچھے نام والا ہو اور آپؐ نیند اور بیداری میں ناموں سے معانی لیتے جیسا کہ آپ نے دیکھا کہ آپؐ اور صحابہؓ عقبہ بن رافع کے گھر میں ہیں اور ابن طاب کی ترکھجوریں حاضر کی گئیں۔ آپؐ نے اس کی تاویل بتائی کہ ان کے لئے دنیا میں عاقبت (خیر) اور آخرت میں رفعت ملے گی اور جن کو اللہ تعالیٰ نے پسند کر لیا وہ تر ہو گئے۔ اور طاب (خوش) ہو گئے اور حدیبیہ کے دن سہل بن عمرو کے آنے سے آپؐ نے اس کام کو سہل سمجھنے کی تاویل فرمائی اور ایک گروہ نے بکری دوہنے کا ارادہ کیا۔ چنانچہ ایک آدمی دوہنے کے لئے اٹھا۔ آپؐ نے دریافت فرمایا تیرا نام کیا ہے۔ اس نے عرض کیا مُرّہ (تلخ) آپ نے فرمایا بیٹھ جا۔

دوسرا اٹھا آپؐ نے پوچھا تیرا نام کیا ہے؟ راوی کہتے ہیں میرا خیال ہے کہ اس نے کہا میرا نام حرب (لڑائی) ہے۔ آپؐ نے فرمایا بیٹھ جا۔

ایک اور اٹھا آپؐ نے پوچھا تیرا نام کیا ہے؟ اس نے عرض کیا یعیش (جیتا رہے گا) آپؐ نے دودھ دوہنے کا حکم فرمایا۔ نیز آپؐ بُرے ناموں والی جگہوں کو بھی ناپسند فرماتے اور وہاں سے گزرنے میں بھی کراہت محسوس کرتے تھے۔

اچھے اچھے نام رکھنے کا حکم:

ایک بار کسی غزوہ میں دو پہاڑوں کے درمیان گزر رہے تھے۔ آپؐ نے ان کا نام دریافت فرمایا۔ عرض کیا گیا کہ ان کے نام فاضح (ذلیل کرنے والا) اور مخزی (رسوا کرنے والا) ہیں۔ آپؐ نے ان سے اعراض کر لیا اور ان کے درمیان سے نہ گزرے۔ چونکہ اسماء مسمّٰی و مسمیات میں اس طرح تناسب و ارتباط ہوتا ہے جس طرح ارواح و اجسام اور حقائق و قوالب اشیاء کے درمیان اس لئے عقل ان سے بڑھ کر دوسری طرف منتقل ہو جاتی ہے۔ جیسے ایاس بن معاویہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وغیرہ کسی آدمی کو دیکھتے تو فرماتے اس کا نام ایسا ہونا چاہیئے تھا وہ اس معاملہ میں غلطی پر نہ تھے۔ اس کی مثال حضرت عمر بن خطابؓ سے ملحق ہے کہ انہوں نے ایک آدمی سے اس کا نام دریافت کیا۔ وہ کہنے لگا جمرۃ (انگارہ)۔ آپ نے پوچھا تیرے والد کا کیا نام ہے؟ کہنے لگا شہاب۔ آپ نے پوچھا تیرا مسکن کہاں ہے؟ کہنے لگا ذات لظی (شعلوں والی) آپ نے فرمایا اچھا جا تیرا مسکن جل گیا۔ وہ گیا تو واقعی ایسا ہی پایا۔ یعنی حضرت عمرؓ نے الفاظ سے ان کے معانی و ارواح کا مطلب اخذ کیا۔ جس طرح نبی اکرمؐ نے حدیبیہ کے دن سہل کے نام سے سہولت کا مطلب لیا اور واقعی معاملہ سہولت سے طے پا گیا۔ نیز نبی اکرمؐ نے اپنی اُمت کو اچھے اچھے نام رکھنے کا حکم دیا اور بتایا کہ انہیں قیامت کے دن انہی ناموں کے ساتھ بلایا جائے گا۔ ہو سکتا ہے کہ اس کا یہ مطلب ہو کہ اچھے اعمال اچھے اسماء سے نسبت حاصل کر لیں۔ اچھے اور مناسب اسماء و اوصاف سے وہ بلاوا ایک شہادت بن جائے۔ آپ غور کیجئے کہ نبی اکرمؐ نے احمد اور محمد کے دو ناموں سے ان کے اوصاف کا کس انداز سے "عملا" اشتقاق کیا۔ محمد کے لفظ میں صفات محمودہ کی کثرت اور احمد کے لفظ میں دوسروں کی صفات سے افضلیت قرار ہے تو اسم اپنے مسمّٰی سے اس طرح مرتبط ہو گیا جیسے روح اور بدن کا تعلق ہے۔ اسی طرح نبی اکرمؐ کا ابوحکم بن ہشام کے لئے ابوجہل کنیت فرمانے اس کی (اسلام سے ضد اور جہالت کے باعث) بالکل اوصاف روحانی کے مطابق تھا نیز اللہ تعالیٰ نے عبدالعزّیٰ کو ابولہب کی کنیّت عطا کی کیونکہ شعلہ خیز آگ میں جانے کے باعث وہ اس کنیّت کا زیادہ مستحق تھا اور یہ کنیّت اس سے زیادہ مطابقت رکھتی تھی نبی اکرمؐ نے بعض عرب قبائل سے فرمایا اے بنی عبداللہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے اور تمہارے آباء و اجداد کے اچھے نام رکھے۔ اب دیکھئے کہ آپ نے ان کو ان کے والدین کے اچھے نام (عبداللہ) سے اللہ تعالیٰ کی عبودیت کی دعوت دی اور چونکہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسم اپنے مسمّٰی کا مقتضیٰ بلکہ اس میں مؤثر ہوتا ہے۔ اس لئے اللہ تعالےٰ نے ایسے ہی ناموں کو پسند فرمایا جیسے عبداللہ اور عبدالرحمٰن اپنی اضافت اور اعتبار سے دوسرے ناموں عبدالقاہر اور عبدالقادر سے اللہ کو زیادہ محبوب ہیں چنانچہ عبدالرحمٰن عبدالقادر سے زیادہ پسندیدہ اور عبداللہ عبدالرب سے زیادہ محبوب ہے اس کا سبب یہ ہے کہ بندے اور اللہ تعالےٰ کے درمیان محض عبودیت کا تعلق ہے لیکن بندے اور رحمان کے درمیان محض رحمت کے سہارے کا تعلق ہے۔ اس کی رحمت سے اس کا وجود قائم ہے اسی کے باعث اسے پیدا کیا اسی وجہ سے بندہ صرف اس ذات یکتا کو محبت، خوف، اُمید، تعظیم اور اجلال کے باعث اپنا اللہ مانتا ہے اور عبداللہ کہلاتا ہے۔ اللہ کے لفظ کے جو معنیٰ ہیں اُن کا غیر اللہ پر اطلاق ناممکن ہے۔ اور چونکہ اس کی رحمت اس کے غضب پر غالب ہے اس لئے وہ رحمت کو اپنے غضب سے زیادہ محبوب رکھتا ہے پس عبدالرحمٰن کا نام عبدالقاہر سے زیادہ پسندیدہ ہُوا"

(نقل زاد المعاد مترجم حصّہ دوم صـ۱۸ تا صـ۲۱)

انبیاء علیہم السّلام کے نام پر نام رکھو :

انبیاء علیہم السّلام جملہ بنی آدم کے سردار چونکہ ان کے اخلاق تمام لوگوں کے اخلاق سے زیادہ بہتر، ان کے اعمال تمام لوگوں کے اعمال سے زیادہ قابل شرف اور ان کے اسماء بھی تمام دوسرے اسماء سے زیادہ قابلِ عظمت ہوتے ہیں اسی لئے آنحضرتؐ نے اپنی اُمّت کو انبیاء کے اسماء مبارکہ پر نام رکھنے کا حکم دیا۔ جیسا کہ ابوداؤد اور نسائی نے روائت کیا۔ انبیاء علیہم السّلام کے ناموں پر اپنے نام رکھو۔ اگر ان میں دیگر مصالح نہ بھی ہوں پھر بھی ان کے اسماء سے ان سے تعلق قائم رہتا ہے۔ دیگر یہ کہ انبیاء علیہم السّلام کے اسمائے مبارکہ کی حفاظت ہوتی ہے۔ ان کا تذکرہ جاری رہتا ہے۔ اور انہیں طاقِ نسیاں کی زینت نہیں بنایا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جاسکتا اور ان کے اسماء کے ساتھ ساتھ ان کے اوصاف وحالات کا بھی تذکرہ جاری رہتا ہے۔

لڑکے کا نام یسار، افلح، نجیح، رباح رکھنے کی ممانعت کا سبب یہ ہے کہ مسمّٰی کا اعتقاد ایسے ہی ہو جاتا ہے۔ چنانچہ وہ اپنے آپ کو پاکیزہ اور پُرعظمت وذی رفعت جتانے میں ہی لگا رہتا ہے۔ اسی وجہ سے نبی اکرمؐ نے برہ (نیک) نام رکھنے کی ممانعت فرمائی اور فرمایا کہ اپنے آپ کو پاکیزہ مت بتاؤ۔ اللہ تعالیٰ ہی تم سے نیک کام کرنے والوں کو خوب جانتا ہے۔ اسی لئے تقی، متقی، طائع، راضی محسن نام رکھنا درست نہیں۔

۴۔ بچے کا چوتھا حق یہ ہے کہ جب وہ بولنے لگے تو سب سے پہلے اُسے کلمۂ توحید سکھایا جائے اور اسے گالی گلوچ سے بچایا جائے۔

۵۔ پانچواں حق یہ ہے کہ جب علم حاصل کرنے کی عمر کو پہنچے تو اوّل دینیات کی تعلیم دے پھر حسب ضرورت دوسرے علوم کی تعلیم دی جائے۔

اولاد اللہ تعالےٰ کی امانت اور اس کی بہت بڑی نعمت ہے لہٰذا اولاد کی تعلیم وتربیت کا انتظام اور ان کی جسمانی و روحانی تربیت کرنا ان کے عقائد درست کرنا اور ان کو صالح اور نیک بنانے کی کوشش کرنا۔ ان کو جہالت وسفاہت سے بچانا ان میں حقوق اللہ اور حقوق العباد کا احساس پیدا کرنا، ملک وملت کے لئے مفید بنانا والدین کا اوّلین فرض اور والدین پر اہم ذمہ داری عائد ہوتی ہے جو والدین اپنی اولاد کو علم وحکمت سے محروم رکھتے ہیں گویا وہ اپنی اولاد کو قتل کرتے ہیں۔

۶۔ چھٹا حق یہ ہے کہ جب بچہ سات سال کا ہو جائے تو پیار محبت سے نماز پڑھنے کی اس کو تلقین کی جائے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷۔ ساتواں حق یہ ہے کہ جب دس سال کا ہو جائے اور نماز نہ پڑھے تو مار پیٹ کر نماز پڑھائی جائے۔ عن عمرو بن شعیب، عن ابیہ عن جدہ قال قال رسول اللہ ﷺ مُرُوْا اَوْلَادَکُمْ بِالصَّلٰوۃِ وَھُمْ اَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِیْنَ وَ اضْرِبُوْھُمْ عَلَیْھَا وَھُمْ ابناء عَشْرِ سِنِیْنَ وَفَرِّقُوْا بَیْنَھُمْ فِی الْمَضَاجِعِ (مشکوٰۃ شریف ص۵۹)

"رسول اکرم ﷺ نے فرمایا اپنی اولاد کو نماز کا حکم دو جب وہ سات سال کے ہو جائیں اور انہیں نماز مار پیٹ کر پڑھاؤ جبکہ وہ دس سال کے ہو جائیں۔ نیز ان کے بستر الگ الگ کر دو۔"

۸۔ آٹھواں حق یہ ہے کہ اولاد کو بری صحبت سے بچایا جائے۔

۹۔ نواں حق یہ ہے کہ بالغ ہونے کے بعد حتی الامکان جلد از اس کی شادی کا انتظام کیا جائے۔

عن علیؓ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قال یَا عَلِیُّ ثَلٰثٌ لَا تُؤَخِّرْھَا اَلصَّلٰوۃُ اِذَا اَتَتْ وَالْجَنَازَۃُ اِذَا حَضَرَتْ وَالْاَیِّمُ اِذَا وَجَدْتَ لَھَا کُفْوًا (مشکوٰۃ شریف ص۲۶)

"حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ بے شک رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے علی تین باتوں میں تاخیر نہ کرنا (۱) جب نماز کا وقت آجائے۔ (۲) جب جنازہ حاضر ہو (۳) اور بے خاوند مرد یا عورت جب اس کے لیے کوئی کوئی کفو مل جائے۔"

عن ابی سعید و ابن عباس قال قال رسول اللہ ﷺ من وُلِدَ لَہٗ وَلَدٌ فَلْیُحْسِنْ اَدَبَہٗ فَاِذَا بَلَغَ فَلْیُزَوِّجْہُ فَاِنْ بَلَغَ وَلَمْ یُزَوِّجْہُ فَاَصَابَ اِثْمًا فَاِنَّمَا اِثْمُہٗ عَلٰی اَبِیْہِ (مشکوٰۃ شریف ص۲۷۱)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

" رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :" جس کے ہاں لڑکا ہو اس کا نام اچھا رکھے، اسے ادب سکھائے، جب جوان ہو جائے تو اس کی شادی کر دے۔ اگر جوان ہونے کے بعد باپ نے شادی نہ کی تو اس صورت میں اولاد جو عمل بد کا ارتکاب کرے گی اس کا گناہ ان کے باپ پر ہوگا۔"

عن عمر بن الخطاب و انس بن مالك عن رسول الله قَالَ فِی التَّوْرٰیةِ مَکْتُوْبٌ مَنْ تَبلغَتْ اِبْنَتُهٗ اِثْنَتَیْ عَشْرَةَ سَنَةً وَلَمْ یُزَوِّجْهَا فَاَصَابَتْ اِثْمًا فَاِثْمُ ذَالِكَ عَلَیْهِ (مشکوٰۃ ص۲۷۱)

" رسول اکرمؐ نے فرمایا تورات میں لکھا ہوا ہے جس کی بیٹی بارہ سال کی ہوگئی اور اس نے اس کی شادی نہ کی۔ پھر اس لڑکی نے کوئی غلط کام کیا تو اس کا گناہ اس پر ہوگا۔"

قرآن اس سلسلے میں اس طرح والدین کو ان کی یہ ذمہ داری یاد دلاتا ہے

یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِیْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ (پ۲۸ ع۱۹)

" اے ایمان والو! اپنی جانوں اور اپنے اہل کو اس آگ سے بچاؤ جس آگ کا ایندھن لوگ اور پتھر ہیں۔"

علم آگ سے بچنے کا ایک ذریعہ ہے کہ علم کی بدولت انسان ایسے امور سے بچا رہتا ہے جو انسان کو دوزخ کی طرف لے جانے والے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی متعدد احادیث بسلسلہ تربیت اولاد وارد ہیں۔ ایک روایت میں آپؐ نے فرمایا :

عن جابر بن سمرة قال قال رسول الله لَاَنْ یُؤَدِّبَ الرَّجُلُ وَلَدَهٗ خَیْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ یَّتَصَدَّقَ بِصَاعٍ (مشکوٰۃ ص۴۲۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت جابر بن سمرہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اکرمؐ نے فرمایا مرد کا اپنی اولاد کو ادب سکھانا یہ ایک صاع (یعنی پونے تین سیر) صدقے سے بہتر ہے"

۱۰۔ دسواں حق یہ ہے کہ ان کے درمیان مساوات سے کام لیا جائے

عن النعمان بن بشیر انہ قال اعطانی ابی عطیۃ فقالت عمرۃ بنت رواحۃ لا ارضی حتی تشھد رسول اللہ فاتی رسول اللہ فقال انی اعطیت ابنی عمرۃ بنت رواحۃ عطیۃ فامرتنی ان اشھدک یا رسول اللہ قال اعطیت سائر ولدک مثل ھذا قال لا قال فاتقوا اللہ واعدلوا بین اولادکم قال فرجع فرد عطیتہ وفی روایۃ انہ قال لا اشھد علی جور (مشکوۃ شریف ص ۲۶۱)

"نعمان بن بشیر سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے ایک عطیہ دیا (میری والدہ) عمرہ بنت رواحہ نے کہا کہ میں اس وقت تک راضی نہ ہونگی جب تک تم رسول اکرمؐ کو اس پر گواہ نہیں بناؤ گے۔ سو میرے والد رسول اکرمؐ کے پاس تشریف لائے اور کہا حضرتؐ میں نے اپنے بیٹے کو جو عمرہ بنت رواحہ میں سے ہے عطیہ دیا ہے میری بیوی کا کہنا ہے کہ میں آپؐ کو اس پر گواہ بناؤں، آپؐ نے پوچھا" کیا تم نے اپنی باقی اولاد کو بھی اس کے برابر دیا ہے؟" اس پر (میرے والد) نے کہا" نہیں"۔ آپؐ نے فرمایا" اللہ سے ڈرو اور اپنی اولاد کے درمیان انصاف کرو" نعمان بن بشیر کہتے ہیں میرے والد نے واپس آکر وہ عطیہ واپس لے لیا۔ ایک روایت میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا" میں ظلم پر گواہ نہیں بن سکتا"۔

۱۱۔ گیارھواں حق یہ ہے کہ جب والدین قریب المرگ ہوں تو اپنی اولاد کو توحید و اسلام پر قائم رہنے کی وصیت کریں جیسے حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹوں کو کی تھی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چوتھا باب

حقوقِ زوجین

زمانہ جاہلیت میں عورت کا مقام : آنحضرتؐ کی بعثت سے قبل عورت کی کوئی حیثیت نہ تھی۔ اسے بھیڑ بکری کے برابر شمار کیا جاتا تھا۔ دُنیا کہا کرتی تھی کہ خدا نے عورت کو ایک خوبصورت ناگن بنا کر پیدا کیا ہے اور مرد کو ہوشیار اور بیدار کیا کہ اس کی خوبصورتی کی طرف نہ دیکھے بلکہ اس کے زہر سے بچے۔ قدیم زمانے میں مردوں کا نظریہ تھا کہ عورت مکر و فریب کا پتلا ہے۔ مصر، ایران، عرب، ہندوستان میں کہیں بھی عورت کو خاوند کے ترکے میں شریک نہ ٹھہرایا جاتا تھا۔ عورت اپنے خاوند کے مال کو اپنے جائز اخراجات و مصارف میں بھی صرف نہ کر سکتی تھی۔ نائلسے کی میٹنگ میں یہ بھی طے نہ ہو سکا تھا کہ عورت کو ذی روح تسلیم کیا جائے یا نہ۔ ہندوستان میں ہندو رسم ستی کے اسی لئے قائل و معتقد تھے کہ وہ سمجھتے تھے کہ مرد کے مر جانے کے بعد عورت کو زندہ رہنے کا کوئی حق نہیں پہنچتا۔ الغرض عورت کی حیثیت و مقام اور اس کی ہستی کو جانوروں سے بھی بدتر سمجھا جاتا تھا۔

اسلام میں عورت کا مقام : اسلام نے عورت کو عظمت و بزرگی عطا فرمائی۔ اسے قدر و منزلت اور شرف سے نوازا۔ اس کے حقوق بھی تقریباً اتنے ہی مقرر کئے جتنے اس کے ذمے فرائض تھے۔ اسے کائنات کی اساس کا ایک اہم جزو قرار دیا۔

یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّ اُنْثٰى (پارہ ۲۶ ع ۱۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: اے لوگو! ہم نے تمہیں مرد و عورت سے پیدا کیا۔

مزید ارشاد فرمایا: " وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ جَعَلَكُمْ اَزْوَاجًا (پ ۲۲ ع ۱۴) "

ترجمہ: اور اللہ نے تمہیں مٹی سے پھر بوند پانی سے بنایا پھر تم کو جوڑے جوڑے بنایا۔

اسے مرد کا ہمراز بنایا: هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ (پ ۲ ع ۲۳)

ترجمہ: وہ تمہارے پردہ ہیں اور تم ان کے لئے پردہ ہو۔

اسے سکونِ قلب، مونس و غم خوار اور ہمدرد بنایا:

" وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً (پ ۲۱ ع ۴)

ترجمہ: " اللہ کی نشانیوں میں سے ایک یہ بھی نشانی ہے کہ اس نے تمہارے لئے بیویاں پیدا کیں تاکہ تم سکون حاصل کرو۔ اور تمہارے درمیان محبت و شفقت کا تعلق قائم کیا "

اسے حیا و وفا کا مجسمہ قرار دیکر اس سے محبت کرنے کا حکم دیا اور کہا کہ انسان اس کی محبت سے انسان بن سکتا ہے۔ رحمۃ للعالمین نے فرمایا:

" اللہ تعالےٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں بیویوں سے محبت کروں اور جو رحمتیں اس نے مجھ پر نازل کی ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ میرے دل میں اپنی بیویوں کی محبت پیدا کر دی ہے۔"

اسے مرد کے ترکے میں شریک اور حصہ دار ٹھہرایا " وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّكُمْ وَلَدٌ، فَاِنْ كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُمْ (پ ۴ ع ۱۳)

ترجمہ: " اور عورتوں کے لیے تمہارے ترکے سے چوتھائی حصہ ہے جبکہ تمہاری اولاد نہ ہو، اگر تمہاری اولاد ہو تو پھر ان کے لیے تمہارے ترکے سے آٹھواں حصہ ہے"

لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ أَوْ كَثُرَ نَصِيبًا مَّفْرُوضًا" (پ ۴ ع ۱۲)

ترجمہ: مردوں کے لئے حصہ ہے اس ترکہ سے جو والدین اور رشتہ دار چھوڑیں اور عورتوں کے لئے (بھی) حصہ ہے اس ترکے سے جو والدین اور رشتہ دار چھوڑیں کم ہو یا زیادہ، حصہ مقررہ ہے۔

نیز فرمایا: وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ (پ ۲ ع ۲۸)

ترجمہ: جس طرح مرد کے حقوق عورت پر ہیں اسی طرح عورت کے حقوق بھی مرد پر ہیں۔ اور مردوں کو عورتوں پر فضیلت ہے۔"

الغرض اللہ تعالیٰ نے عورت کے حقوق کے تحفظ اور نگہداشت کے متعلق بہت سے احکامات نازل فرمائے ہیں۔

مرد کو عورت پر فوقیت ہے:

بایں ہمہ عورت پر مرد کو فوقیت حاصل ہے، کیونکہ یہ ایک مسلمہ فطری اصول اور قانون ہے کہ ایک کو دوسرے پر فضیلت ہوتی ہے۔ اس لئے مرد کو عورت پر فضیلت حاصل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اَلرِّجَالُ قَوَّامُونَ عَلَى النِّسَاءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَّبِمَا اَنْفَقُوا مِنْ اَمْوَالِهِمْ (پ ۵ ع ۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: "مرد عورتوں پر حاکم ہیں کیونکہ (۱) اللہ نے ایک دوسرے پر بزرگی عطا کی (۲) اور اس لئے کہ مرد حق مہر، نان ونفقہ ادا کرتے ہیں"

نیز کیونکہ عورت اپنی روزی کی خود کفیل نہیں ہو سکتی۔ اسے کسی کی اعانت و امداد کی ضرورت ہے جو اس کی حفاظت کر کے اس کی روزی کا انتظام کر سکے۔ اس کے علاوہ مرد کو عورت پر مندرجہ ذیل وجوہات کی بناء پر بھی فضیلت و بزرگی حاصل ہے:

۱. مرد علم و عقل میں عورت سے افضل ہے۔
۲. جمعہ، جہاد، مرد پر فرض ہے، عورت پر نہیں۔
۳. نعمتِ نبوت مرد ہی کو حاصل ہے آج تک کوئی عورت نبی نہیں گزری
۴. مرد بیک وقت چار عورتیں نکاح میں رکھ سکتا ہے۔ عورت کے لئے ایک وقت میں صرف ایک ہی مرد حلال ہے۔
۵. مرد کو عورت کی نسبت ترکہ سے ورثہ زیادہ ملتا ہے۔
۶. طلاق کا اختیار مرد کو ہے عورت کو نہیں۔
۷. مرد قوام ہے، عورت قوام نہیں۔

شادی کی اہمیت: نکاح و شادی کو اسلام نے تسلیم ہی نہیں کیا، بلکہ اس کو زندگی کے فرائض میں شامل قرار دیا ہے۔ اسلام تجرد کو پسند نہیں کرتا۔

لَا رَهْبَانِيَّةَ فِي الْإِسْلَامِ
(اسلام میں ترک دنیا جائز نہیں)

اسلام کہتا ہے کہ ایک تندرست شخص کے لئے شادی نہایت ضروری ہے۔ کیونکہ اچھے سلوک کے اظہار، بقائے نسل انسانی اور گناہوں سے بچنے کا ذریعہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس سے بہتر اور کوئی نہیں۔ اسی لئے نبی اکرمؐ نے فرمایا :

اَلنِّکَاحُ سُنَّتِیْ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِیْ فَلَیْسَ مِنِّیْ۔

ترجمہ : شادی کرنا میری سنّت ہے سو جو شخص میری سنّت سے اعراض کرتا ہے وہ میری امّت سے نہیں۔

اللہ تعالےٰ نے یہاں تک فرمایا : وَمَنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ مِنْکُمْ طَوْلاً اَنْ یَّنْکِحَ الْمُحْصَنٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ فَمِنْ مَّا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ مِّنْ فَتَیٰتِکُمُ الْمُؤْمِنٰتِ (پ ۵ ع ۴)

ترجمہ : اور جو شخص مسلمان بیبیاں نکاح میں لانے کی طاقت نہیں رکھتا تو ان سے نکاح کرلے جن کے مالک تمہارے دائیں ہاتھ ہیں یعنی جو تمہاری آپس کی لونڈیاں ہیں"

ایک دوسرے مقام پر فرمایا : وَاَنْکِحُوا الْاَیَامٰی مِنْکُمْ وَالصّٰلِحِیْنَ مِنْ عِبَادِکُمْ وَاِمَائِکُمْ اِنْ یَّکُوْنُوْا فُقَرَاءَ یُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ (پ ۱۸ ع ۱۵)

ترجمہ : تم اپنی غیر شادی شدہ عورتوں، غلاموں، صاحب صدق باندیوں کا نکاح کردو۔ اگر وہ مفلس اور فقیر ہوں گے تو اللہ اپنی مہربانی سے انہیں مالدار کردے گا۔"

مرد کے حقوق عورت پر :

عورت کی ارتقائی منازل تین ہیں : (۱) بیٹی (۲) بیوی (۳) ماں۔ بحیثیت بیٹی ہونے کے اس کا فرض ہے کہ وہ والدین کے حقوق کی نگہداشت و نگرانی اور حفاظت کرے۔ ایسے کام کے قریب تک نہ جائے جس سے والدین کی عزّت، شرافت، بزرگی، خاندان اور ناموس کو بٹہ لگے اور والدین کی خفت اور ذلّت ہو۔

بحیثیت بیوی کے اس پر خاوند کے بہت سے حقوق ہیں :

(۱) مرد کے مال اور اپنے بدن کی حفاظت کرے۔ اس میں خیانت نہ کرے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیونکہ اس کا بدن اس کے شوہر کی امانت ہے۔ اور اس وصف والی عورت کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھلے ہیں۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رسول اللّٰهِ اَلْمَرْءَةُ اِذَا صَلَّتْ خَمْسَهَا وَصَامَتْ شَهْرَهَا وَاَحْصَنَتْ فَرْجَهَا وَاَطَاعَتْ بَعْلَهَا فَلْتَدْخُلْ مِنْ اَیِّ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَاءَتْ (ترغیب ص۵۲ و مشکوٰۃ ص۲۸۱)

ترجمہ: حضرت ابوھریرہؓ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اکرمؐ نے فرمایا جب عورت پانچ نمازیں پڑھے، رمضان المبارک کے روزے رکھے، اپنی شرم گاہ کی حفاظت کرے، اپنے خاوند کی اطاعت کرے تو جنت کے دروازوں میں سے جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے۔

(۲) عن اُمِّ سَلَمَةَ قالت قال رسول اللّٰهِ اَیُّمَا امْرَءَةٍ مَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَنْهَا رَاضٍ دَخَلَتِ الْجَنَّةَ (مشکوٰۃ ص۲۸۱)

ترجمہ: ام سلمہؓ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اکرمؐ نے فرمایا "جو نسی عورت مر جائے اور اس کا خاوند اس پر راضی ہو وہ جنت میں داخل ہوگی۔

اور ایسی اوصاف والی عورت جس شخص کو مل جائے، اسے دنیا و آخرت کی بہت سی بھلائیوں کا حصہ مل جاتا ہے۔

عن ابن عباسؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ قال اَرْبَعٌ مَنْ اُعْطِیْهُنَّ فَقَدْ اُعْطِیَ خَیْرَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ قَلْبٌ شَاکِرٌ وَلِسَانٌ ذَاکِرٌ وَبَدَنٌ عَلَی الْبَلَاءِ صَابِرٌ وَزَوْجَةٌ لَا تَبْغِیْهِ خَوْنًا فِیْ نَفْسِهَا وَمَالِهٖ (مشکوٰۃ شریف ص۲۸۳)

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ بے شک رسولِ اکرمؐ نے فرمایا جس شخص کو چار چیزیں مل گئیں (۱) دل شکر گذاری کرنے والا (۲) زبان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ کا ذکر کرنے والی (۳) بدن مصائب و آلام کو برداشت کر کے صبر کرنے والا (۴) بیوی، بدن و مال مرد کی حفاظت کرنے والی تو گویا اسے دنیا و آخرت کی بہت سی خیر اور بھلائی مل گئی۔

عن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ ؐ اَلدُّنْیَا کُلُّھَا مَتَاعٌ وَخَیْرُ مَتَاعِ الدُّنْیَا الْمَرْءَۃُ الصَّالِحَۃُ (مشکوٰۃ ص۲۶۷)

ترجمہ: عبد اللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا ساری دنیا متاع ہے یعنی تھوڑا سا نفع دینے والی ہے اور دنیا کے متاع میں سے نیک عورت بہترین متاع ہے۔

خوش نصیبی اور بدبختی

قَالَ رسول اللہ ؐ اَرْبَعٌ مِّنْ سَعَادَۃِ الْمَرْءَۃِ الصَّالِحَۃُ وَالْمَسْکَنُ الْوَاسِعُ وَالْجَارُ الصَّالِحُ وَالْمَرْکَبُ الْھَنِیْئُ وَاَرْبَعٌ مِّنَ الشَّقَاءِ اَلْجَارُ السُّوْءُ وَالْمَرْءَۃُ السُّوْءُ وَالْمَرْکَبُ السُّوْءُ وَالْمَسْکَنُ الضَّیِّقُ (ترغیب ص۴۲)

ترجمہ: رسول اکرمؐ نے فرمایا چار چیزیں خوش نصیبی میں سے ہیں (۱) نیک بیوی (۲) کھلا گھر (۳) نیک پڑوسی (۴) اچھی سواری اور چار چیزیں بدبختی میں سے ہیں (۱) برا پڑوسی (۲) بری عورت (۳) بری سواری (۴) تنگ گھر

۲ ــ رسول اکرمؐ نے فرمایا: "عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ ؓ قَالَ قَالَ رسول اللہ ؐ لَوْ کُنْتُ اٰمِرُ اَحَدًا اَنْ یَّسْجُدَ لِاَحَدٍ لَاَمَرْتُ الْمَرْءَۃَ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِھَا (مشکوٰۃ شریف ۲۸۱)

ترجمہ: حضرت ابوھریرہؓ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اکرمؐ نے فرمایا اگر میں کسی کو سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سجدہ کرے یعنی اگر انسان کا انسان کو سجدہ کرنا ناجائز نہ ہوتا تو میں حکم دیتا کہ عورت اپنے خاوند کو سجدہ کرے۔"

عورت پر فرض ہے کہ مرد کو ناجائز تکلیف نہ دے۔ بیوی کو اللہ تعالیٰ نے سکونِ قلب، خوشی اور آرام کا سبب قرار دیا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ بیوی اپنے شوہر کے لئے تکلیف و مصیبت کا باعث اور رنج و پریشانی کا موجب نہ بنے بعض جاہل اور بدمزاج عورتیں مرد کی پریشانیوں میں اضافہ کر دیتی ہیں، ایسی عورت کے متعلق آنحضرتؐ نے فرمایا:

عن معاذ عن النبیؐ قال لا تؤذی امرأۃ زوجھا فی الدنیا الا قالت زوجتہ من الحور العین لا توذیہ قاتلک اللہ فانما ھو عندک دخیل یوشک ان یفارقک الینا (مشکوٰۃ شریف ص۲۸۵)

ترجمہ: جب کوئی بیوی اپنے شوہر کو ناجائز تکلیف پہنچاتی ہے تو خاوند کی جنت والی بیوی (حور) کہتی ہے تجھے موت آئے اسے تکلیف نہ دے، یہ تو تیرا مہمان ہے تجھ سے جلد از جلد جدا ہو کر ہمارے ہاں آنے والا ہے۔"

۲— عن جابر قال قال رسول اللہؐ ثلاثۃ لا یقبل لھم صلوٰۃ ولا تصعد لھم حسنۃ العبد الآبق حتی یرجع الی مواليہ فیضع یدہ فی ایدیھم والمرأۃ الساخط علیھا زوجھا والسکران حتی یصحو۔ (مشکوٰۃ ص۲۸۲)

ترجمہ: حضرت جابرؓ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اکرمؐ نے فرمایا تین شخصوں کی نماز قبول نہیں ہوتی بھاگ جانے والے غلام کی تا آنکہ اپنے مالک کے پاس لوٹ آئے اور ان کی اطاعت کرے۔ (۲) وہ عورت جس کا خاوند اس پر ناراض ہو۔ (۳) شرابی تا وقتیکہ ہوش میں آجائے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہؐ اذا دعی الرجل امرأتہ الی فراشہ فابت فبات غضبان لعنتھا الملائکۃ حتی تصبح (مشکوٰۃ ص۲۸۱)

ترجمہ : رسول اکرمؐ نے فرمایا جب مرد اپنی بیوی کو خوشی آرام کے لئے بلائے اور وہ عورت انکار کر دے پھر وہ غصے کی حالت میں رات گذارے تو صبح تک فرشتے اس عورت پر لعنت بھیجتے رہتے ہیں۔

۳ — مرد کے حقوق میں سے ہے کہ بیوی نفلی روزہ اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر نہ رکھے

۴ — عورت پر فرض ہے کہ اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر کسی کو گھر میں نہ آنے دے

— ایک دفعہ آپؐ کی پیاری بیٹی حضرت فاطمہؓ نے آپؐ سے پوچھا حضرت! کون سی عورت جنت میں میرے پڑوس میں ہوگی؟ آپؐ نے فرمایا جو کسی غیر محرم کو اپنے خاوند کی اجازت کے سوا گھر میں نہیں آنے دیتی۔

۵ — مرد کا عورت پر پانچواں حق یہ ہے کہ اپنے خاوند کے مال میں سے اس کی اجازت کے بغیر خرچ نہ کرے۔ عن ابی امامۃ قال سمعت رسول اللہؐ یقول فی خطبتہ عام حجۃ الوداع لا تنفق امرأۃ شیئا من بیت زوجھا الا باذن زوجھا قیل یا رسول اللہؐ ولا الطعام قال ذلک افضل اموالنا۔ (مشکوٰۃ شریف ص۲۷۱)

ترجمہ : حضرت ابوامامہؓ نے فرمایا میں نے رسول اکرمؐ کو حجۃ الوداع کے سال خطبہ دیتے ہوئے سنا کہ عورت اپنے خاوند کے مال میں سے اس کی اجازت کے بغیر خرچ نہ کرے آپؐ سے پوچھا گیا حضرت کھانا بھی خرچ نہیں کر سکتی؟ آپؐ نے فرمایا کھانا تو ہمارے اموال میں سے افضل مال ہے۔

۶ — چھٹا حق یہ ہے کہ اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر گھر سے باہر نہ جائے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قال النبیؐ اِذَا خَرَجَتِ الْمَرْءَۃُ مِنْ بَیْتِھَا وَ زَوْجُھَا کَارِہٌ لَعَنَھَا کُلُّ مَلَکٍ فِی السَّمَاءِ وَکُلُّ شَیْءٍ مَرَّتْ عَلَیْہِ غَیْرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ حَتّٰی تَرْجِعَ (کشف الغمہ)

ترجمہ: نبی اکرمؐ نے فرمایا۔ جب عورت اپنے گھر سے نکلتی ہے اور اس کا خاوند اس کو بُرا جانتا ہے تو آسمان کے سارے فرشتے اور جن وانسان کے سوا جس کے پاس سے وہ گذرتی ہے اس پر لعنت بھیجتے ہیں حتیٰ کہ اپنے خاوند کے گھر واپس آجائے۔

عورت کے حقوق مرد پر

۱۔ راز چھپانا مرد عورت کے احوال سے اچھی طرح واقف ہوتا ہے۔ اگر کوئی مرد عورت کا ہمراز ہو کر اس کے راز پوشیدہ نہیں رکھتا تو قیامت کے دن ذلیل وخوار اور رسوا ہوگا۔ آپؐ نے فرمایا:

اِنَّ مِنْ اَشَرِّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰہِ مَنْزِلَۃً یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ الرَّجُلُ یُفْضِیْ اِلٰی اِمْرَءَتِہٖ وَتُفْضِیْ اِلَیْہِ ثُمَّ یَنْشُرُ سِرَّھَا۔ (مشکوٰۃ ص۲۷۶)

ترجمہ: رسول اکرمؐ نے فرمایا بے شک بروز قیامت بدترین شخص وہ ہوگا جو بیوی کا شریک راز ہوا اور بیوی اس کی شریک راز ہوئی۔ اور اس نے اپنی بیوی کا راز کھول دیا۔

۲۔ عورت کا دوسرا حق یہ ہے کہ مرد عورت سے اچھا سلوک کرے۔ عورت کی فطری کمزوری کو پیش نظر رکھتے ہوئے آپؐ نے فرمایا:

عن عائشۃؓ قالت قال رسول اللّٰہؐ اِنَّ مِنْ اَکْمَلِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِیْمَانًا اَحْسَنَھُمْ خُلُقًا وَاَلْطَفَھُمْ بِاَھْلِہٖ (مشکوٰۃ ص۲۸۲)

ترجمہ: حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا "مومنین میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے کامل ایمان اس شخص کا ہے جس کا خلق اچھا ہے اور جو اپنے اہل وعیال سے بہتر سلوک کرتا ہے"

۳۔ عورت کا تیسرا حق طعام ولباس ہے۔ ایک صحابی نے آپؐ سے پوچھا کہ شوہر پر بیوی کا حق کیا ہے؟ آپؐ نے جواب دیا عَنْ حَکِیمِ بْنِ معاویۃ رض القشیری عن ابیہ قال قُلْتُ یا رسول اللہ مَا حَقُّ زَوْجَۃِ اَحَدِنَا عَلَیْہِ قَالَ اَنْ تُطْعِمَھَا اِذَا طَعِمْتَ وَ تَکْسُوْھَا اِذَا اکْتَسَیْتَ وَلَا تَضْرِبِ الْوَجْہَ وَ لَا تُقَبِّحْ وَلَا تَھْجُرْ اِلَّا فِی الْبَیْتِ (مشکوٰۃ شریف ص۲۸۱)

ترجمہ: حکیم بن معاویہ کہتے ہیں کہ میرے والد حضرت معاویہ قشیریؓ نے کہا اے اللہ کے رسولؐ! بیوی کا کیا حق ہے؟ آپؐ نے فرمایا (۱) جس طرح کا خود کھاتے اس کو بھی کھلائے (۲) جیسا خود پہنے اسے بھی ویسا ہی پہنائے (۳) اس کے چہرے پر نہ مارو (۴) اسے گالی نہ دو (۵) گھر کے سوا اس سے جدائی نہ کرو یعنی اگر اس کی جدائی سے کوئی مصلحت مقصود ہو تو اسے بستر میں چھوڑ دیا جائے اور اسے گھر سے نہ نکالا جائے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پانچواں باب

حقوقِ اقرباء

دُنیا میں اِنسان کے تعلقات و علائق ایک دوسرے کے ساتھ یکساں اور برابر نہیں ہوتے۔ بلکہ مختلف اور کم و بیش ہوتے ہیں۔ جس قدر کسی کا رشتہ قریب یا بعید کا ہوتا ہے۔ اسی قدر باہمی تعلقات میں فرق ہوتا ہے۔ دُنیا میں سب سے قریب کا رشتہ اور تعلق والدین کا ہے، پھر اساتذہ کا، پھر اولاد کا، پھر زوجین کا۔ اِن کے بعد اقرباء کے حقوق ہیں اِن کے حقوق بھی اتنے ہی اہم ہیں جتنے والدین، اساتذہ، اولاد اور زوجین کے۔ اسلام نے رشتہ داروں کے ساتھ حسنِ سلوک کا حکم دیا ہے۔ اور اس کی بڑی تاکید کی ہے۔

صلہ رحمی کی تعریف: اقرباء کے حقوق کی حفاظت کرنے کو شریعت میں صلہ رحمی کہا گیا ہے۔

اقرباء کی اہمیت: اِنسان کو تعلقاتِ برادری اور حقیقی اقرباء کی بڑی ضرورت ہے۔ رشتہ داروں کے بغیر دُنیا اِنسان کے لئے محض ایک ویران جنگل کی مانند ہے۔ برادری ایک سایہ دار درخت ہے جس کے سائے تلے انسان آرام و آسائش کرتا ہے۔ پر ہیں جن کے ساتھ دُنیا میں اُڑتا پھرتا ہے۔ مضبوط قلعہ ہے جس میں بوقتِ خوف پناہ لیتا ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ نے کہا۔ حضرت رسول اکرمؐ نے فرمایا:

خَلَقَ اللّٰهُ الْخَلْقَ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْهُ قَامَتِ الرَّحِمُ فَاَخَذَتْ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِحَقْوِ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ مَهْ قَالَتْ هٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِكَ مِنَ الْقَطِيْعَةِ قَالَ اَلَا تَرْضَيْنَ اَنْ اَصِلَ مَنْ وَصَلَكِ وَاَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكِ قَالَتْ بَلٰى يَا رَبِّ قَالَ فَذَالِكِ (مشکوٰۃ ص۴۱۹)

ترجمہ: جب اللہ تعالیٰ مخلوق کو پیدا کر کے فارغ ہوئے تو رحم کھڑا ہو گیا اور اللہ تعالیٰ کی کمر پکڑ لی۔ اللہ تعالیٰ نے کہا۔ کہہ کیا کہتا ہے؟ رحم نے کہا یہ مقام ہے تیرے ساتھ پناہ پکڑنے والے کا برادری کے تعلق کو توڑنے والے سے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کیا تجھے پسند نہیں کہ میں اس شخص کو ملاؤں جو تجھے ملائے۔ اور اس شخص سے قطع تعلق کر لوں جو تجھے قطع کرے۔ رحم نے کہا۔ ہاں مولا! میں راضی ہوں اللہ تعالیٰ نے کہا ایسا ہی ہوگا۔"

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اَلرَّحِمُ شُجْنَةٌ مِنَ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ اللّٰهُ مَنْ وَصَلَكِ وَصَلْتُهُ وَمَنْ قَطَعَكِ قَطَعْتُهُ۔

(رواہ البخاری مشکوٰۃ شریف ص۴۱۹)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ نے کہا رسول اکرمؐ نے فرمایا "رحم، رحمٰن سے مشتق ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو شخص تجھے ملاتا ہے، میں اسے ملاتا ہوں۔ اور جو شخص تجھے کاٹتا ہے، میں اسے اپنی خاص رحمت سے کاٹتا ہوں۔

وعن عائشة قالت قال رسول الله اَلرَّحِمُ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ تَقُوْلُ مَنْ وَصَلَنِيْ وَصَلَهُ اللّٰهُ وَمَنْ قَطَعَنِيْ قَطَعَهُ اللّٰهُ۔ (متفق علیہ مشکوٰۃ شریف ص۴۱۹)

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہؓ نے کہا۔ حضرت رسول اکرمؐ نے فرمایا "رحم عرش رحمٰن سے معلق ہے۔ اور دعاگو ہے جو مجھے ملاتا ہے اللہ تعالیٰ اُسے اپنی رحمت کی طرف ملائے گا اور مجھے جو کاٹتا ہے اللہ تعالیٰ اُسے اپنی خاص

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رحمت سے کاٹے گا۔

عن عبد الرحمٰن بن عوف قال سمعت رسول اللہ یقول قال اللہ تبارک و تعالیٰ انا اللہ و انا الرحمٰن خلقت الرحم و شققت لھا من اسمی فمن وصلھا وصلتہ ومن قطعھا بتتہ

(رواہ ابوداؤد مشکوٰۃ شریف ص۴۲۰)

ترجمہ: حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے فرمایا میں نے رسول اکرمؐ کو فرماتے ہوئے سنا "اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں اللہ اور میں رحمٰن ہوں۔ میں نے رحم کو پیدا کیا ہے اور اُسے اپنے نام سے نکالا ہے جو شخص اُسے ملاتا ہے میں اسے اپنی رحمت سے ملاتا ہوں، اور جو شخص اُسے کاٹتا ہے میں اُسے اپنی خاص رحمت سے کاٹتا ہوں۔

صبر کی ضرورت: اقرباء کے ساتھ تعلقات و علائق قائم اور استوار رکھنے کے لئے صبر کی بڑی ضرورت ہے اس کے بغیر برادرانہ تعلقات قائم و دائم نہیں رہ سکتے۔ کیونکہ اگر کوئی جاہل رشتہ دار اپنی جہالت اور بے وقوفی کی وجہ سے کوئی ناشائستہ حرکت کر بیٹھے جو باہمی کشیدگی اور رنج کا سبب ہو تو دوسرے کو چاہیئے کہ صبر و تحمل سے کام لے۔ بردباری کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑے تاکہ تعلقات قرابت میں بگاڑ پیدا نہ ہو۔

حضرت ابن عمرؓ نے کہا۔ حضرت رسول اکرمؐ نے فرمایا: لَیْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُکَافِیْ وَلٰکِنَّ الْوَاصِلَ الَّذِیْ اِذَا قُطِعَتْ رَحِمُہٗ وَصَلَھَا۔

(مشکوٰۃ شریف ص۴۱۹)

ترجمہ: مکافات کرنے والا (یعنی بدلے میں صلہ رحمی کرنے والا) صلہ رحمی کرنے والا نہیں، صلہ رحمی کرنے والا وہ ہے کہ جب رحم کاٹا جائے تو اسے ملائے"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے کہا "یارسول اللہ! اِنَّ لِیْ قَرَابَۃً اَصِلُھُمْ وَیَقْطَعُوْنِیْ وَاُحْسِنُ اِلَیْھِمْ وَیُسِیْئُوْنَ اِلَیَّ وَاَحْلُمُ عَنْھُمْ وَیَجْھَلُوْنَ عَلَیَّ فَقَالَ لَئِنْ کُنْتَ کَمَا قُلْتَ فَکَاَنَّمَا تُسِفُّھُمُ الْمَلَّ وَلَا یَزَالُ مَعَکَ مِنَ اللّٰہِ ظَھِیْرٌ مَا دُمْتَ عَلٰی ذَالِکَ۔ (رواہ مسلم مشکوٰۃ ص۴۱۹)

ترجمہ: اے اللہ کے رسول میرے رشتہ دار ہیں۔ میں ان سے تعلق قائم رکھنے کی کوشش کرتا ہوں لیکن وہ تعلقات قطع کرتے ہیں، میں ان سے اچھا سلوک کرتا ہوں لیکن وہ مجھ سے بُرا سلوک کرتے ہیں۔ میں ان سے درگزر کرتا ہوں اور وہ مجھ سے جاہلانہ برتاؤ کرتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا "اگر تو ایسا ہی کرتا ہے جیسا کہ کہتا ہے، تو تو ان پر گرم راکھ ڈالتا ہے۔ اور تیرے ساتھ ہمیشہ اللہ کی طرف سے ان کے مقابلے میں مددگار رہے گا، جب تک تو اس صفت پر ثابت رہے گا۔"

ان دونوں احادیث سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ جو شخص اپنے بھائی بندوں کے جور وظلم کے مقابلے میں ان سے احسان کرتا ہے اس نے گویا برادری کا حق ادا کیا۔ نیز ثابت ہوا کہ بھائی کے ساتھ احسان کے بدلے میں احسان کرنا دین میں کچھ عمدہ بات نہیں، کافر بھی ایسا سلوک کرتے ہیں۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ اگر کوئی ہم پہ احسان کرے گا تو ہم بھی اس پر احسان کریں گے۔ اور اگر بُرائی کرے گا تو ہم بھی اسے بُرائی سے بدلہ دیں گے۔ ان کا یہ کہنا نامناسب ہے۔

اگر دوسرا شخص بھی ناشائستہ حرکت، بدسلوکی اور ایذا رسانی پر اُتر آئے تو برادرانہ تعلقات کا قائم رہنا مشکل بلکہ ناممکن ہے۔ اور یہ ہمیشہ کے لئے ختم ہوکر دُنیوی اور اُخروی نقصانات کا سبب بن جاتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صلہ رحمی کے دنیوی فوائد : صلہ رحمی سے رشتۂ محبت استوار اور مضبوط ہوتا ہے۔ جانبین پر باہمی حقوق کی نگہداشت، فرائض کی بجاآوری واجب ہو جاتی ہے۔ صلہ رحمی حصولِ برکت، عدم ضیاعِ عمر اور موت کے بعد ذکرِ جمیل کا سبب ہے۔ چنانچہ حدیث میں ہے

عن انس قال قال رسول اللہ ؐ مَنْ اَحَبَّ اَنْ یُّبْسَطَ لَہٗ فِیْ رِزْقِہٖ وَیُنْسَأَ لَہٗ فِیْ اَثَرِہٖ فَلْیَصِلْ رَحِمَہٗ۔ (مشکوٰۃ ص۴۱۹)

ترجمہ: "حضرت انس رضؓ خادم رسول اللہ ؐ نے کہا آنحضرت ؐ نے فرمایا جو شخص رزق میں فراخی اور درازیٔ عمر کو پسند کرتا ہے اسے چاہیئے کہ اپنی برادری سے اچھا سلوک کرے"

صاحبِ لمعاتؒ اس حدیث کی شرح میں رقمطراز ہیں کہ برادری کے ساتھ اچھا سلوک کرنا عالم کے باقی اسباب کی طرح زیادتیٔ عمر کا سبب ہے۔ اللہ تعالیٰ جس شخص کی عمر زیادہ کرنا چاہتا ہے، اسے برادری سے اچھا سلوک کرنے کی توفیق دے دیتا ہے۔ قرآن مجید بھی اس بات کا شاہد ہے کہ

یَمْحُوا اللّٰہُ مَا یَشَآءُ وَیُثْبِتُ وَعِنْدَہٗ اُمُّ الْکِتٰبِ پ ۱۳ ع ۴

کہ اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے مٹا دیتا ہے اور جو چاہتا ہے ثابت رکھتا ہے اور لوحِ محفوظ اُسی کے پاس ہے۔"

صاحبِ معالم التنزیلؒ اس آیت کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں

وَفِیْ بَعْضِ الْآثَارِ اَنَّ الرَّجُلَ یَکُوْنُ قَدْ بَقِیَ مِنْ عُمُرِہٖ ثَلَاثُوْنَ سَنَۃً فَیَقْطَعُ رَحِمَہٗ فَتُرَدُّ اِلٰی ثَلَاثَۃِ اَیَّامٍ وَالرَّجُلُ یَکُوْنُ قَدْ بَقِیَ مِنْ عُمُرِہٖ ثَلَاثَۃُ اَیَّامٍ فَیَصِلُ رَحِمَہٗ فَتُمَدُّ اِلٰی ثَلَاثِیْنَ سَنَۃً (ابن کثیر جلد ۳ ص۲۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: کسی ایک روایت میں ہے ایک شخص کی تیس ۳۰ سال عمر باقی تھی اس نے اپنے رشتہ داروں سے رشتہ داری توڑلی، اس کی عمر کم کر کے تین روز کر دی گئی، اور ایک شخص کی تین روز عمر باقی تھی اس نے اپنے رشتہ داروں سے اچھا سلوک کیا تو اس کی عمر تیس ۳۰ سال کر دی گئی۔

عَنْ ثَوْبَانَؓ قَالَ قَالَ رسول اللّٰہ لَا یَرُدُّ الْقَدَرَ اِلَّا الدُّعَاءُ وَلَا یَزِیْدُ فِی الْعُمُرِ اِلَّا الْبِرُّ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَیُحْرَمُ الرِّزْقَ بِالذَّنْبِ یُصِیْبُہٗ (مشکوٰۃ شریف ص۴۱۹)

ترجمہ: حضرت ثوبان سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اکرمؐ نے فرمایا دُعا تقدیر کو رد کر دیتی ہے، نیکی عمر میں زیادتی کر دیتی ہے اور (بعض دفعہ) انسان گناہ کی وجہ سے رزق سے محروم ہو جاتا ہے۔

عن ابی ھریرۃؓ قال قال رسول اللّٰہ تَعَلَّمُوْا مِنْ اَنْسَابِکُمْ مَا تَصِلُوْنَ بِہٖ اَرْحَامَکُمْ فَاِنَّ صِلَۃَ الرَّحِمِ مَحَبَّۃٌ فِی الْاَھْلِ مَثْرَاۃٌ فِی الْمَالِ مَنْسَاۃٌ فِی الْاَثَرِ (مشکوٰۃ شریف ص۴۲۰)

ترجمہ: حضرت ابوھریرہؓ نے کہا رسول اکرمؐ نے فرمایا انساب کا علم حاصل کرو کیونکہ صلہ رحمی اھل وعیال میں محبت کا سبب ہے۔ مال کی زیادتی اور درازیٔ عمر کا ذریعہ ہے۔

دنیوی نقصان: عن عبد اللّٰہ بن ابی اوفی قال سَمِعْتُ رسول اللّٰہ یقول لَا تَنْزِلُ الرَّحْمَۃُ عَلٰی قَوْمٍ فِیْھِمْ قَاطِعُ رَحِمٍ۔ (مشکوٰۃ شریف ص۴۲۰)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن ابی اوفیؓ نے کہا میں نے رسول اکرمؐ سے سنا "اس قوم پر رحمت الٰہی نازل نہیں ہوتی، جس میں قاطع رحم ہو"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باغی اور قاطع رحم دونوں کو آخرت کے عذاب کے ساتھ ساتھ دنیا کا عذاب بھی جلدی ہو جاتا ہے۔

عن ابی بکرۃ قال قال رسول اللہ ما من ذنب احری ان یعجل اللہ لصاحبہ العقوبۃ فی الدنیا مع ما یدخر فی الاخرۃ من البغی وقطیعۃ الرحم (رواہ الترمذی مشکوٰۃ شریف ص۴۲۱)

ترجمہ: حضرت ابوبکرہؓ نے کہا، رسول اکرمؐ نے فرمایا "کوئی گناہ بغاوت اور قطع رحم سے زیادہ اس لائق نہیں کہ اللہ تعالیٰ صاحب گناہ کو دنیا میں جلد عذاب دے اور اس کے ساتھ آخرت میں اس کے لئے سزا الگ ہو"

اُخروی نقصان

عن جبیر بن مطعم قال قال رسول اللہؐ لا یدخل الجنۃ قاطع (مشکوٰۃ شریف ص۴۱۹)

ترجمہ: رسول اکرمؐ نے فرمایا قاطع رحم جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چھٹا باب

حقوقِ ہمسایہ

رشتہ داری اور برادری کے تعلق کے بعد دوسرا تعلق ہمسائیگی کا ہے۔ اللہ تعالیٰ اور نبی اکرمؐ نے جس قدر پڑوسی کے حقوق، اس سے مل جل کر رہنے اور اسے آرام و آسائش پہنچانے کی تاکید کی ہے۔ آج ہم اسی قدر اس سے غافل ہیں:

اقسامِ ہمسایہ: قرآن مجید کی رو سے ہمسایوں کی تین قسمیں ہیں:

(۱) رشتہ دار ہمسایہ (۲) اجنبی ہمسایہ (۳) عارضی ہمسایہ

تعریف: رشتہ دار ہمسایہ وہ ہے کہ برادری کے علاوہ اس کا مکان بھی قریب ہو۔

اجنبی ہمسایہ وہ ہے کہ جس کا صرف مکان ہی قریب ہو اور وہ اقرباء میں سے نہ ہو۔

عارضی ہمسایہ وہ ہے کہ (۱) مل کر پڑھتا رہا ہو (۲) سفر میں شریک ہو (۳) ایک مجلس و محفل میں بیٹھا ہو (۴) ایک جگہ مل کر کام کاج کر رہا ہو۔ (۵) کسی کام میں شریک ہو۔

فرقِ مراتب: اسلام نے ہمسائیگی کا دائرہ صرف وسیع نہیں کیا بلکہ اس کے مراتب بھی مقرر و متعین کر دیئے ہیں۔ مثلاً وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَابْنِ السَّبِيْلِ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرًا ۝ ع

ترجمہ: والدین، یتیمی، غرباء، قرابت والے ہمسائے، اجنبی ہمسائے، ہم مجلس راہ گیر، غلام و نوکر ان کے ساتھ احسان کرو۔

ایک مرتبہ حضرت عائشہ صدیقہؓ نے آنحضرتؐ سے دریافت کیا کہ میرے دو پڑوسی ہیں ان میں سے کس کے پاس تحفہ بھیجوں؟ آپ نے فرمایا جس کے گھر کا دروازہ تمہارے گھر سے قریب ہو۔

ہمسائے کے بارے میں تاکید: نبی اکرمؐ نے ہمسائے کے حقوق کے بارے میں اتنی تاکید کی ہے کہ اسے ایمان کی علامت قرار دیا ہے۔ چنانچہ حدیث نبویؐ ہے۔

عن ابی هُرَيرة قال قال رسول اللّٰهؐ واللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ واللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ واللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ قِيْلَ مَنْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الَّذِيْ لَا يَأْمَنُ جَارُهٗ بَوَائِقَهٗ (مشکوٰۃ ص۴۲۲)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ نے کہا رسول اکرمؐ نے تین مرتبہ قسم کھا کر کہا وہ مومن نہیں ہے۔ آپؐ سے بطور استفسار سوال کیا گیا، کہ حضور کون؟ آپ نے فرمایا وہ شخص جس کا ہمسایہ اس کے شر سے محفوظ نہیں۔

ایک حدیث میں ہے کہ پڑوسی کو تنگ کرنے کی وجہ سے جنت سے محروم رہیگا

عن انس قال قال رسول اللّٰهؐ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ لَا يَأْمَنُ جَارُهٗ بَوَائِقَهٗ (مشکوٰۃ شریف ص۴۲۲)

ترجمہ: حضرت انسؓ نے کہا رسول اکرمؐ نے فرمایا جس کا پڑوسی اس کے شر سے محفوظ نہیں وہ جنت میں داخل نہ ہوگا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عن ابن عمرؓ عن النبیؐ قال مازال جبرائیل یوصینی بالجار حتی ظننت انہ سیورثہ (مشکوٰۃ شریف ص۴۲۲)

ترجمہ: رسول اکرمؐ نے فرمایا جبرائیل علیہ السلام مجھے پڑوسی کے متعلق وصیت کرتے رہے حتیٰ کہ میں نے خیال کیا کہ پڑوسی کو مال میں وارث ہی بنادیں گے۔

عن عقبۃ بن عامر قال قال رسول اللہؐ اول خصمین یوم القیمۃ جاران (مشکوٰۃ شریف ص۴۲۵)

ترجمہ: عقبہ بن عامرؓ نے کہا رسول اکرمؐ نے فرمایا بروز قیامت سب سے اول پڑوسی اپنے اپنے حقوق کے متعلق جھگڑا کریں گے۔

ایک مرتبہ کسی صحابی نے آپ کے سامنے شکایت کی کہ میرا پڑوسی مجھے بہت تنگ کرتا ہے۔ آپؐ نے فرمایا "جاؤ صبر کرو" اس نے کچھ عرصہ بعد پھر آکر شکایت کی آپؐ نے فرمایا "جاؤ صبر کرو" تیسری بار پھر شکایت کی، آپؐ نے ہدایت کی کہ تم اپنے گھر کا سامان نکال کر راستے میں رکھ لو یعنی اس کا پڑوس چھوڑ دے۔ اس شخص نے آپ کے فرمان پر عمل کیا کہ اپنا سامان نکال کر سڑک پر رکھ لیا، جب عوام نے یہ کیفیت دیکھی اور انہیں اصل حقیقت معلوم ہوئی تو انہوں نے اس کے پڑوسی کو برا بھلا کہا، وہ بہت نادم ہوا، اور وہ خود آکر اپنے ہمسایہ کو راضی کر کے اس کے گھر واپس لے گیا اور اس نے وعدہ کیا کہ آئندہ کبھی آپ کو تنگ نہ کروں گا۔

عن ابی ھریرۃ قال قال رجل یا رسول اللہؐ ان فلانۃ تذکر من کثرۃ صلاتھا وصیامھا وصدقتھا غیر انھا تؤذی جیرانھا بلسانھا قال ھی فی النار قال یا رسول اللہؐ فان فلانۃ تذکر قلۃ صیامھا وصدقتھا وصلوتھا وانھا تصدق بالاثوار من الاقط ولا تؤذی بلسانھا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تَصَدَّقُ بِالْاَثْوَارِ مِنَ الْاَقِطِ وَلَا تُؤْذِیْ بِلِسَانِهَا جِیْرَانَهَا قَالَ هِیَ فِی الْجَنَّةِ. (رواہ احمد والبیہقی فی شعب الایمان مشکوٰۃ ص۴۲۵)

ترجمہ: حضرت ابی ہریرہؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا ایک شخص نے کہا اے اللہ کے رسول ایک عورت نماز، روزہ اور صدقہ بہت دیتی ہے مگر اپنے پڑوسیوں کو تکلیف دیتی ہے۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا وہ دوزخ میں داخل ہوگی۔ اس شخص نے کہا اے اللہ کے رسول ایک دوسری عورت ہے نفل نماز، نفلی روزہ، نفلی صدقہ تو کم دیتی ہے لیکن اپنے ہمسایوں کو تکلیف نہیں دیتی۔ آپؐ نے فرمایا وہ جنت میں داخل ہوگی۔

ہمسایوں کے اختلاف کی وجہ اشتراک: اسلام نے اسی لئے باہمی حقوق کی نگہداشت کی تاکید فرمائی ہے۔

روایت کا بیان ہے (۱) تو اپنے پڑوسی کے خلاف جھوٹی گواہی نہ دے (۲) اپنے پڑوسی کے گھر کا لالچ نہ کر (۳) اس کی بیوی، غلام، گدھے اور بیل کا لالچ نہ کر۔

اور نبی اکرمؐ نے یوں فرمایا ہے کہ عن عبد اللہ بن مسعود قال قال رجل یا رسول اللہ اَیُّ الذَّنْبِ اَکْبَرُ عِنْدَ اللہِ قَالَ اَنْ تَدْعُوَ لِلّٰہِ نِدًّا وَّهُوَ خَلَقَكَ قَالَ ثُمَّ اَیٌّ قَالَ اَنْ تَقْتُلَ اَوْلَادَكَ خَشْیَةَ اَنْ یَّطْعَمَ مَعَكَ قَالَ ثُمَّ اَیٌّ قَالَ اَنْ تَزْنِیَ حَلِیْلَةَ جَارِكَ فَاَنْزَلَ اللہُ تَصْدِیْقَهَا وَالَّذِیْنَ لَا یَدْعُوْنَ مَعَ اللہِ اِلٰهًا آخَرَ وَلَا یَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللہُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا یَزْنُوْنَ (مشکوٰۃ شریف ص۱۶)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا ایک شخص نے کہا اے اللہ کے رسولؐ سب سے بڑا گناہ کونسا ہے؟ آپؐ نے فرمایا تیرا اللہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ساتھ شریک ٹھہرانا جبکہ اس نے تجھے پیدا کیا ہے۔ اس نے کہا پھر کونسا بڑا گناہ ہے؟ آپؐ نے فرمایا اولاد کو قتل کرنا۔ اس نے کہا حضورؐ پھر کون سا بڑا گناہ ہے؟ آپ نے فرمایا پڑوسی کی بیوی کے ساتھ زنا کرنا۔

قَالَ رسول اللّٰہ لِاَصْحَابِہٖ مَا تَقُوْلُوْنَ فِی الزِّنَا قَالُوْا حَرَّمَہُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ فَھُوَ حَرَامٌ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ فَقَالَ رسول اللّٰہ لِاَصْحَابِہٖ لَاَنْ یَّزْنِیَ الرَّجُلُ بِعَشْرِ نِسْوَۃٍ اَیْسَرُ عَلَیْہِ مِنْ اَنْ یَّزْنِیَ بِامْرَءَۃِ جَارِہٖ قَالَ فَمَا تَقُوْلُوْنَ فِی السَّرِقَۃِ قَالُوْا حَرَّمَھَا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ فَھِیَ حَرَامٌ قَالَ لَاَنْ یَّسْرِقَ الرَّجُلُ مِنْ عَشَرَۃِ اَبْیَاتٍ اَیْسَرُ عَلَیْہِ مِنْ اَنْ یَّسْرِقَ مِنْ بَیْتِ جَارِہٖ

(ابن کثیر جلد نمبر ۳ صفحہ ۳۲۶)

ترجمہ: رسول اکرمؐ نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے دریافت کیا کہ زنا کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے۔ صحابہ کرامؓ نے جواب دیا کہ اللہ اور اس کے رسول نے اسے حرام قرار دیا ہے سو وہ قیامت تک حرام ہے۔ رسول اکرمؐ نے صحابہ سے فرمایا دس عورتوں کے ساتھ زنا کرنے کا گناہ پڑوسی کی بیوی کے ساتھ زنا کرنے سے کم ہے آپ نے فرمایا چوری کے متعلق تمہاری کیا رائے ہے؟ صحابہؓ نے کہا اسے اللہ اور اس کے رسول نے حرام ٹھہرایا ہے سو وہ قیامت تک حرام رہے گی، رسول اکرمؐ نے فرمایا دس گھروں سے چوری کا گناہ پڑوسی کے گھر سے چوری کرنے سے کم ہے۔

ہمسائے کے ساتھ بہتر اور مضبوط تعلقات: نبی اکرمؐ نے ایسے ذرائع بیان کئے ہیں جن سے ہمسایوں کے تعلقات مستحکم ہو جاتے ہیں۔ مثلاً ایک دوسرے کے گھر تحفے اور ھدیئے بھیجنا۔ خواہ وہ شئی بالکل معمولی ہی کیوں نہ ہو جیسے سالن، گوشت وغیرہ۔ ایک دفعہ آپؐ نے خواتین کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطاب کرتے ہوئے فرمایا: اے مسلمان بیبیو! تم اپنی پڑوسن کے ہدیے کو حقیر نہ جانو خواہ وہ بکری کی کھڑی کا تحفہ کیوں نہ ہو۔ آپؐ نے عورتوں کو اس لئے تاکید کی کہ یہ عموماً ہمسایوں کے تحائف معمولی رنجش کی وجہ سے واپس کر دیتی ہیں اور ان سے ذرا ذرا سی بات پر لڑائی بھڑائی شروع کر دیتی ہیں۔

دوست کے انتخاب کا معیار: اسلام نے دوست کے انتخاب کا معیار یہ قرار دیا ہے کہ اس کے متعلق اس کے پڑوسی کی رائے معلوم کی جائے۔ پھر اسے منتخب کیا جائے۔

ایک مرتبہ حضرت عمرؓ کے سامنے ایک شخص کا مقدمہ پیش ہوا۔ کسی نیک دل شخص نے اس کی حمایت کر کے اس کی شرافت کی شہادت دی۔ حضرت عمرؓ نے پوچھا۔ تم اسے کیسے جانتے ہو؟ مسجد میں نماز کے لئے آتے جاتے دیکھنے کے علاوہ کیا تم کبھی اس کے پڑوس میں رہے ہو؟ نفی میں جواب سن کر حضرت عمرؓ نے اس کی سفارش اور رائے کو وقعت نہ دی اور اس کی حمایت مسترد کر دی۔

عن ابن مسعودؓ قال قال رجل لِلنَّبِیِّؐ یا رسول اللہ کیف لِیْ اَنْ اَعْلَمَ اِذَا اَحْسَنْتُ وَ اِذَا اَسَأْتُ فقال النبیؐ اِذَا سَمِعْتَ جِیْرَانَکَ یَقُوْلُوْنَ قَدْ اَحْسَنْتَ فَقَدْ اَحْسَنْتَ وَ اِذَا سَمِعْتَ قَدْ اَسَأْتَ فَقَدْ اَسَأْتَ (مشکوٰۃ شریف۔ ص۴۲۳)

ترجمہ: ابن مسعودؓ نے فرمایا ایک شخص نے آنحضرتؐ سے دریافت کیا کہ حضرت! مجھے کیسے معلوم ہو کہ میں نے اچھا کام کیا ہے یا بُرا۔ آپؐ نے جواب دیا۔ جب تو اپنے ہمسایوں سے یہ کہتے ہوئے سنے کہ تو نے نیکی اور اچھا کام کیا تو جان لے کہ تو نے نیکی کی۔ اگر وہ کہیں کہ تُو نے بُرا کام کیا تو سمجھ لے کہ تُو نے بُرا کام کیا۔

حقوقِ ہمسایہ: ۱۔ جب وہ مدد کا محتاج ہو تو اس کی اعانت و مدد کرنا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابنِ مقفعؒ اپنے پڑوسی کی دیوار کے سائے میں اکثر بیٹھ جایا کرتے تھے۔ ایک روز ان کو اس بات کا علم ہوا کہ ان کے پڑوسی کے ذمے کچھ قرض ہے جس کی وجہ سے وہ اپنا مکان فروخت کرنے لگا ہے۔ فرمانے لگے میں نے اس کے مکان کے سائے میں بیٹھ کر فائدہ اٹھایا لیکن اس سائے کا حق مجھ سے ادا نہ ہوا۔ یہ کہہ کر اس کے مکان کی قیمت اسے دے دی۔ اور فرمانے لگے کہ اب اس مکان کو فروخت نہ کرنا۔

۲۔ اگر قرض چاہے تو قرض حسنہ دینا۔

۳۔ بیمار ہو جائے تو اس کی عیادت اور بیمار پرسی کرنا۔

۴۔ جب دارِ فانی کو ترک کر کے دار البقا کی طرف رحلت کرے۔ تو اس کے جنازے کے ساتھ جانا۔

۵۔ اس کے رنج و غم میں شریک ہونا اور حتی المقدور اس کی دلجوئی کرنا۔

۶۔ ہمسائے کے مکان سے اپنا مکان بلند نہ کرنا۔

۷۔ دھوئیں وغیرہ سے تکلیف نہ دینا۔

۸۔ اگر اس کو خوشی کا موقع میسر آئے تو اسے مبارک دینا۔

۹۔ اگر اس کا کوئی جانی یا مالی نقصان ہو جائے تو اس سے ہمدردی کا اظہار کرنا اور تعزیت کرنا۔

۱۰۔ اس کے گھر تحفے اور ہدیئے بھیجنا۔

الغرض ایک ہمسائے کے دوسرے ہمسائے پر بہت حق ہیں۔ اے کاش ہمارا معاشرہ ان حقوق کی نگہداشت کرے۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتواں باب

حقوقِ مہماں

مہمان نوازی اور ضیافت اچھے اوصاف و اخلاق میں سے اچھی عادت اور ایک اچھی صفت ہے۔ یہ صفت گھر میں خیر اور بھلائی، مال و رزق میں برکت اور اللہ تعالیٰ کی رحمت و شفقت کا سبب ہے۔

اسلام نے مہمانوں کی مدارات کا اہتمام و انتظام کرنے، ان سے لطف و کرم کا اظہار کرنے، ان کی تکالیف کو غور و فکر سے سُن کر تکالیف کو دُور کرنے، ان کی دلجوئی کرنے، ان کی تعظیم و تکریم کرنے، انہیں آرام و آسائش اور راحت پہنچانے، ان سے اچھی گفتگو کرنے اور کم از کم تین ایام تک کھانا کھلانے اور گھر میں جگہ دینے کی تاکید فرمائی ہے۔

اسی لئے یہ صفت اور خوبی اللہ تعالیٰ اور حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو عزیز و محبوب اور پیاری تھی۔

انبیاء علیہم السلام کی مہمان نوازی

حضرت ابراہیمؑ کی مہمان نوازی: حضرت ابراہیمؑ ویسے تو بہت سے اوصاف حمیدہ سے متصف تھے لیکن سخاوت اور مہمان نوازی میں نمایاں حیثیت رکھتے تھے۔ ان کے ہاں فرشتے انسانی شکل میں تشریف لاتے۔ چونکہ مہمان نواز تھے، اس لئے خیال کیا کہ شائد یہ بھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوئی مہمان ہیں، کھانا کھائیں گے۔ فوراً گھر جاکر بچھڑا ذبح کیا اور پکا کر ان کے سامنے لاکر رکھ دیا۔

حضرت لوط علیہ السلام کی مہمان نوازی: جب خدا کے بھیجے ہوئے فرشتے انسانی لباس میں

حضرت لوط علیہ السلام کے پاس آئے تو پیغمبر کی قوم کے نابکار لوگ ان مہمانوں پر آدھمکے۔ اس پر حضرت لوط علیہ السلام نے کہا:

" قَالَ يٰقَوْمِ هٰٓؤُلَآءِ بَنَاتِيْ هُنَّ اَطْهَرُ لَكُمْ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَلَا تُخْزُوْنِ فِيْ ضَيْفِيْ اَلَيْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ رَّشِيْدٌ ۝ ۱۲ ع

ترجمہ: اے میری قوم یہ میری بہو بیٹیاں (جو تمہارے گھروں میں ہیں) تمہارے لئے اچھی خاصی ہیں۔ سو اللہ سے ڈرو۔ اور مہمانوں کے بارے میں مجھے رُسوا مت کرو۔"

حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مہمان نوازی کی مثال: آپؐ کے پاس جو مہمان آتا خواہ

وہ کافر ہوتا یا مومن، آپؐ اس کی خوب خاطر، تواضع کرتے تھے۔ ایک دن شام کے وقت کچھ کفار نے مسجد میں آکر آپؐ سے عرض کی کہ اے مہمان نواز خلق! ہم آپؐ کی خدمت میں اس لئے حاضر ہوئے ہیں کہ ہم بے خرچ مسافر ہیں اور رات بسر کرنی ہے۔ لہٰذا آپؐ ہماری مہمان نوازی کریں۔ آپؐ نے پاس بیٹھے ہوئے صحابہ کرامؓ سے کہا کہ ایک ایک مہمان آپؐ اپنے گھر لے جاؤ۔ صحابہ کرامؓ نے اس پر عمل کیا۔ سب ایک ایک مہمان اپنے اپنے گھر لے گئے۔ آخر میں ایک شخص باقی رہ گیا جو سب سے زیادہ کھاتا تھا۔ آپؐ نے اسے اپنے ساتھ لے لیا اور اس کی ضیافت خود کی۔ آپؐ نے اس کے سامنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سات بکریوں کا دُودھ اور سترہ اشخاص کا کھانا رکھ کر فرمایا۔ کھاؤ چونکہ آپؐ سے اسے عداوت تھی اس لئے تمام بکریوں کا دُودھ اور تمام کھانا چٹ کر گیا۔ آپ نے رات کو آرام کرنے کے لئے اپنے حجرۂ مبارک میں اس کا بستر بچھا دیا۔ وہ آرام کرنے لگا۔ اتفاقاً ملازمہ نے لاعلمی کی وجہ سے باہر سے کنڈی لگا دی۔ نصف رات کے قریب اسے حاجت ہوئی۔ دروازے کی طرف لپکا۔ مگر دروازہ باہر سے بند پاکر واپس آکر سو گیا۔ خواب میں کیا دیکھتا ہے کہ میں ایک جنگل میں پڑا ہوں۔ لیکن جب بیدار ہو کر دیکھا کہ حجرہ اور تمام بستر نجاست سے لبریز ہے تو بہت شرمندہ ہوا۔ اور سوچنے لگا کہ یہ عیب کیونکر چھپاؤں۔ ملامت سے خوفزدہ ہوا کہ جب مالک دیکھے گا تو ملامت کرے گا۔ افسوس! موت آجائے تاکہ ملامت سے بچ جاؤں۔ یا صبح موقع مل جائے تو بھاگ جاؤں۔ اس طرف حضرت محمد رسول اللہؐ کو بذریعہ وحی سب کچھ معلوم ہو گیا۔ آپؐ اس کے عیب کو چھپانے کے لئے خود تشریف لے گئے۔ کنڈی کھول دی اور خود غائب ہو گئے تاکہ دیکھ کر شرمندہ نہ ہو۔ اس نے جب کنڈی کھلنے کی آواز سنی تو دوڑ کر دروازے کی طرف آیا اور چاروں طرف دیکھ کر بھاگ گیا۔

صبح ایک صحابی بستر اٹھا کر آنحضرتؐ کے پاس لایا اور کہنے لگا کہ جناب اپنے مہمان کے کرتوت دیکھ لیجئے کہ بستر اور حجرہ گندہ کر گیا ہے۔ آپؐ نے ہنس کر فرمایا۔ کوئی بات نہیں۔ لے آؤ اور تھوڑا سا پانی بھی ساتھ لیتے آنا۔ تاکہ میں خود اپنے ہاتھوں سے دھو ڈالوں۔ یہ سُن کر تمام صحابہ کرامؓ نے عرض کیا۔ حضور! ہم آپ کے غلام حاضر ہیں۔ ہم خود دھوئیں گے۔ یہ کام آپؐ کے شایانِ شان نہیں۔ آپؐ نے فرمایا۔ نہیں یہ کام میں خود کروں گا۔ صحابہ کرامؓ پیچھے ہٹ گئے اور آپؐ اپنے دستِ مبارک سے دھونے لگے۔ کافر بھاگتے وقت اپنی قیمتی تلوار حجرے میں چھوڑ گیا تھا۔ تھوڑی دُور گیا تو اسے یاد آیا کہ میں اپنی تلوار بستر پر بھول آیا ہوں۔ اب شرم کے مارے

www.KitaboSunnat.com
محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واپس بھی نہیں لوٹ سکتا تھا۔ حرص کہتی تھی چل تیری تمام شرم دُور کر کے تیرا مال تلاش کر دوں۔ لیکن تقدیر کا پروگرام کچھ اور ہی تھا۔ آخر حرص غالب آئی اور کافر اپنی تلوار کے لئے واپس آیا۔ کیا دیکھتا ہے کہ حضور خود بستر دھو رہے ہیں اور کوئی نفرت نہیں کر رہے۔ کافر یہ منظر دیکھ کر تلوار بھول گیا۔ اس کی حالت غیر ہو گئی۔ اس کے سان گمان میں بھی یہ بات نہ آ سکتی تھی کہ اسلام کا پیغمبر ایک کافر کی خاطر اس قدر حلیم و بُردبار بھی ہو سکتا ہے۔ رسول اللہؐ کے اخلاق و مروت نے اس کے دل کی کایا پلٹ دی۔ وہ بے اختیار حضور کے قدموں پر گر پڑا اور دولتِ ایمان سے سرفراز ہوا۔

صحابہ کرام کی مہمان نوازی کی مثالیں

حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا کہ ایک دن آنحضرتؐ کے پاس کہیں سے مہمان آ گیا۔ آپؐ نے اپنی بیویوں کو پیغام بھیجا کہ گھر میں کھانے کی کوئی چیز ہے تو انتظام کرو۔ گھر سے جواب آیا کہ اس وقت سوائے پانی کے گھر میں کھانے کی کوئی چیز نہیں۔ پھر آپؐ نے صحابہ کرامؓ سے کہا کہ کوئی اس مہمان کو اپنے گھر لے جائے۔ حضرت ابوطلحہؓ نے عرض کیا۔ حضورؐ! مہمان کو میرے ساتھ بھیج دیں۔ ابوطلحہؓ مہمان کو اپنے ساتھ گھر لے گئے اور بیوی سے کہا کہ یہ مہمان حضورِ اکرمؐ کا مہمان ہے۔ اسے خوب عزّت کے ساتھ کھانا کھلاؤ۔ بیوی نے کہا اس وقت ہمارے گھر میں صرف بچّوں کے لئے کھانا ہے۔ ابوطلحہؓ نے کہا، اللہ تعالیٰ کو اسی طرح منظور ہے۔ بچّوں کو سلا دو اور کھانا تیار کر کے چراغ جلا دینا۔ پھر ہمارے سامنے کھانا رکھ کر چراغ کی بتی درست کرنے کے بہانے سے چراغ بجھا دینا۔ میں مہمان کے ساتھ بیٹھ کر یونہی منہ ہلاتا رہوں گا تاکہ مہمان سیر ہو کر کھانا کھا لے۔ عورت نے ایسا ہی کیا اور مہمان نے سیر ہو کر کھانا کھا لیا۔ خود ابوطلحہ اور ان کے بیوی بچّے بھوکے رہے۔ جب صبح ہوئی اور ابوطلحہؓ آنحضرتؐ کے پاس گئے۔ آپؐ نے فرمایا۔ اے ابوطلحہؓ! تیرا کام اللہ تعالیٰ کو بہت پسند آیا ہے اور یہ آیت اُتری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے وَيُؤْثِرُونَ عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ

ترجمہ : وہ دوسروں کو اپنی جانوں پر ترجیح دیتے ہیں خواہ خود بھوکے (ضرورت مند) ہوں۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ ایک دن رو رہے تھے۔ لوگوں نے عرض کیا۔ اے امیر المومنین! آپ کیوں رو رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ سات دنوں سے میرے گھر میں کوئی مہمان نہیں آیا مجھے خوف ہے کہ اللہ تعالےٰ نے کسی بات سے ناراض ہو کر مجھے ذلیل کرنے کا ارادہ فرما لیا ہو۔

جب ابن ملجم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی پیشانی مبارک پر تلوار ماری اور آپ زخمی ہو کر گر پڑے تو آپ نے فرمایا: لوگو! مجھے شہید کرنے والے کو میرے پاس پکڑ کر لے آؤ۔ لوگوں نے ابن ملجم کو گرفتار کر کے آپ کے پاس بٹھایا۔ آپ نے لوگوں سے کہا۔ اے لوگو! میرے مہمان کے لئے نرم بستر بچھاؤ۔ اس کے علاوہ عمدہ کھانا لاؤ۔ اور اسے ٹھنڈا پانی پلاؤ۔

وَالضَّيْفُ أَكْرِمْهُ مَا اسْتَطَعْتَ حَبَوَارَهُ
حَتّٰى يَعُدَّكَ وَارِثًا يَتَنَسَّبُ

ترجمہ : اپنے مہمان کی عزت کر جب تک تجھے اس کا ساتھ اور پڑوس نصیب ہو۔ اس کی اتنی عزت کر کہ وہ تجھے نسبتی وارث شمار کرے۔ "دیوان علی"

مہمان کو دیکھ کر خوش ہونا

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ذَاتَ یَوْمٍ اَوْ لَیْلَةٍ فَاِذَا هُوَ بِاَبِیْ بَكْرٍ وَعُمَرَ فَقَالَ مَا اَخْرَجَكُمَا مِنْ بُیُوْتِكُمَا هٰذِهِ السَّاعَةَ قَالَا الْجُوْعُ قَالَ وَاَنَا وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَاَخْرَجَنِیْ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الَّذِیْ اَخْرَجَکُمَا قُوْمُوْا فَقَامُوْا مَعَهٗ فَاَتٰی رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ فَاِذَا هُوَ لَیْسَ فِیْ بَیْتِهٖ فَلَمَّا رَاَتْهُ الْمَرْاَةُ قَالَتْ مَرْحَبًا وَّ اَهْلًا فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ اَیْنَ فُلَانٌ قَالَتْ ذَهَبَ یَسْتَعْذِبُ لَنَا مِنَ الْمَاءِ اِذْ جَآءَ الْاَنْصَارِیُّ فَنَظَرَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ وَصَاحِبَیْهِ ثُمَّ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ مَا اَحَدٌ الْیَوْمَ اَکْرَمُ اَضْیَافًا مِنِّیْ قَالَ فَانْطَلَقَ فَجَآءَ بِعِذْقٍ فِیْهِ بُسْرٌ وَّ تَمْرٌ وَّ رُطَبٌ فَقَالَ کُلُوْا مِنْ هٰذِهٖ وَاَخَذَ الْمُدْیَةَ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِیَّاکَ وَالْحَلُوْبَ فَذَبَحَ لَهُمْ فَاَکَلُوْا مِنَ الشَّاةِ وَمِنْ ذٰلِکَ الْعِذْقِ وَشَرِبُوْا فَلَمَّا اَنْ شَبِعُوْا وَرَوُوْا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ لِاَبِیْ بَکْرٍ وَعُمَرَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَتُسْاَلُنَّ عَنْ هٰذَا النَّعِیْمِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اَخْرَجَکُمْ مِنْ بُیُوْتِکُمُ الْجُوْعُ ثُمَّ لَمْ تَرْجِعُوْا حَتّٰی اَصَابَکُمْ هٰذَا النَّعِیْمُ (رواہ مسلم مشکوٰۃ شریف ص ۴۶۸)

ترجمہ: حضرت ابوھریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن گھر سے نکلے۔ اچانک حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ سے ملاقات ہوگئی آپؐ نے فرمایا۔ اس وقت تمہیں گھر سے کس چیز نے نکالا؟ انھوں نے کہا۔ حضرت! بھوک نے۔ آپؐ نے فرمایا۔ اُس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔ مجھے بھی بھوک نے گھر سے نکالا ہے۔ اٹھو! حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ آپ کے ساتھ اٹھ کھڑے ہوئے۔ پھر آپؐ ایک انصاری کے پاس آئے۔ لیکن وہ خود گھر میں موجود نہ تھا اس کی بیوی نے آپ کو دیکھ کر خوش آمدید کہا۔ آپؐ نے اس عورت سے کہا کہ فلاں (تیرا خاوند) کہاں گیا؟ عورت نے عرض کیا۔ حضرت! پانی لینے گیا ہے۔ اتنی دیر میں انصاری بھی آگیا۔ اس نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپؐ کو اور آپ کے ساتھیوں کو دیکھ کر الحمد للہ پڑھا۔ اور کہا آج کا دن مہمانوں کے لحاظ سے سب سے زیادہ عزت والا دن ہے۔ پھر وہ جا کر کھجوروں کا خوشہ لے آیا اور کہا حضرت! کھائیے۔ اور اس نے چھری پکڑ لی۔ آپ نے فرمایا۔ دیکھنا کوئی دودھ والی بکری ذبح نہ کر دینا۔ اس نے آپ کے لئے ایک بکری ذبح کر دی۔ سب نے بکری کا گوشت اور کھجوریں کھا کر پانی پیا۔ جب آپؐ سیر ہو گئے تو آپ نے حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کو فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔ تم سے اس نعمت کے متعلق قیامت کے دن ضرور سوال ہو گا۔ تمہیں بھوک نے گھر سے باہر نکالا تھا اور تم واپس نہ ہوئے کہ تم کو یہ نعمت حاصل ہوئی۔ (مشکوٰۃ شریف ص۳۶۲)۔

مہمان اپنا حق لے سکتا ہے:

عن عقبۃ بن عامر قال قُلْتُ للنبیؐ اِنَّکَ تَبْعَثُنَا فَنَنْزِلُ بِقَوْمٍ لَا یَقْرُوْنَنَا فَمَا تَرٰی فقال لَنَا اِنْ نَزَلْتُمْ بِقَوْمٍ فَاَمَرُوْا لَکُمْ بِمَا یَنْبَغِیْ لِلضَّیْفِ فَاقْبَلُوْا فَاِنْ لَّمْ یَفْعَلُوْا فَخُذُوْا مِنْهُمْ حَقَّ الضَّیْفِ الَّذِیْ یَنْبَغِیْ لَهُمْ۔ (متفق علیہ مشکوٰۃ شریف ص۳۶۸)

ترجمہ: حضرت عقبہ بن عامرؓ نے کہا۔ میں نے نبی اکرمؐ سے عرض کیا کہ حضرت! آپ ہمیں غیر ممالک کی طرف بھیجتے ہیں۔ اور ہم ایسی قوم کے ہاں فروکش ہوتے ہیں کہ وہ ہماری مہمانی نہیں کرتی۔ اب آپؐ بتائیں کہ ہم کیا کریں؟ آپ نے فرمایا۔ اگر تم کسی قوم کے پاس قیام پذیر ہو اور وہ تمہیں اس چیز کا حکم دیں جو مہمان کے لائق ہے (یعنی مہمان نوازی کریں) تو تم قبول کر لو۔ اگر وہ تمہاری مہمانی نہ کریں۔ تو ان سے اپنی مہمانی کا حق لے لو۔ جو ان کی شان اور حالت کے لائق ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بدی کا بدلہ نیکی سے : عن ابی الاحوص الجشمی عن ابیہ قال قلت یا رسول اللہ ارأیت ان مررت برجل فلم یقرنی ولم یضفنی ثم مر بی بعد ذالک اقریہ ام اجزیہ قال بل اقریہ (مشکوٰۃ ص ۳۶۹)

ترجمہ: حضرت ابوالاحوص جشمی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ اس کے والد نے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول اگر میں کسی شخص کے پاس مہمان ہو کر جاؤں اور وہ مہمانی نہ کرے۔ پھر وہ شخص میرے پاس مہمان ہو کر آئے تو کیا میں اس کی مہمان نوازی کروں یا اس سے بدلہ لوں؟ آپ نے فرمایا اس کی مہمان نوازی کر۔

مہمان کی مدت : نبی اکرم نے فرمایا۔ مہمانی تین دن تک ہے۔ اس کے بعد صدقہ ہے۔ مہمان کے لئے مناسب نہیں کہ وہ میزبان کے ہاں زیادہ دن ٹھہرے حتیٰ کہ اسے تنگ کر ڈالے۔

مشایعتِ مہمان : عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ من السنۃ ان یخرج الرجل مع ضیفہ الی باب الدار۔ (مشکوٰۃ ص ۳۷۰)

ترجمہ: حضرت ابوھریرہ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت نے فرمایا اپنے مہمان کے ساتھ دروازے تک جانا سنت ہے۔

اے برادر مہماں را نیک دار
ہست مہماں از عطائے کردگار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آٹھواں باب

یتیموں کے حقوق

جس بچے کے سر سے والدین کا سایہ اُٹھ جائے اور وہ ماں کی محبت اور باپ کی شفقت سے محروم ہو جائے، وہ بے حد ہمدردی کا محتاج اور غمگساری کا ضرورت مند ہوتا ہے۔ معاشرے کا اوّلین فرض ہے کہ وہ اس یتیم سے اچھا سلوک کرے۔ اس کے مال و دولت کی حفاظت اور نگہداشت کرے، اس کی تعلیم و تربیت کا اہتمام و انتظام کرے۔ اس کی عزّت و ناموس اور آبرو کا تحفظ کرے۔ اللہ عزّ و جل نے فرمایا۔ اگر تم بے یار و مددگار بچے سے نیک سلوک کرو گے تو تمہارا شمار اُن لوگوں میں ہوگا جن کی مدح و تعریف قرآن مجید میں اِن الفاظ سے کی گئی ہے۔

وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَىٰ حُبِّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا
إِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللَّهِ لَا نُرِيدُ مِنكُمْ جَزَاءً
وَلَا شُكُورًا ۔ پ ۲۹ ع ۱۹

ترجمہ: وہ لوگ اللہ کی محبت کی وجہ سے مسکین، یتیم اور قیدی کو کھانا کھلاتے ہیں۔ اور پھر وہ یہ کہتے ہیں کہ ہم تم پر احسان کر کے تم سے کسی جزا اور شکریے کے طالب نہیں، بلکہ محض رضائے الٰہی تمہیں کھانا کھلاتے ہیں۔

رسول اکرمؐ نے ایسے لوگوں کی تعریف فرما کر ان کو جنّت کی بشارت و خوشخبری دی، جو یتیم بچوں کی خدمت کر کے اُن سے اچھا سلوک کرتے ہیں۔ اور اُن سنگدل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لوگوں کی مذمت اور بُرائی کی ہے جو معصوم اور بے گناہ یتیم بچّوں سے بُرا سلوک کرکے ان کی طرف سے بے توجہی برتتے ہیں۔

رسول اکرمؐ نے فرمایا، عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم خَيْرُ بَيْتٍ فِي الْمُسْلِمِيْنَ بَيْتٌ فِيْهِ يَتِيْمٌ يُحْسَنُ إِلَيْهِ وَشَرُّ بَيْتٍ فِي الْمُسْلِمِيْنَ بَيْتٌ فِيْهِ يَتِيْمٌ يُسَاءُ إِلَيْهِ (رواه ابن ماجه مشکوٰة شریف ص۴۲۳)

ترجمہ: مسلمانوں کے گھروں میں سے سب سے بہتر گھر وہ ہے جس میں کوئی یتیم ہو، اور اس یتیم سے اچھا سلوک کیا جاتا ہو۔ اور مسلمانوں کے گھروں میں سے سب سے بُرا گھر وہ ہے جس میں کوئی یتیم ہو، اور اس سے بُرا برتاؤ کیا جاتا ہو۔

نبی اکرمؐ نے یتیم بچّوں سے نیکی کرنے اور ان کی سرپرستی کرنے والوں کو جنّت کی خوشخبری دیکر اُن کو جنّت میں اپنے قرب اور پڑوس کا مزید وعدہ دیا ہے۔ آپ نے سبابہ اور وسطی دونوں انگلیوں میں تھوڑا سا فرق رکھ کر اشارہ کیا کہ میں اور یتیم کی تربیت کرنے والا جنّت میں ایک دوسرے کے اتنے قریب ہوں گے، جتنی قریب یہ انگلیاں ہیں۔

عن ابی امامة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم مَنْ مَسَحَ رَاْسَ يَتِيْمٍ لَمْ يَمْسَحْهُ إِلَّا لِلّٰهِ كَانَ لَهٗ بِكُلِّ شَعْرَةٍ يَمُرُّ عَلَيْهَا يَدُهٗ حَسَنَاتٌ وَمَنْ اَحْسَنَ إِلٰى يَتِيْمَةٍ اَوْ يَتِيْمٍ عِنْدَهٗ كُنْتُ اَنَا وَهُوَ فِي الْجَنَّةِ كَهَاتَيْنِ وَقَرَنَ بَيْنَ اِصْبَعَيْهِ (رواه احمد والترمذی مشکوٰة ص۴۲۳)

ترجمہ: حضرت ابوامامہؓ نے کہا، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اللہ کی رضا کی خاطر کسی یتیم کے سر پر شفقت کا ہاتھ پھیرتا ہے، اسے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہر بال کے بدلے نیکیاں ملیں گی جو شخص کسی یتیم لڑکی یا یتیم لڑکے پر احسان کرتا ہے، میں اور وہ جنّت میں اس طرح ہوں گے جیسے یہ دونوں انگلیاں اور آپؐ نے اپنی دونوں انگلیاں ملا کر دکھائیں کہ اس طرح۔

عن ابن عباس قال قال رسول اللہؐ مَنْ اٰوٰی یَتِیْمًا اِلٰی طَعَامِہٖ وَشَرَابِہٖ اَوْجَبَ اللّٰہُ لَہُ الْجَنَّۃَ الْبَتَّۃَ اِلَّا اَنْ یَعْمَلَ ذَنْبًا لَا یُغْفَرُ۔ (مشکوٰۃ شریف ص۴۲۳)

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ نے کہا رسول اکرمؐ نے فرمایا جو شخص کسی یتیم کو اپنے کھانے پانی میں شریک کرتا ہے اللہ اس کے لئے یقینی طور پر جنّت واجب کر دیتا ہے۔ ہاں! اگر کوئی ایسا گناہ کرے جو بخشا نہ جا سکے (شرک)

صحابہ کرامؓ کی مسابقت، تربیتِ یتیم میں: صحابہ کرامؓ اجمعین، یتیموں کی تربیت اپنی اولاد کی طرح کرتے تھے۔ کوئی گھر ایسا نہ ہوتا کہ جس میں کوئی یتیم بچّہ یا بچّی نہ ہو۔ یتیم کے ورثاء کے علاوہ دوسرے مسلمان بھی اس کی مدد اور خدمت کرنے میں مسابقت کرتے تاکہ یتیم کی خاطر تواضع کر کے حضور اکرمؐ کی اس بشارتِ عظمیٰ کے حقدار ہو جائیں، جو آپؐ نے یتیم بچّے کی پرورش کے صلے میں بیان فرمائی تھی۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی عادت تھی کہ وہ کھانے میں کسی یتیم بچّے کو ضرور شریک کرتے اور اس وقت تک کھانا تناول نہ کرتے جب تک کسی یتیم کی شرکت نہ ہو جاتی۔

حضرت زید بن حارثہؓ مکّہ مکرّمہ سے حضرت حمزہ کی یتیم بچّی اپنے ساتھ مدینہ منوّرہ لے آئے۔ اس بچّی کی تربیّت کی خاطر حضرت علیؓ، حضرت جعفرؓ اور حضرت زید بن حارثہؓ نے اپنے آپ کو پیش کیا۔ اور ہر ایک نے اپنے دلائل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دے کر اپنے آپ کو تربیت کا حقدار ثابت کیا۔ حضرت جعفرؓ نے اپنے دلائل دیتے ہوئے کہا کہ میں اس بچی کی تربیت کا زیادہ حقدار ہوں اس لئے کہ یہ میری چچازاد بہن ہے اور اس کی خالہ میرے نکاح میں ہے۔ حضرت علیؓ نے فرمایا اس کا مستحق میں ہوں کیونکہ وہ میری چچازاد بہن ہے اور حضور اکرمؐ کی صاحبزادی میرے عقد میں ہے۔ حضرت زید بن حارثہؓ نے کہا۔ میں اس بچی کو دُور دراز کا سفر کر کے لایا ہوں، اس لئے میں حقدار ہوں۔ آخر کار آپؐ نے یہ فرمایا کہ خالہ بمنزلہ ماں کے ہے، حضرت جعفرؓ کے حق میں فیصلہ کر دیا۔ اور حضرت جعفرؓ بصد خوشی اس یتیم بچی کو اپنے گھر لے جا کر اس کی تربیت کرنے لگے۔

یتیموں کا مال کھانا پیٹ میں آگ بھرنا ہے

اسلام اور شارع علیہ السلام نے ان لوگوں کے لئے جہنم کی سخت وعید بیان فرمائی ہے۔ جو یتیموں کی جائداد اور مال ومتاع میں بے انصافی اور ظلم وتعدی کرتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا کچھ لوگ قبروں سے اس حال میں اٹھیں گے کہ ان کے منہ میں آگ بھڑک رہی ہوگی۔ ایک شخص نے بطور استفسار سوال کیا کہ یا رسول اللہ! یہ کون لوگ ہوں گے؟ تو آپؐ نے فرمایا اور قرآن مجید کی یہ آیت تلاوت کر کے سنائی:

اِنَّ الَّذِیْنَ یَاْکُلُوْنَ اَمْوَالَ الْیَتٰمٰی ظُلْمًا اِنَّمَا یَاْکُلُوْنَ فِیْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا وَسَیَصْلَوْنَ سَعِیْرًا پ۴ ع

ترجمہ: "جو لوگ یتیموں کا مال ناحق کھاتے ہیں۔ وہ اپنے پیٹوں میں دوزخ کی آگ بھر رہے ہیں اور عنقریب آگ میں داخل ہوں گے"

اس آیت کریمہ سے یہ بات ثابت ہوئی کہ یتیموں کا مال رسم ورواج میں صرف کرنا حرام ہے اور ظلم کا ارتکاب کرنے اور احکام دین کو پس پشت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ڈالنے کے مترادف ہے۔

دِل کی سختی کا ایک علاج

یتیموں کے ساتھ احسان کرنے سے دل کی سختی دُور ہو جاتی ہے۔ حضور اکرمؐ نے شقی القلب اور سخت دل شخص کو یتیم بچے سے اچھا سلوک کرنے اور اس کے سر پر ہاتھ پھیرنے کی تاکید فرمائی۔

حدیث نبوی ہے کہ ایک صحابی نے آپؐ کے سامنے اپنے قلب کی قساوت اور سختی کی شکایت کی تو حضور اکرمؐ نے فرمایا:

اِمْسَحْ رَاْسَ الْیَتِیْمِ وَاَطْعِمِ الْمِسْکِیْنَ

ترجمہ: یتیم کے سر پر ہاتھ پھیر اور مسکین کو کھانا کھلا۔ مشکوٰۃ ص ۴۲۵

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نواں باب

مسلمانوں کے باہمی حقوق

انسان مختلف اقسام کے رشتوں اور تعلقات کی زنجیروں میں جکڑا ہوا ہے۔ یہ رشتے اور یہ ناتے انسانی حیات کا ایک ضروری حصہ بن چکے ہیں، خون کا رشتہ رنگ اور نسل کا رشتہ، وطن کا رشتہ لیکن ان تمام رشتوں سے بڑھ کر قوی اور مضبوط رشتہ عقیدے اور مذہب کا رشتہ ہے۔ اسلام نے اس رشتہ کو دیگر تمام رشتوں پر مقدم رکھا ہے۔ اس عقیدے اور مذہبی رشتے کی وجہ سے ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر کچھ حقوق ہیں جن کو باہمی حقوق کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ اگر قرآن مجید اور حدیث نبوی کے آئینہ میں دیکھا جائے تو مسلمانوں کے باہمی حقوق مندرجہ ذیل مستفاد ہوتے ہیں۔

مسلمان بھائی کی عزت اور آبرو کا احترام کرنا، اس کی جان کی حفاظت کرنا، اس کا ناحق مال نہ کھانا، اسے حقیر و ذلیل نہ جاننا۔ اگر وہ معاشی ضروریات سے محروم و خالی اور تہی دست ہو تو اس کی اعانت و مدد کرنا، اس کے عیوب کی پردہ پوشی کرنا، اس کے لئے بھی وہی پسند کرنا جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ اس سے کینہ اور حسد نہ رکھنا، اس کی غیبت نہ کرنا، اسے بے یار و مددگار نہ چھوڑنا، اس کے سلام کا جواب دینا، اس کی دعوت قبول کرنا، اس کی چھینک کا جواب دینا، اس کے لئے دعا کرنا، اندھے بھولے بھٹکے کو راستہ بتانا، اس کے راستہ سے تکلیف دینے والی اشیاء کو ہٹا دینا، اس کی عیادت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور تیمارداری کرنا، جب فوت ہو جائے تو تجہیز و تکفین میں شریک ہو کر اسکی نماز جنازہ میں بھی شریک ہونا اور اسے اپنا بھائی سمجھنا۔

حرماتِ مسلمان کا احترام : مسلمانوں کے باہمی حقوق اور ان کی حرمات کی تعظیم کے متعلق اللہ تعالیٰ نے تاکیداً ارشاد فرمایا۔

وَمَنْ يُّعَظِّمْ حُرُمٰتِ اللّٰهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ؕ پ ۱۷ ع ۴

ترجمہ: اور جو شخص اللہ تعالیٰ کے محترم احکام کی وقعت کرے گا سو یہ (وقعت کرنا) اس کے حق میں اس کے رب کے نزدیک بہتر ہے۔

دوسری جگہ فرمایا وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ ؕ پ ۱۷ ع ۴

ترجمہ: اور جو شخص (دین) خداوندی) کی یادگاروں کا پورا لحاظ رکھے گا تو اس کا یہ (لحاظ رکھنا خدا تعالیٰ سے) دل کے ساتھ ڈرنے سے ہوتا ہے۔

گو حرمات اللہ اور شعائر اللہ سے مراد احکام حج ہیں مگر مفسرین نے ان کو عام کہا ہے اور تمام حرمات اللہ اس سے مراد لئے ہیں۔

مزید فرمایا: وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ پ ۱۹ ع ۴

ترجمہ: اور مسلمانوں پر شفقت رکھے۔

مسلمان کو قتل کی سزا : مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِى الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا وَمَنْ اَحْيَاهَا فَكَاَنَّمَآ اَحْيَا النَّاسَ جَمِيْعًا ؕ پ ۶ ع ۵

ترجمہ: جو شخص کسی شخص کو بلا معاوضہ دوسرے شخص کے یا بدون کسی فساد کے (جو زمین میں اس سے پھیلا ہو) قتل کر ڈالے تو گویا اس نے تمام آدمیوں کو قتل کر ڈالا اور جو شخص کسی شخص کو بچا لیوے تو گویا اس نے تمام آدمیوں کو بچا لیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسری جگہ ارشاد فرمایا: وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيْهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهٗ وَاَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيْمًا ۵ پ ۵ ع ۱

ترجمہ: اور جو شخص کسی مسلمان کو قصداً قتل کر ڈالے تو اس کی سزا جہنم ہے اس میں ہمیشہ رہے گا اور اس پر اللہ تعالیٰ غضبناک ہوں گے اور اس کو اپنی رحمت سے دور کر دیں گے اور اس کے لئے بڑی سزا کا سامان کریں گے۔

مسلمان پر ظلم کی سزا:

عن ابی ھریرۃؓ قال قال رسول اللہ ﷺ من کانت لہٗ مظلمۃ لاخیہ من عرضہ او شیٔ فلیتحللہ منہ الیوم قبل ان لا یکون دینار ولا درھم ان کان لہٗ عمل صالح اخذ منہ بقدر مظلمتہ وان لم تکن لہٗ حسنات اخذ من سیئات صاحبہ فحمل علیہ۔ مشکوٰۃ ص

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ نے کہا رسول اکرمؐ نے فرمایا جس شخص نے اپنے کسی مسلمان بھائی کی عزت یا کسی اور چیز پر ظلم کیا ہو، اسے چاہیئے کہ آج اس سے معافی طلب کرلے۔ قبل ازیں کہ اس کے پاس درہم و دینار نہ ہوں گے کیونکہ بروز قیامت اگر اس کا کوئی عمل صالح ہوگا تو اس میں سے اس کے ظلم کے برابر لے لیا جائے گا اور اگر اس کے پاس نیکیاں نہ ہوں گی تو مظلوم کی برائیاں لے کر اس ظالم پر لاد دی جائیں گی۔ مشکوٰۃ شریف

حضرت ابوہریرہ سے ہی روایت ہے کہ رسول اکرمؐ نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے پوچھا "جانتے ہو مفلس کون ہے" صحابہؓ نے کہا "حضرت! جس کے پاس درہم و دینار نہ ہوں وہ مفلس ہے"۔ آپؐ نے فرمایا "یہ شخص مفلس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں بلکہ مفلس وہ شخص ہے جو بروزِ قیامت نماز، زکوٰۃ اور روزہ لیکر آئے گا۔ اس نے کسی کو گالیاں دی ہوں گی، کسی کا ناحق مال کھایا ہوگا، کسی کو ناحق قتل کیا ہوگا کسی کی غیبت کی ہوگی۔ کسی کی آبرو ریزی کی ہوگی، کسی پر ظلم کیا ہوگا۔ یہ سب آکر اللہ تعالےٰ سے انصاف کا مطالبہ کریں گے اس کی نیکیاں ان کو دے دی جائیں گی اگر اس کے پاس نیکیاں نہ رہیں گی تو اسے دوزخ میں بھیجدیا جائے گا۔"

مسلمان کی تین اشیاء دوسرے مسلمان پر حرام

مسلمان کے باہمی حقوق کی نگہداشت کے لئے رسول اکرمؐ نے فرمایا" مسلمان کا خون، مال اور آبرو دوسرے مسلمان پر حرام ہے" كُلُّ المسلم عَلَى الْمُسْلِمِ حرامٌ دَمُهُ وَمَالُهُ وعِرْضُهُ (مشکوٰۃ شریف) مزید فرمایا" جو شخص قسم کھا کر کسی مسلمان کا حق مارے گا خدا اس کے لئے دوزخ واجب کر دے گا"

تین اشیاء کا صلہ:

مَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ أَخِيهِ كَانَ اللهُ فِي حَاجَتِهِ وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللهُ عَنْهُ بِهَا مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ (ریاض الصالحین ص۱۲۶)

ترجمہ: جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی حاجت روائی کرتا ہے اللہ اس کی حاجت پوری کر دیتا ہے، جو کسی مسلمان کی کوئی تکلیف دُور کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اس شخص کی کوئی مصیبت قیامت کے دن کی مصیبتوں سے دُور کر دے گا جو کسی مسلمان کے عیب کو چھپاتا ہے۔ اللہ تعالےٰ قیامت کے دن اس کے عیوب کو چھپائے گا۔

عیب ظاہر کرنے کی سزا

کسی کا وہ عیب جس کا اثر اس کی ذات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تک محدود ہے اور عوام پر اس کا کوئی اثر نہیں پڑتا کسی کے سامنے ظاہر کرنے کو شارع علیہ السلام نے پسند نہیں فرمایا اور اس کے اظہار سے منع فرمایا ہے، جو کوئی اس قسم کے عیب کو مشہور کرتا ہے اسے عذاب الیم کی وعید اور ڈانٹ سنائی گئی ہے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

إِنَّ الَّذِينَ يُحِبُّونَ أَن تَشِيعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِينَ آمَنُوا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۙ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۚ

ترجمہ: یقیناً ان لوگوں کے لئے عذاب الیم ہے جو مومنوں میں بے حیائی کے پھیلانے کو پسند کرتے ہیں۔

نبی اکرمؐ نے فرمایا جو شخص اپنے بھائی مسلمان کو ذلیل کرنے کے لئے اس کا کوئی عیب یا برائی عوام کے سامنے بیان کرتا ہے اور ظاہر کرتا ہے ایسے شخص کو اللہ تعالیٰ ضرور رسوا اور ذلیل کرے گا خواہ وہ اپنے گھر میں ہی بیٹھا ہے۔

حکایت: بادشاہ قباد نے اپنے بیٹے کسریٰ کو ایک خط اور عہد نامہ ارسال کیا۔ بہت سی نصیحتوں کے علاوہ اس میں یہ بھی تھا، بیٹا! لوگوں میں عیب پائے ہیں، تم پر ان کا حق ہے کہ تو ان کے عیب چھپائے، بیٹا! پوشیدہ چیزوں کو ڈھانپے رکھو اللہ تعالیٰ تمہارے ان امور کو پردہ میں رکھے گا جس کو تم راز میں رکھنا پسند کرتے ہو۔ اگر اسلام کی اس پاکیزہ تعلیم اور اصولوں پر عمل کیا جائے تو کوئی شخص دوسرے کی جان، مال عزت اور آبرو کو حلال سمجھ کر اس پر حملہ آور نہ ہو بلکہ اس شخص کو اپنی طرح انسان سمجھ کر اس کی تکالیف اور مشکلات میں اس کا ہاتھ بٹاتا ہے اور اس کی اعانت و مدد کرتا ہے، تو ملک کے کونے کونے تک امن و امان قائم ہو جائے اور دنیا جنت نظیر بن جائے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دسواں باب

غیبت

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا کَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا یَغْتَبْ بَّعْضُکُمْ بَعْضًا اَیُحِبُّ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّاْکُلَ لَحْمَ اَخِیْہِ مَیْتًا فَکَرِھْتُمُوْہُ وَاتَّقُوا اللّٰہَ اِنَّ اللّٰہَ تَوَّابٌ رَّحِیْمٌ پ ۲۶ ع

ترجمہ: اے ایمان والو! بہت سے ظن چھوڑو، یقیناً بعض ظن سے گناہ پیدا ہوتا ہے۔ اور کسی کے عیب مت ڈھونڈو، اور ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو، کیا تم سے کوئی اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے؟ تم اس کو ناگوار سمجھتے رہو اور اللہ سے ڈرتے رہو یقیناً اللہ توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔

اخلاق کی اقسام: اخلاق و عادات کی دو قسمیں ہیں۔ ایک اچھی اور دوسری بُری

اچھی عادات: جیسے جود و سخا، عدل و انصاف، صدق و سچائی، صبر و قناعت، شکر، توکل علی اللہ۔

بُری عادات: جیسے تکبّر و غرور، کذب و جھوٹ، زنا و شراب، بغض و عداوت، شرک و کفر اور غیبت و گلہ وغیرہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو بُری عادات سب بُری ہیں مگر غیبت اِن تمام سے زیادہ بُری ہے۔

غیبت کے اسباب : دو ہیں بدظنی، عیب جوئی

غیبت کی تعریف : نبی اکرمؐ نے غیبت کی تعریف یوں کی ہے عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہؐ قال اَتَدْرُوْنَ مَا الْغِیْبَۃُ قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال ذکرک اخاک بما یکرہ مشکوٰۃ شریف۔ ص۴۱۲

قِیْلَ اَفَرَاَیْتَ اِنْ کَانَ فِیْ اَخِیْ مَا اَقُوْلُ قَالَ اِنْ کَانَ فِیْہِ مَا تَقُوْلُ فَقَدِ اغْتَبْتَہٗ وَاِنْ لَّمْ یَکُنْ فِیْہِ مَا تَقُوْلُ فَقَدْ بَھَتَّہٗ۔ (رواہ مسلم ومشکوٰۃ شریف)

ترجمہ : کہا گیا آپ بتائیں اگر وہ بات میرے بھائی میں ہو جو میں کہتا ہوں، تو آپؐ نے فرمایا اگر وہ بات اس میں ہے تو پھر تُو نے اس کی غیبت کی اور اگر وہ بات اس میں نہ ہو جو تُو کہتا ہے تو پھر تُو نے بہتان باندھا۔

آنحضرتؐ نے صحابہ کرامؓ سے فرمایا کیا تم جانتے ہو غیبت کیا ہے؟ صحابہ کرام نے فرمایا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا غیبت یہ ہے کہ تو اپنے بھائی کی وہ بات بیان کرے جس سے وہ ناخوش ہو۔

غیبت کی بُرائی : عن عائشۃؓ قالت قلت للنبیؐ حَسْبُکَ مِنْ صفیۃ کَذَا وکَذَا تعنی قصیرۃ فقال لقد قلت کلمۃً لو مزج بھا البحر لمزجتہ الحدیث مشکوٰۃ شریف ص۴۱۳

ترجمہ : حضرت عائشہؓ نے فرمایا میں نے نبی اکرمؐ کو اشارہ سے فرمایا کہ فلاں عورت ٹھگنی، کوتہ قد اور مدھری ہے، آپ نے فرمایا اے عائشہ تو نے ایک ایسا کلمہ کہا ہے کہ اگر اس کلمہ کو سمندر میں ڈال دیا جائے تو اس کا اثر سمندر پر غالب آجائے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روی الامام احمد والبیہقی انہ قیل یا رسول اللہؐ فلانۃٌ وفلانۃ صائمتان وقد بلغتا الجہد فقال ادعہما فقال لاحدہما فی فقاءت لحمًا ودمًا غلیظا وقیحًا وللاخری مثل ذالک ثم قال علیہ السلام ان ہٰؤلاء صَامَتَا عَمَّا احل اللہ وافطرتا عما حرم اللہ علیہما احدہما للاخری فَلَمْ تزالا کذالک لحوم الناس حتی امتلاءت اجوافہما قیحًا جامع البیان ص۴۳۸۔

ترجمہ: امام احمد اور بیہقیؒ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہؐ کو کسی نے کہا کہ فلانی اور فلانی عورت روزہ دار ہیں اور وہ روزہ کے سبب سے بڑی مشقت کو پہنچ گئی ہیں آپ نے فرمایا ان کو بلاؤ جب وہ حاضر ہوئیں تو ایک کو نبی اکرمؐ نے فرمایا قے کر، اس نے گوشت، تازہ لہو اور پیپ کی قے کی۔ دوسری عورت کو بھی ایسا کہا اس نے بھی اسی طرح قے کی پھر آنحضرتؐ نے فرمایا انہوں نے رزق حلال سے روزہ رکھا تھا اور ایسی چیز کو کھا کر افطار کیا جو ان پر حرام کی گئی تھی یعنی غیبت سے اور یہ دونوں مل کر لوگوں کی غیبت کیا کرتی تھیں حتی کہ ان کے پیٹ پیپ سے بھر گئے۔

عن انس قال قال رسول اللہؐ لما عرج بی مررت بقوم لَہُمْ اظفار من نحاس یخمشون وجوہہم وصدورہم فقلت من ہولاء یا جبریل قال ہولاء الذین یاکلون لحوم الناس ویقعون فی اعراضہم مشکوٰۃ ص۴۲۹۔

غیبت زنا سے سخت برائی ہے

عن ابی سعید وجابر قال قال رسول اللہؐ الغیبۃ اشد من الزنا قالوا یا رسول اللہ وکیف الغیبۃ اشد من الزنا قال ان الرجل لیزنی فیتوب فیتوب اللہ علیہ وان صاحب الغیبۃ لا یُغْفَرُ لہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حتی یغفر لہ صاحبہ ص۴۱۵

حضرت ابوسعیدؓ اور حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا غیبت زنا سے زیادہ سخت ہے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ غیبت زنا سے کیسے سخت ہے! آپؐ نے فرمایا آدمی زنا کرتا ہے پھر توبہ کر لیتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرما لیتا ہے لیکن چغل خور اسے معاف نہیں کیا جاتا تاوقتیکہ جس کی غیبت کی گئی ہے وہ معاف نہ کرے۔

غیبت ناقض وضوء ہے: عن ابن عباس ان رجلین صلیا صلوۃ الظھر والعصر وکانا صائمین فلما قضی النبیؐ الصلوۃ قال اعیدا وضوءکما وصلوتکما وامضیا فی صومکما واقضیاہ یومًا آخر قال لِمَ یا رسول اللہ قال اغتبتم فلانًا۔ مشکوٰۃ شریف ص۴۱۵

ترجمہ: حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ یقیناً دو مردوں نے ظہر یا عصر کی نماز پڑھی اور وہ دونوں روزہ دار تھے جب آنحضرت نے نماز ادا کر لی تو فرمایا تم دونوں وضو کر کے نماز دوبارہ پڑھو اور روزہ رکھے رکھو۔ کسی دوسرے دن اس کی قضائی دے لینا اس نے کہا کیوں؟ یا رسول اللہ۔ آپؐ نے فرمایا کیونکہ تم نے فلاں شخص کی غیبت کی۔

غیبت باعث عذاب قبر ہے: عذاب القبر ثلثۃ جزء من الغیبت وجزء من النمیمۃ وجزء من البول ام۔

ترجمہ: آپؐ نے فرمایا تین چیزیں عذاب قبر کا سبب ہیں:

۱۔ غیبت ۲۔ کسی کی عیب جوئی

۳۔ اور پیشاب کی پلیدی ہے

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بہت عذاب قبر دا بولوں وچہ حدیثاں آئیا ٭ بھی غیبت ہور نمیمت کولوں خود حضرت فرمایا
جہڑے کرن پرہیز نہ بولوں جامہ بدن آلودہ ٭ اس تھیں بہت عذاب قبر وچہ حضرت دا فرمودہ
سخن چینی دے معنی کرنے گل لڑاون ہاری ٭ ایدھر اودھر گل سناون جنگ مچاون خواری

مر النبی علی قبرین فقال انهما لیعذبان وما یعذبان فی کبیر ھذا
کان لا یستتر من بولہ واما ھذا کان یمشی بالنمیمة الی آخرہ رواہ البخاری

ترجمہ: آنحضرتؐ دو قبروں کے پاس سے گذرے آپؐ نے فرمایا ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے اور یہ کسی بڑے گناہ میں عذاب نہیں کئے جا رہے ایک پیشاب کرتے وقت اپنے بول سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا چغلی وغیبت کرتا تھا۔

بروز قیامت چغل خور کے منہ سے خون کی ندیاں جاری ہوں گی اور ایک شخص منادی کرے گا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو دنیا میں اپنے مسلمان بھائی کی غیبت کرتے تھے۔

غیبت جیہڑ برائی کوئی عیب نہیں فرمایا ٭ چوری یاری ہوزنا ہوں وڈا عیب سنایا
غیبت کرے تے سنے جیہڑا دونویں عیبانوالے ٭ وچہ قبرے دونویں سڑسن اٹھن گے منہ کالے
غیبت کرے جے کوئی بندہ وچہ حدیثاں آیا ٭ کھاوے گوشت مردے دا اوہ پاک نبی فرمایا
جیسی گوشت مردہ کولوں کرو کراہت بھائی ٭ غیبت کرنی پاک نبی نے ایسی ہے فرمائی
جیہدی غیبت کیتی جاوے اہدیاں دس برایاں ٭ غیبت کرنے والے نے وچہ عملاں آپ لکھایاں
غیبت کرنے والے کولوں نیکیاں لئے فرشتہ ٭ جیہدی غیبت کیتی جاوے اوہنوں دے فرشتہ
روز قیامت غیبت والے آون گے منہ کالے ٭ منہ تھیں خون وگیندا آوے کئی ندیاں کئی نالے

میر محمد اللہ بخشے تو یہ کم نہ آوے
غیبت عیب گناہ بندیدا بندہ ہی بخشاوے

چغل خور تمام لوگوں سے شریر ہے: عن عبدالرحمٰن بن غنم واسماء بنت یزید ان النبیؐ قال خیارعباد اللہ الذین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اذا رؤوا ذکر اللہ وشرار عباد اللہ المشاءون بالنمیمۃ الحدیث مشکوٰۃ شریف ص۴۱۵

ترجمہ: یقیناً نبی اکرمؐ نے فرمایا اللہ کے بندوں میں سے بہتر وہ لوگ ہیں جب انکی طرف دیکھا جاتا ہے تو اللہ یاد آجاتا ہے۔ اللہ کے بندوں میں سے شریر بندے وہ ہیں جو چغلی کرتے ہیں۔

چُغل خور کی زبان آگ کی ہوگی: عن عمار قال قال اللہ من کان ذا وجھین فی الدنیا کان لہ یوم القیمۃ لسان من نار

مشکوٰۃ شریف ص۴۱۳ ؎ جو شخص دو گلا منہ تے ہور تے پیچھے ہور سناوے
آتش دیاں دو جیہباں حل سن منہ نوں اگ جلاوے

چُغل خور جنّت میں داخل نہ ہوگا: عن حذیفۃ قال سمعت رسول اللہؐ یقول لایدخل الجنۃ قتات ص۴۱۵

غیبت کا کفّارہ: عن انس قال قال رسول اللہ ان من کفارۃ الغیبت ان تستغفر لمن اغتبتہ تقول اللھم اغفرلنا ولہ ص۴۱۵

ازراہ نصیحت کسی کی غیبت کرنا: اگر مسلمان کی دینی و دنیوی خیر خواہی اور بھلائی کی خاطر کسی شخص کا ناپسندیدہ حال بیان کیا جائے تو درست ہے جیسا کہ فاطمہ بنت قیس نے آنحضرتؐ سے دو شخصوں کے بارے میں مشورہ لیا کہ معاویہ اور ابوجہم دونوں نے مجھے نکاح کا پیغام بھیجا ہے تو آپؐ نے فرمایا معاویہ ایک فقیر شخص ہے وہ اپنے اخراجات پورے نہیں کرسکتا تمہیں کہاں سے کھلائے اور پہنائے گا اور ابوجہم اپنی لاٹھی کندھے سے نہیں رکھتا یعنی سخت طبیعت شخص ہے (اس سے بھی زندگی بسر کرنا مشکل ہے) مشکوٰۃ شریف۔

اس طرح اس شخص کی مذمت و برائی اور ذکر کرنا جائز ہے جس کی اللہ تعالےٰ اور رسول اکرمؐ نے مذمت اور تردید کی ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ہماری مطبوعات

توحید باری تعالیٰ کے موضوع پر دو بہترین کتابیں

مصباح توحید۔ آئینہ توحید

دیگر مطبوعات:۔ ○ سنت اور بدعت ○ روضے اور پکی قبریں ○ گنج بخش ○ یا حی یا قیوم ○ دین میں بدعات ○ مدد فرما ○ حاجت روا ○ جنت کا ٹکٹ ○ جنت دی چابی ○ نماز میں ہماری کوتاہیاں ○ عقیدہ کی اصلاح ○ چند مروجہ بدعات ○ تمباکو نوشی کی حرمت ○ درود شریف پڑھیں۔ ○ ایک جعلی مزار کی دلچسپ کہانی ○ مومن خواتین پردہ کریں ○ "دو فتوے" ○ ہر نماز میں سورۂ فاتحہ پڑھنا فرض ہے وغیرہ

آپ ہمارے ادارے کے ممبر یا معاون بنکر ہماری جملہ مطبوعات اور دیگر اداروں کا تبلیغی لٹریچر مفت حاصل کر سکتے ہیں۔ جوابی لفافہ بھیج کر تمام تفصیلات معلوم کر سکتے ہیں۔

ہر قسم کی خط و کتابت اور ترسیل زر کا ایڈریس

مولانا سیف الرحمٰن الفلاح

ناظم اعلیٰ مرکز الدعوۃ الاسلامیہ

گلی نمبر ۲ صمد پورہ اوکاڑا پاکستان

کوڈ نمبر ۵۶۳۰۰

شائع کنندہ:۔ حفیظ الرحمٰن ولد نظام نشر و اشاعت۔ تاریخ اشاعت اپریل ۱۹۹۳ء

الریحا پریس ساہیوال روڈ اوکاڑا